عمران سیریز

سپیشل پلان

مظہر کلیم ایم۔اے

چند باتیں

محترم قارئین ! ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول "سپیشل پلان" آپ کے سامنے ہے ۔ یہ ناول پلاننگ اور کہانی کے لحاظ سے واقعی سپیشل یعنی منفرد انداز کا ہے ۔ شاگل کے کردار سے تو آپ سب حضرات اچھی طرح واقف ہیں ۔ لیکن اس ناول میں شاگل کے ساتھیوں میں دو نئے کرداروں کا اضافہ ہوا ہے ۔ جن میں ایک مادام ریکھا اور دوسرا جانکی ۔ ان دونوں کرداروں نے اپنی ذہانت کارکردگی اور کام کرنے کے منفرد انداز کی وجہ سے واقعی عمران کو بھی زچ کر کے رکھ دیا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا ۔

والسلام

مظہر کلیم

عمران نے اپنے بیڈروم میں سر نیچے اور ٹانگیں اوپر کئے مخصوص ورزش میں مصروف تھا۔ کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ جا کر دیکھنا کون صاحب ہمارے فلیٹ کو باغ سمجھ کر صبح کی سیر کرنے آ گئے ہیں۔ انہیں کہہ دو کہ یہاں کا سیاہ گلاب صرف عمران بیچارے کی قسمت میں ہی لکھا دیا گیا ہے"۔ عمران نے ویسے ہی الٹے کھڑے کھڑے ہانک لگائی۔

"وہ گلاب دیکھنے نہیں آیا گا بلکہ کنول ڈوڈے دیکھنے آیا ہوگا۔ جو سرخ کیچڑ میں سے باہر کو نکلے نظر آ رہے ہیں"۔ باورچی خانے سے سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اگر عمران نے آ سے گلاب کہا تھا تو سلیمان بھی کسی سے کم نہ تھا۔ چونکہ عمران سرخ رنگ کے قالین پر الٹا کھڑا ہوا تھا۔ اور اس کے دونوں سرخ و سفید رنگ کے پیر بھی لباس سے باہر نظر آ رہے تھے۔ اس لئے اس نے انہیں سرخ کیچڑ میں سے نکلنے والے کنول ڈوڈوں سے تشبیہہ دے ڈالی تھی۔ اُسی لمحے کال بیل کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس بار کال بیل مسلسل بجنے لگی۔ دوسرے لمحے سلیمان تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ساتھ ساتھ بڑبڑاتا بھی جا رہا تھا۔

"یہ علی عمران کا فلیٹ ہے"۔ دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی ایک بھاری آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی عمران یک لخت بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا اس کی آنکھیں اتنی تیزی سے پھیلنے لگیں جیسے ابھی کانوں تک پہنچنا تو کیا کانوں کو بھی چیرتی ہوئیں کھوپڑی کی پشت تک پہنچ جائیں گی۔ کیونکہ وہ آواز پہچان گیا تھا اور یہ آواز تھی کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کی۔ اس نے جلدی سے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر انہیں اس طرح گھمایا جیسے اُسے شبہ ہوا کہ کانوں میں اس قدر میل پھنس چکی ہے کہ کانوں تک پہنچنے والی آواز ہی بدل جاتی ہو۔ اس کے ذہن میں واقعی یہ آواز سن کر دھماکہ سا ہوا تھا۔ کیونکہ شاگل اور اس کے فلیٹ پر۔ یہ واقعی اس صدی کا عجوبہ تھا۔

"جی ہاں۔ مگر۔۔۔۔۔"سلیمان کی قدرے جھجکتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"اُسے کہو کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل آیا ہے"۔ بولنے والے کا لہجہ بیحد رعب دار تھا۔

"جی اچھا۔ آیئے ڈرائنگ روم میں تشریف رکھیئے"۔ سلیمان شاید سیکرٹ سروس کے چیف کے الفاظ سن کر مرعوب ہو گیا تھا۔ اور پھر قدموں کی آواز راہداری سے ہوتی ہوئی ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتی سنائی دی۔ اور عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ مردانہ جوتوں کی آواز کے ساتھ ہی اونچی ایڑی کی جوتی کی ٹک ٹک بھی شامل تھی۔ اور چلنے والی کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ نہ صرف نوجوان ہے بلکہ بڑی ادا سے چل رہی ہے۔

عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں وہ جلدی سے باتھ روم میں گھس گیا۔

" آپ کے مہمان آئے ہیں کافرستان سے "۔ سلیمان کی آواز دروازے سے سنائی دی۔ اور پھر سلیمان آگے بڑھ گیا تھا۔ عمران نے جلدی سے غسل کیا اور پھر اپنا مخصوص ٹیکنی کلر لباس پہن کر وہ باتھ روم سے نکلا اور اطمینان سے چلتا ہوا بیڈ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت حماقتوں کا آبشار کچھ اس قدر روانی سے بہہ رہا تھا جیسے کوئی پہاڑی نالہ اچانک اپنے راستے میں آنے والی رکاوٹ کو توڑ کر پوری رفتار سے بہنے لگتا ہے۔ آنکھیں الو کی آنکھوں کی طرح گول ہو گئی تھیں اور بھینچے ہوئے ہونٹ سیٹی بجانے کے انداز میں ہو گئے تھے۔

"سلیمان۔ ارے سلیمان۔ کس کو ساری رات میرے فراق میں نیند نہیں آئی کہ پو پھٹتے ہی آ پہنچا ہے"۔ عمران نے ڈرائنگ روم کے دروازے کے قریب پہنچ کر اونچی آواز میں کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ غڑاپ سے ڈرائنگ روم میں داخل ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر روشنی۔ اوہ کہیں میں اندھا تو نہیں ہو گیا"۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی آنکھیں میں چندھیاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو زور زور سے ملنے لگا۔

"مس ریکھا۔ یہ ہے علی عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاص سیکرٹ ایجنٹ۔ اب اسے اچھی طرح سے دیکھ لو"۔ دوسرے لمحے شاگل کی قدرے طنزیہ سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو مسٹر علی عمران"۔ ایک مترنم سی نسوانی آواز سنائی دی جیسے کمرے میں جلترنگ بج اٹھا ہو۔

"ارے ارے۔ یہ تو میرے یار پاگل۔ اوہ سوری چھاگل۔ لاحول ولاقوۃ۔ رعب حسن سے آنکھیں ہی کیا چندھیائی ہیں زبان بھی لڑکھڑانے لگ گئی ہے۔ شاگل کی آواز لگتی ہے"۔ عمران نے اس طرف آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ واقعی اندھا ہو گیا ہو۔

"یہ مس ریکھا ہیں کافرستان سیکرٹ سروس کی نئی سیکرٹ ایجنٹ"۔ شاگل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر خوب صورت ایجنٹ بھلا کیسے سیکرٹ رہ سکتی ہے۔ یہ تو بڑی بدذوقی ہے۔

انہیں تو اوپن ایجنٹ ہونا چاہئے۔ایک بات ہے۔تمہاری موجودگی کی وجہ سے ان کا حسن کچھ اور نکھر آیا ہے۔واہ واقعی ڈارک بیک گراؤنڈ میں تصویر زیادہ خوب صورت لگنے لگتی ہے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور صوفے پر بیٹھے ہوئے شاگل نے ہونٹ اس طرح بھینچ لئے جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ابھی اٹھ کر عمران کی زبان جڑ سے کھینچ کر پھینک دے۔ظاہر ہے وہ اب اتنا احمق بھی نہ تھا کہ عمران کا بھرپور طنز نہ سمجھ سکتا۔

"اوہ اوہ۔زہے نصیب۔چشم ما روشن دل ما نا شاد۔اوہ سوری۔یہ نا کا لفظ نجانے کیوں خود بخود زبان سے پھسل کر درمیان میں گھس آتا ہے۔مم۔میرا مطلب ہے۔دل ما شاد۔آج میرے غریب خانے میں کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف آنریبل شاگل تشریف لائے ہیں۔واہ کبھی میں ان شکل اور کبھی اپنا گھر دیکھتا ہوں۔ویسے خدا لگتا تو یہی ہے کہ میرا گھر زیادہ صاف ہے۔بہرحال مجھے تو اپنی اس عزت افزائی پر خوشی سے پھول کر کپا ہو جانا چاہئے۔لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب پہلے سے ایک کپا موجود ہو۔تو میں بھلا کہاں اس کا مقابلہ کر سکتا ہے"۔عمران کی زبان پوری روانی سے چل پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر باقاعدہ شاگل کا ہاتھ پکڑ کر پوری گرمجوشی سے مصافحہ کر ڈالا۔

"میں یہاں تمہاری بکواس سننے کے لئے نہیں آیا عمران"۔شاگل نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔

"مہمان کی عزت کرنی پڑتی ہے جناب۔اس لئے میں خاموش اور آپ شروع ہو جایئے۔لیکن ٹھہریئے۔پہلے مس ریکھا کا شکریہ تو ادا کر لینے دیجئے۔واقعی حسن مجسم اگر کسی کو کہا جا سکتا ہے تو مس ریکھا کے لئے یہ لقب بالکل مناسب ہے"۔عمران نے مسکرا کر ریکھا کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔اور مس ریکھا نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ مصافحے کے لئے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ سوری۔نانی اماں کہتی ہیں۔عورتوں سے مصافحہ نہیں کرنا چاہئے۔ورنہ شیطان رقص کرنا شروع کر دیتا ہے۔اس لئے سوری مس ریکھا کہیں مسٹر شاگل واقعی رقص نہ کرنا شروع کر دیں"۔عمران نے تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ۔نان سنس۔چلو ریکھا۔خواہ مخواہ تمہاری ضد کی وجہ سے میں یہاں آ گیا۔اسے بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے"۔شاگل نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"اوہ چیف۔آپ خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ عمران صاحب ایسی باتیں کرتے ہیں کہ مقابل کو خواہ مخواہ غصہ آ جاتا ہے۔اور اب آپ خود ہی غصہ کر رہے ہیں"۔ریکھا نے شاگل کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے

بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔ اور شاگل کا غصے سے تنا ہوا چہرہ یک لخت اس طرح ڈھیلا پڑ گیا جیسے ریکھا کے ہاتھ رکھنے سے اس کے جسم میں دوڑنے والا لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ غائب ہو گیا ہو۔ عمران اس دوران سامنے والے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا۔ جیسے کوئی مسافر ریلوے کے مسافر خانے میں دنیا و جہان سے لاتعلق ہو کر بیٹھا ہوتا ہے۔

"عمران صاحب۔ آپ سے مل کر واقعی بے حد خوشی ہوئی ہے۔ میرے ذہن میں آپ کا تصور بالکل ایسے ہی تھا جیسا کہ آپ ہیں۔ میں کافرستان انٹیلی جنس چیف راجیش وکرم کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے کرمنالوجی میں ماسٹر ڈگری حاصل کی ہے۔ چھ ماہ ہوئے میری تعیناتی سیکرٹ سروس میں ہوئی ہے۔ اور سیکرٹ سروس میں تعینات ہونے کے بعد جب مجھے آپ کے متعلق علم ہوا تو میری دلچسپی بڑھ گئی۔ اور میں نے سروس میں موجود آپ کی فائل کو پڑھا۔ اس فائل کے مطابق تو آپ واقعی باکمال سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ اس لئے میری ضد پر چیف صاحب گریٹ لینڈ جاتے ہی یہاں اترے ہیں تاکہ آپ سے دوبدو ملاقات ہو سکے۔ ہم ایئر پورٹ سے سیدھے ہی یہاں سے آ رہے ہیں"۔ ریکھا کی زبان بھی پوری رفتار سے چل رہی تھے۔ وہ واقعی ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی تھی۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ جب کہ شاگل ہلکے نیلے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ سے مل کر واقعی بیحد خوشی ہوئی۔ آپ کے والد انٹیلی جنس چیف ہیں جب کہ میرے والد بھی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں۔ آپ نے آکسفورڈ سے کرمنالوجی میں ڈگری لی ہے۔ جب کہ میں نے بڑا عرصہ آکسفورڈ میں جھک ماری ہے۔ البتہ ایک خصوصیت میں آپ آگے ہیں کہ آپ کافرستان جیسی فعال اور بااثر سیکرٹ سروس کی رکن ہیں۔ جب کہ میں پاکیشیا کی مختصری سیکرٹ سروس کے لئے کرایے پر کام کرتا ہوں۔ بہرحال مجھے آپ دونوں سے مل کر بیحد خوشی ہو رہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور حسب دستور ٹرالی ناشتے کے انواع واقسام کے سامان سے پوری طرح سے مزین تھی۔

"یہ اس فلیٹ کے مالک اور باورچی اعظم سلیمان پاشا ہیں۔ انہوں نے آکسفورڈ سے ککنگ میں ڈاکٹریٹ کر رکھی ہے اور جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ ان سے ملیئے۔ یہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف آنریبل شاگل ہیں۔ انہوں نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے ہمارے فلیٹ پر اپنے قدم رنجیدہ اور سوری کیا محاورہ ہے قدم رنجہ فرمایا ہے۔ اور یہ سیکرٹ سروس کی رکن مس ریکھا ہیں ان کے والد کافرستان انٹیلی جنس کے چیف ہیں۔ اور انہوں نے آکسفورڈ سے کرمنالوجی میں ماسٹر ڈگری لے رکھی ہے"۔ عمران نے پوری تفصیل سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مجھے آپ کو دیکھ کر ہی بیحد خوشی ہوئی تھی۔ مگر اب مل کر اور زیادہ خوشی ہو رہی ہے"۔ سلیمان نے دانت نکالتے ہوئے کہا، اور جلدی سے ریکھا سے مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

"آپ کی نانی اماں نے آپ کو منع نہیں کیا تھا عورتوں سے ہاتھ ملانے سے"۔ ریکھا نے باقاعدہ سلیمان سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ جب کہ اس دوران شاگل کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی وہ اتنی سختی سے ہونٹ بھینچے بیٹھا تھا جیسے اپنے ہونٹوں میں موجود خون خود چوس رہا ہو۔

"ابھی انہوں نے مردوں سے ہاتھ ملانے سے منع کیا تھا اور عورتوں سے ہاتھ ملانے سے منع کرنے ہی والی تھیں کہ عزرائیل صاحب نے انہیں خود منع کر دیا"۔ سلیمان نے بڑا خوبصورت سا جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اور سلیمان تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"شاگل صاحب آپ کیوں اس طرح ہونٹ بھینچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا کھٹی ڈکاریں آ رہی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس ریکھا۔ میں ایئر پورٹ جا رہا ہوں۔ اب مجھ سے مزید اس کی بکواس برداشت نہیں ہو سکتی ۔ آپ جب چاہیں آ جانا"۔ شاگل نے ایک بار پھر جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے عمران یا ریکھا کچھ کہتی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائنگ روم سے نکلا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"چیف نجانے آپ سے اتنے الرجک کیوں ہیں حالانکہ آپ سے ملنے کے بعد تو جانے کو جی ہی نہیں چاہتا"۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ سیکرٹ سروس کے چیف ہیں۔ اس لئے اوپن ملاقاتوں کے قائل نہیں ہیں"۔ عمران نے جواب دیا اور ریکھا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"لیجئے۔ ناشتہ تناول فرمائیے۔ آپ کی بدولت بڑے عرصے بعد مجھے بھی اتنا بھرپور ناشتہ کرنے کا موقع مل رہا ہے ورنہ آغا سلیمان پاشا تو ناشتہ نہ کرنے کے فوائد پر اتنا طویل لیکچر دے سکتے ہیں کہ لنچ تو کیا ڈنر کا وقت آ سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"بہت خوب۔ بہت دلچسپ۔ آپ میری توقع سے کہیں زیادہ دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ ویسے ایک بات ہے عمران صاحب۔ آپ اس قدر وجیہہ اور ہینڈسم ہوں گے اس کی واقعی مجھے توقع نہ تھی۔ مگر آپ یہ مسخروں جیسا لباس کیوں پہنتے ہیں"۔ ریکھا نے ناشتہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے۔ تو یہ مسخروں جیسا لباس ہے۔ کمال ہے۔ ایک محترمہ نے باقاعدہ فرمائش کر کے مجھے یہ لباس پہنایا وہ کہہ رہی تھیں کہ اس لباس میں تم بڑے بارعب اور باوقار نظر آتے ہیں بالکل گریٹ لینڈ کے کسی

لارڈ جیسے "۔عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔اور ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اچھا عمران صاحب۔اب مجھے اجازت دیجئے۔چیف ائیر پورٹ پر یقیناً میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ویسے میری طرف سے دعوت ہے کہ آپ جب بھی کافرستان تشریف لائیں مجھے ضرور ملیں"۔ریکھا نے ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بڑے پُر خلوص لہجے میں کہا۔

"یہاں تو آپ کے چیف بس اٹھ کر چلے گئے ہیں وہاں تو وہ ایک لمحے میں ہتھکڑیاں پہنا دیں گے ویسے اگر ہتھکڑی آپ جیسی رنگین اور خوبصورت ہو تو مجھے پہننے میں قطعاً کوئی اعتراض نہ ہوگا"۔عمران نے کہا۔

"اوہ اس پروپوزل کا شکریہ۔میں گریٹ لینڈ سے واپسی پر یقیناً اس پر غور کروں گی۔اصل میں ہمارے درمیان یہ مذہب کا فرق سب سے اہم ہے۔ورنہ مجھے آپ کی اس پروپوزل پر کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ریکھا نے ایسے لہجے میں جواب دیا کہ عمران کا ہاتھ بے اختیار سر پر پہنچ گیا۔

"شکریہ۔لیکن آپ نے غور کرنے کو گریٹ لینڈ سے واپسی تک کیوں ملتوی کر دیا ہے۔کیا گریٹ لینڈ میں آپ کے پاس غور کرنے کی فرصت نہ ہوگی"۔عمران نے بڑی معصوم سے لہجے میں کہا اور ریکھا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب۔آپ واقعی بے پناہ ذھین ہیں۔کس قدر سادہ انداز سے آپ نے مجھ سے گریٹ لینڈ میں مصروفیات پوچھنے کی کوشش کی ہے۔ویری سوری عمران صاحب میں سیکرٹ سروس کی رکن ہوں۔اس لئے مجبوری ہے کہ میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی۔ویسے آپ کی تسلی کے لئے اتنا بتا دیتی ہوں کہ وہاں کی مصروفیات کا آپ کے ملک سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔

"کمال ہے۔اتنی جلدی آپ کا ذہن پولیس والوں جیسا ہو گیا ہے کہ ہر بات کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگی ہیں۔میرا یہ مطلب نہ تھا۔میں تو اس لئے پوچھ رہا تھا کہ بہرحال چیف آپ کے ساتھ ہیں۔اور پھر چیف آپ کی بات اس حد تک مانتے ہیں کہ آپ کی وجہ سے انہوں نے میرے فلیٹ پر بھی آنا گوارا کر لیا۔ایسی صورت میں آپ کا التوا خاصا مشکوک لگ رہا تھا"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور ریکھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"یہ تو معلوم ہے کہ میں نے چیف کو پاکیشیا کے ائیر پورٹ پر اترنے اور یہاں آنے تک کیسے مجبور کیا ہے۔ویسے ایک بات ہے۔چیف کی جو حالت مجھے نظر آ رہی ہے۔اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جلد ہی چیف اپنی بیوی کو گول کر کے مجھے شادی کی آفر کر دے گا"۔ریکھا نے بڑی بے باک لہجے میں کہا۔

"اوہ۔آپ اپنے چیف کی بیگم سے ملی ہیں کبھی"۔عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ بے شمار بار۔ بڑی بھدی سی عورت ہے۔ پھر چیف کی اس سے کوئی اولاد بھی نہیں ہے۔ اور پھر وہ چیف پر رعب بھی بڑا ڈالتی ہے۔ لیکن سچ بتاؤں۔ آپ سے ملنے سے پہلے شاید میں چیف کی آفر قبول کر لیتی۔ بہر حال وہ سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ آپ کے مقابلے میں تو مجھے وہ کوا نظر آنے لگا ہے۔ ارے ہاں۔ کہیں آپ کو شادی شدہ نہیں ہیں"۔ ریکھا نے بات کرتے کرتے چونک کر پوچھا۔

"شادی۔ ہاں شادی تک تو ٹھیک ہے۔ لیکن یہ شدہ والا معاملہ۔ یہی گڑبڑ ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ آپ کی یہ بات سن کر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے آپ بہت لبرل ذہن کے مالک ہیں۔ ویسے بھی عمران صاحب یہ شادی وغیرہ تو رسمیات ہی ہیں۔ عورت مرد کے درمیان خواہ مخواہ کی رکاوٹیں۔ کیا ضرورت ہے ان رسمیات کی۔ ہونہہ۔ قدیم اور فرسودہ رسمیں۔ اوکے۔ اب تو غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ بس یہی ہوگا کہ کچھ عرصہ میں یہاں آ کر رہ جاؤں گی۔ کچھ عرصہ آپ کافرستان آ کر رہ جائیں۔ ویری گڈ"۔ ریکھا نے مسرت سے سرشار لہجے میں کہا۔ اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"یہاں۔ مگر یہاں تو آغا سلیمان پاشا بھی رہتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ ریکھا کی اس گفتگو کے بعد اس کا موڈ بری طرح آف ہو گیا ہے۔

"ارے تو کیا ہوا۔ ہم یہاں کوٹھی لے لیں گے۔ یہاں میں نے بڑی خوب صورت کوٹھیاں دیکھی ہیں۔ ارے اوہ۔ چیف تو انتظار کرتے کرتے پاگل ہو چکا ہوگا۔ ویسے بھی متبادل فلائٹ کا وقت ہو چکا ہے۔ او۔ کے۔ بائی۔ گریٹ لینڈ سے واپسی پر ضرور تمہیں کال کروں گی۔ ارے کیا تم مجھے ائیرپورٹ ڈراپ نہیں کرو گے"۔ ریکھا نے کہا۔ وہ اب آپ سے تم پر آ گئی تھی۔

"اوہ۔ سوری ریکھا۔ نانی اماں کہتی ہیں کہ صبح صبح یہ اڑن کھٹولا نظر آ جائے تو آدمی کا اپنا کھٹولا ہی اڑ جاتا ہے۔ اس لئے مجبوری ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ کبھی تو تم اتنی لبرل باتیں کرنے لگتے ہو کبھی نانی اماں کی فرسودہ باتیں۔ ابھی تمہیں کچھ پالش کی ضرورت ہے۔ ٹھیک ہے میں کرلوں گی۔ او۔ کے۔ بائی۔ بائی"۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف دھم سے بیٹھا اور دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"تم جیسا لڑکیوں سے ملنے کے بعد آدمی کے منہ پر خود بخود پالش ہو جاتی ہے۔ بلیک پالش"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میری ایک بات کان کھول کر سن لیں۔ یہاں فلیٹ میں رنگ رلیاں نہیں منائی جا سکتیں۔ ہاں۔

یہ شریفوں کا فلیٹ ہے"۔ اُسی لمحے دروازے سے سلیمان کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تو تم کان کھول کر ہماری باتیں سن رہے تھے۔ کس سے کھلا تھا کان۔ گڈ کلیز سے۔ یا۔۔۔"۔ عمران نے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں مذاق نہیں کر رہا۔ میں نے سنا لیا ہے۔ کہ وہ کچھ عرصہ یہاں بغیر شادی کے رہے گی اور کچھ عرصہ آپ وہاں رہیں گے۔ میں ابھی بڑی بیگم صاحبہ کے پاس جا رہا ہوں"۔ سلیمان واقعی بیحد سنجیدہ تھا۔

"ارے ارے۔ میں تو تمہارا اسکوپ بنا رہا تھا۔ ظاہر ہے میں تو یہاں فلیٹ میں کم ہی ٹھہرتا ہوں اور تم اپنا سکوپ خود خراب کرنا چاہتے ہو"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا اسکوپ۔ اوہ اچھا اچھا۔ واہ آپ واقعی بے حد شریف آدمی ہیں۔ لیکن ذرا لمبا عرصہ آپ کو باہر ٹھہرنا پڑے گا۔ کسی ہوٹل میں کمرہ ماہانہ بنیادوں پر بک کرا دوں گا۔ بے فکر رہیں"۔ سلیمان نے خوشی سے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ ناشتے کا سامان بھی سمیٹے چلا جا رہا تھا۔

"مگر وہ اماں بی کو اگر پتہ چل گیا تو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ۔ ارے ہاں۔ وہ تو مجھے توپ لے اڑا دیں گی۔ نا صاحب نہ۔ میں خود ہوٹل میں کمرہ لے لوں گا۔ آپ تکلیف نہ کریں"۔ سلیمان نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ اور پھر جلدی سے ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر نکل گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے صوفے سے پشت لگائی اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے ذہن میں عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ شاگل کا اس طرح سے اچانک اس کے فلیٹ میں آنا اور پھر ریکھا کو یہاں چھوڑ کر واپس چلے جانا۔ یہ ساری باتیں اس کے حلق سے اتر نہ رہی تھیں۔ دوسرے لمحے ایک خیال آتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا۔ اور تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے مخصوص کمرے میں گیا۔ وہاں الماری سے اس نے ایک جدید قسم کا گائیگر نکالا اور اُسے لے کر وہ پہلے ڈرائنگ روم میں آیا۔ اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔ لیکن گائیگر خاموش رہا۔ اس نے اس کے نچلے حصے میں موجود ایک اور بٹن دبا دیا۔ لیکن اس بار بھی گائیگر خاموش رہا۔ پھر وہ اُسے لئے ہوئے راہداری میں آ گیا۔ اور پھر دروازے میں ایک لمحہ رک کر وہ باہر نکل آیا۔ گائیگر ہاتھ میں لئے وہ سیڑھیاں اترا اور پھر نیچے موجود اپنے گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ گیراج کا آٹومیٹک لاک کھول کر وہ اندر گیا۔ لیکن گائیگر سے جب یہاں بھی کوئی آواز نہ نکلی تو اس نے گیراج بند کیا اور واپس فلیٹ میں آ کر اس نے گائیگر کو آف کر کے الماری میں رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے دراصل خیال آ گیا تھا کہ کہیں شاگل یا اس ریکھا نے فلیٹ میں کسی جگہ کوئی ڈکٹا فون یا کوئی بم وغیرہ نہ چھپا دیا ہو۔ لیکن یہ جدید گائیگر جو نہ صرف ڈکٹا فون کی نشاندہی کر دیتا تھا بلکہ اس میں ہر قسم کے بموں کی نشاندہی کرنے کا سسٹم بھی موجود تھا۔ خاموش رہا تھا۔

اس کا مطلب تھا کہ اس کا یہ خیال غلط ہے۔

واپس ڈرائنگ روم میں آ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایئر پورٹ انکوائری"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس فیاض سپیکنگ"۔ عمران کا لہجہ خاصہ بارعب ہو گیا تھا۔

"اوہ یس سر۔ حکم سر"۔ دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ انتہائی مرعوبانہ ہو گیا تھا۔

"گریٹ لینڈ جانے والی فلائٹ موجود ہے یا نہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"اوہ موجود ہے سر۔ لیکن دس منٹ بعد وہ پرواز کر جائے گی"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"پسنجرز آپریشن منیجر سے بات کراؤ"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں پسنجرز آپریشن منیجر بول رہا ہوں۔ فرمائیے"۔ بولنے والے کا لہجہ بھی مودبانہ تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ انکوائری آپریٹر نے اس کا تعارف پہلے ہی منیجر سے کرا دیا تھا۔

"کافرستان سے گریٹ لینڈ جانے والی فلائٹ سے ایک صاحب مسٹر شاگل اور ایک لڑکی مس ریکھا نے یہاں بریک جرنی کی ہے۔ انہیں کیسے اس کی اجازت دی گئی"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ان کے پاس ڈپلومیٹک پاسپورٹ تھے سر۔ اور اس صورت میں ہم انہیں اجازت دینے کے پابند تھے سر۔ ویسے وہ اب دوسری فلائٹ جو ابھی جانے والی ہے۔ اس پر گریٹ لینڈ جا رہے ہیں سر"۔ منیجر نے جواب دیا۔

"اس فلائٹ میں کتنے پسنجرز کے پاس ڈپلومیٹک پاسپورٹ تھے"۔ عمران نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"صرف یہ دو پسنجر تھے جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھا اور ساتھ ہی اس نے سلیمان کو آواز دی۔

"جی صاحب"۔ سلیمان کسی جن کی طرح فوراً ہی دروازے میں آموجود ہوا۔

"لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ"۔ عمران نے کہا اور سلیمان خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

عمران خاموش بیٹھا ہوا ہونٹ چبائے چلا جا رہا تھا۔

"کیا مصیبت ہے صبح صبح نجانے کس کی شکل دیکھ لی ہے"۔ عمران نے دروازے سے باہر قدموں کی آواز سنتے ہی اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آئینہ دیکھا تھا آپ نے۔ میں چشم دید گواہ ہوں"۔ سلیمان نے اندر داخل ہوتے ہی طنزیہ لہجے میں کہا۔ وہ کسی کمپیوٹر کی طرح عمران کا مزاج شناس ہو گیا تھا۔

"ارے تو آئینے میں جو بدصورت آدمی نظر آ رہا تھا وہ تم تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کمال ہے۔ اب اتنی بھی خوبصورت نہ تھی مس ریکھا کہ آپ اپنی شکل ہی پہچاننے سے انکاری ہو گئے ہیں۔ شکل تو اللہ میاں بناتا ہے۔ آپ کا کیا قصور"۔ سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

اور عمران اس کے خوب صورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ اور ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز نکلنے لگی۔ لیکن عمران خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے خود کوئی کال نہ کی۔

"یس۔ ناٹران اٹنڈنگ اوور"۔ چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو اوور"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور"۔ دوسری طرف سے ناٹران نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کافرستان سیکرٹ سروس میں ایک لڑکی مس ریکھا شامل ہوئی ہے۔ اس کے متعلق رپورٹ ملی ہے کہ وہ کافرستان کے انٹیلی جنس چیف راجیش وکرم کی اکلوتی بیٹی ہے۔ کیا یہ رپورٹ درست ہے اوور"۔ عمران نے سخت اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ کو ملنے والی اطلاع درست ہے جناب اوور"۔ ناٹران نے جواب دیا۔ ویسے عمران نے اس کے لہجے میں موجود حیرت کے عنصر کو بخوبی محسوس کر لیا تھا اور وہ مسکرا دیا۔

"اس کے پورے کوائف کیا ہیں اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"جناب۔ اس نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے کرمنالوجی میں ماسٹر ڈگری کی ہے۔ بیحد بیباک اور آزاد خیال لڑکی ہے۔ یہاں وہ گزشتہ چھ ماہ سے موجود ہے۔ لیکن ان چھ ماہ میں بیشمار اسکینڈل سننے میں آرہے ہیں۔ سیکرٹ سروس کے چیف شاگل تو اُسے ہروقت ساتھ ساتھ لٹکائے پھرتا رہتا ہے۔ ویسے وہ بیحد ذہین اور تیز طرار لڑکی ہے۔ مارشل آرٹ میں اس کے پاس بلیک بیلٹ ہے۔ نشانہ بازی میں بھی خاصی مہارت رکھتی ہے۔ بس سر اس قدر کوائف مجھے معلوم ہیں۔ کیونکہ زیادہ تفصیلی انکوائری تو میں نے نہیں کرائی جناب۔ کیونکہ بظاہر تو اس کی اتنی اہمیت نہیں ہے اوور"۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ شاگل اور یہ ریکھا دونوں ڈپلومیٹک پاسپورٹوں پر گریٹ لینڈ گئے ہیں اوور"۔ عمران نے پوچھا۔

"نوسر۔ مجھے تو ایسی کوئی رپورٹ نہیں ملی اوور"۔ ناٹران نے جواب دیا۔

"تم فوراً تفصیلی معلومات حاصل کرو کہ ان کا اس دورے کا اصل مقصد کیا ہے اور پھر مجھے رپورٹ دو اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے کلائی پر موجود گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ گولڈن کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں۔ پی۔ اے۔ ٹو لارڈ بیکن۔ مسٹر آرتھر سے فوری بات کرنی ہے۔ اس وقت وہ یقیناً کلب میں ہوں گے"۔ عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ مسٹر آرتھر موجود ہیں۔ آپ ایک منٹ ویٹ کریں۔ میں ابھی بات کراتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر واقعی ایک منٹ بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"آرتھر بول رہا ہوں۔ فرمائیے"۔ بولنے والا کا لہجہ خالصتاً کاروباری تھا۔

"شپمنٹ کی کوئی اطلاع نہیں آئی آرتھر۔ اس لئے فوراً ڈیلیوری ہاؤس پہنچ کر تحقیقات کرو۔ چیف باس پانچ منٹ بعد خود بات کریں گے"۔ عمران نے کاروباری لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اور پھر گھڑی دیکھ کر پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیئے۔

"یس۔ آرتھر اسٹنڈنگ"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی آرتھر کی مودبانہ سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔ عمران نے اس بار ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔ آرتھر نے اُسی طرح مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"پاکیشیا دارالحکومت سے ایک فلائٹ نے ابھی گریٹ لینڈ کے لئے فلائی کیا ہے۔ اس میں

کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اور سیکرٹ سروس کی ایک رکن مس ریکھا ڈپلو میٹک پاسپورٹوں پر گریٹ لینڈ آ رہے ہیں۔ پاسپورٹوں پر نام اصل ہیں۔تم نے ان کی وہاں مصروفیات کو تفصیلی طور پر چیک کر کے رپورٹ دینی ہے اوور"۔عمران نے اُسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔آرتھر نے جواب دیا اور عمران نے اوکے کہہ کر ریسیور رکھ دیا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔تاکہ دانش منزل جا کر بلیک زیرو کو اب تک ہونے والے تمام واقعات سے آگاہ کر دے۔تاکہ وہ نا ٹران اور آرتھر کی رپورٹیں ریسیور کر سکے۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

"تم نے اچھی طرح سے دیکھ لیا عمران کو۔ اب بتاؤ کیا تم یہ کام کر سکتی ہو یا نہیں"۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے شاگل نے قدرے سخت لہجے میں سامنے بیٹھی ہوئی ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل کر سکتی ہوں چیف۔ یہ احمق تو میرے لئے کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اسے تو میں آسانی سے تگنی کا ناچ نچا دوں گی"۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا کرو گی تفصیلی طور پر اپنی پلاننگ بتاؤ۔ یہ شخص حد درجہ شاطر اور عیار آدمی ہے"۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"چیف۔ میں نے بڑی سادہ سی پلاننگ کی ہے۔ میں اپنے پرس میں کوڈ۔۔ کاغذ رکھوں گی اور اُسے موقع دوں گی کہ وہ اسے پڑھ لے۔ چونکہ وہ آپ کو میرے ساتھ دیکھ چکا ہے۔ اس کے کاغذ پڑھتے ہی وہ یقیناً ہماری مرضی کے عین مطابق سوچے گا اور اس کے بعد ہمارے مشن کی کامیابی کا سفر شروع ہو جائے گا۔ بعد میں کیا حالات پیدا ہوتے ہیں یہ بعد میں دیکھا جائے گا"۔ ریکھا نے جواب دیا۔

"لیکن وہ بیحد شکی مزاج آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تہہ تک پہنچ جائے"۔ شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیسے پہنچے گا۔ جب اصل مشن کا مجھے بھی علم نہیں ہے تو اُسے کیسے پتہ لگ سکے گا۔ اور پھر جو بھی تحقیقات کرے گا وہ اس نتیجے پر پہنچے گا جس پر ہم اُسے پہنچانا چاہتے ہیں"۔ ریکھا نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ اس کا مطلب ہے میں حکومت کو اس پلان کی منظوری کی اطلاع دے دوں تاکہ اس پر باقاعدگی سے کام شروع ہو سکے"۔ شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ عمران سے ملاقات سے پہلے واقعی مجھے یہ پلان مشکل نظر آ رہا تھا۔ لیکن اب یہ پلان کامیاب رہے گا"۔ ریکھا نے جواب دیا اور شاگل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے کمرے کی الماری کھولی اور اس میں ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اُسے لاکر باہر میز پر رکھ دیا۔

"تم باہر جا کر دیکھو۔ وہ ہماری نگرانی کرنے والا کیا کر رہا ہے۔ اگر وہ قریب ہو تو اُسے کم از کم ایک گھنٹے تک دور لے جا کر الجھاؤ۔ میں اس دوران ساری پلاننگ مکمل کر لوں گا"۔ شاگل نے کہا اور ریکھا

سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ شاگل چند لمحوں تک خاموش بیٹھا رہا۔ اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا۔ اور اس پر موجود چند بٹن پریس کر دیئے۔ آلے میں سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ یہ آلہ جدید قسم کا گائیکر تھا جو ڈکٹا فون کو چاہے وہ اس آلے سے پانچ سو گز کی رینج میں کیوں نہ موجود ہو چیک کر لیتا تھا۔ لیکن اگر ایسا ہوتا تو پھر اس پر موجود ڈائل کی سوئی حرکت میں آ جاتی۔ اور اس میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگتی لیکن سوئی بھی اپنی جگہ ساکت تھی اور آلے میں سے سیٹی کی آواز بھی نہ نکل رہی تھی۔ اس لئے یقیناً یہ کمرہ ہر قسم کے ڈکٹا فون سے محفوظ تھا۔ اس نے آلے کو ذرا دور موجود ایک تپائی پر رکھا۔ اور خود ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل کالنگ اوور"۔ شاگل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔ پرائم منسٹر آف کافرستان اٹنڈنگ یو اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری مگر باوقار آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"سر۔ مس ریکھا کی رپورٹ مثبت ہے اوور"۔ شاگل نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے پلان پر عمل کیا جا سکتا ہے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ مس ریکھا تو یہی چاہتی ہیں اوور"۔ شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ایسا نہیں چاہتے اوور"۔ دوسری طرف سے وزیر اعظم صاحب نے چونک کر پوچھا۔

"سر۔ اصل بات یہ ہے کہ مجھے اس پلان کی کامیابی پر اب بھی شک ہے۔ جس قدر عمران اور اس کے ساتھیوں کو میں جانتا ہوں نہ آپ جانتے ہیں نہ راجیش وکرم صاحب جانتے ہیں۔ اور مس ریکھا تو خیر بالکل ہی نہیں جانتیں۔ عمران حد سے زیادہ شاطر اور عیار آدمی ہے۔ اگر وہ اس پلان کی حقیقت تک پہنچ گیا تو وہ ہمارا پلان ہم پر ہی الٹ دے گا اوور"۔ شاگل نے کہا۔

"اوہ یہ بات تم کیسے کہہ رہے ہو۔ میں نے اس کی مکمل فائل دیکھی ہے اور راجیش وکرم بھی پرانے اور تجربہ کار آدمی ہیں۔ اور مس ریکھا تو انتہائی ذہین لڑکی ہے اور یہ ساری پلان بنایا ہی اس بنیاد پر گیا ہے کہ عمران انتہائی ذہین اور شاطر آدمی ہے۔ کسی ذہین اور شاطر آدمی کو استعمال کرنے کے لئے ایسا ہی پلان چاہئے۔ اس طرح اس کی ذہانت اور شاطر پن خود بخود الجھ کر اس دھارے پر چلنا شروع ہو جائیں گے۔ جس

پر ہم اُسے چلانے چاہتے ہیں اوور"۔ وزیر اعظم نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر آپ نئے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ اس لئے سر آپ صرف فائل کی حد تک اس عمران کو جانتے ہیں۔ اور فائل اور حقیقت میں بے پناہ فرق ہوتا ہے۔ سابقہ وزیر اعظم صاحب نے بھی اسی طرح انتہائی گہرا پلان بنایا تھا۔ پاکیشیا کی ایٹمی آبدوز کی انونری گرپ تبدیل کرنے والا منصوبہ۔ لیکن آخر میں نتیجہ کیا نکلا کہ وہ بُری طرح فلاپ ہو گیا۔ باقی رہے راجیش وکرم صاحب۔ تو وہ پرانے ضرور ہیں لیکن ان کا کبھی براہ راست عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس سے واسطہ نہیں پڑا۔ بہرحال آپ با اختیار ہیں جیسا چاہیں۔ میں نے صرف اپنے خدشات کا ذکر کیا ہے اوور" شاگل نے جواب دیا۔

"تم فکر مت کرو مسٹر شاگل۔ ذہانت صرف عمران کی میراث نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی لوگ ذہانت رکھتے ہیں اور تم دیکھنا کہ یہ پلان جو میں نے بنایا ہے کس طرح کامیاب ہوتا ہے۔ تم بس اسی طرح کرتے جاؤ جس طرح میں کہتا ہوں۔ کیونکہ اس پلان کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے ہر صورت میں کامیاب کرنا ہے۔ اپنے ملک کی خاطر۔ اپنے ملک کے چالیس کروڑ عوام کے مفادات کی خاطر اوور"۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ میں اور میری سروس اس کی کامیابی کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دے گی اوور"۔ شاگل نے اس بار انتہائی پُر جوش لہجے میں کہا۔

"پہلے تم مجھے اب تک ہونے والی تمام کاروائی کی مکمل رپورٹ دو۔ تاکہ میں اس سے صحیح نتائج نکال سکوں اوور"۔ وزیر اعظم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر آپ کی حکم کے مطابق ہم نے پاکیشیا ائیر پورٹ پر بریک جرنی کی۔ چونکہ ہم دونوں کے پاس ڈپلومیٹک پاسپورٹ تھے۔ اس لئے ہمیں بریک جرنی کی اجازت دے دی گئی۔ ہم دونوں ائیر پورٹ سے نکلے اور ٹیکسی پکڑ لی اور سیدھے عمران کے رہائشی فلیٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں جا کر پلان کے مطابق میں چند لمحے بیٹھ کر واپس ائیر پورٹ آ گیا۔ جب کہ ریکھا کو وہاں چھوڑ دیا۔ پھر ریکھا آدھے گھنٹے کے بعد واپس آ گئی۔ اور ہم دونوں دوسری فلائٹ کے ذریعے گریٹ لینڈ پہنچ گئے۔ یہاں ہمارے استقبال کے لئے فارن ایجنٹ موجود تھا۔ وہ ہمیں کوٹھی تک چھوڑ گیا۔ اس دوران ہمیں معلوم ہو گیا کہ ایک آدمی ہماری نگرانی کر رہا ہے۔ لیکن ہم نے نہ اُسے چھیڑا نہ چھپنے کی کوشش کی۔ یہاں آ کر میں نے ریکھا سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ عمران کو ڈیل کر لے گی۔ چنانچہ میں نے اُسے نگرانی پر موجود آدمی کو الجھانے کے لئے باہر بھیج دیا اور اب خود آپ کو کال کر رہا ہوں اوور"۔ شاگل نے سپاٹ لہجے میں تفصیل رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پلان کے عین مطابق اس عمران کا ذہن الجھ گیا ہے۔ تمہارا اور ریکھا کا اس طرح اچانک اس کے پاس جانا اور پھر یہاں گریٹ لینڈ آنا۔ اور اس کے کسی آدمی کی نگرانی کرنے کا مطلب ہے کہ اس نے اس اصل بات کی تلاش شروع کر دی ہے جیسا کہ ہم چاہتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب واقعی پلان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے کافرستان میں بھی تمہارے اور ریکھا کے گریٹ لینڈ کے ٹور کی ٹوہ لگانے کے لئے آدمی مقرر کر دیئے ہوں گے۔ اور جب اُسے گریٹ لینڈ اور کافرستان دونوں طرف سے ایک جیسی رپورٹ ملے گی تو پھر وہ لازماً اُسی پٹڑی پر چڑھ آئے گا۔ جس پر ہم اُسے چڑھانا چاہتے ہیں اوور"۔ وزیر اعظم کے لہجے میں عجیب سی مسرت تھی۔

"آپ کا تجزیہ بالکل درست ہے جناب وہاں کافرستان میں بھی اس کے ایجنٹ موجود ہیں اوور"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ اب تم ایسا کرو کہ ریکھا کو ساتھ لے کر نوائے لینڈ پہنچ جاؤ۔ وہاں تھرڈ ایونیو میں ایک جادوگر کا سٹال ہے۔ یہ جادوگر رقم لے کر ایک شعبدہ دکھاتا ہے۔ تم اُسے جا کر کافرستانی کرنسی دینا وہ اسے لوٹا دے گا کہ گریٹ لینڈ کرنسی دی جائے۔ تم پھر اُسے گریٹ لینڈ کرنسی دے دینا۔ اس پر وہ ایک شعبدہ دکھائے گا۔ کہ وہ جادو سے ایک مکان ظاہر کرے گا۔ اس مکان کے اوپر ایک نمبر لکھا ہوا ہوگا۔ تم وہاں سے اس نمبر والے اصل مکان میں چلے جانا۔ اس مکان کے اندر ایک آدمی منسٹر جیک رہتا ہے۔ تم اُسے جا کر ملنا اور اُسے اپنا اور ریکھا کا تعارف کرانا۔ وہ تمہیں ایک لفافہ دے گا۔ تم اس لفافے کو لے کر واپس کافرستان آ جانا۔ اس لفافے کی اس طرح حفاظت ایسا کرنا جیسا یہ انتہائی اہم ترین راز ہو۔ اور پھر کافرستان آ کر مجھے ملنا۔ وہاں اس پلان کا دوسرا مرحلہ شروع ہوگا۔ سمجھ گئے ہو اوور"۔ وزیر اعظم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ بالکل سمجھ گیا ہوا اوور"۔ شاگل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے اب کام شروع کر دو اوور اینڈ آل"۔ وزیر اعظم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ ساتھ ہی اس نے ایک طرف تپائی پر پڑا گائیکر اٹھایا اُسے بھی آف کیا اور پھر گائیکر تو اُس نے جیب میں ڈال لیا جب کہ ٹرانسمیٹر اس نے واپس الماری میں رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اشتیاق کے اثرات ظاہر تھے۔ جیسے اُسے اب سارے کام میں لطف آنے لگ گیا ہو۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

"ھوسکتا ہے یہ مس ریکھا ہی شاگل کو مجبور کر کے آپ سے فلیٹ میں لے کر آئی ہو۔ آخر آپ اس کی آمد کو اس قدر شک کی نگاہ سے کیوں دیکھ رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ لیکن اس بات کا مجھے یقین ہے کہ شاگل جیسا آدمی کسی صورت میں بھی میرے فلیٹ میں بغیر کسی مقصد کے نہیں آسکتا۔ اور تم دیکھنا جلد یا بدیر یہ مقصد سامنے آ ہی جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔ اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ دراصل آپ کو غصہ اسی بات پر آرہا ہے کہ شاگل ریکھا کے ساتھ کیوں آیا۔ وہ اکیلی آتی"۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے واقعی۔ اب مجھے بھی اپنے غصے کی حقیقت سمجھ آئی ہے۔ لیکن آدھا غصہ شاگل پر ہے تو آدھا سلیمان پر بھی ہے۔ جو نہ صرف کن سوئیاں لیتا رہا۔ بلکہ ان کے جانے کے بعد اس نے اماں بی کو رپورٹ دینے کی بھی دھمکی دے ڈالی"۔ عمران نے کہا اور اس بار بلیک زیرو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ وہ دونوں اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھے۔ اور عمران کو یہاں پہنچے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔ چونکہ گریٹ لینڈ اور کافرستان دونوں ملکوں میں کسی طرف سے بھی ابھی تک کال نہ آئی تھی۔ اس لئے وہ گپ شپ کرتے ہوئے وقت گزار رہے تھے۔

... اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے کال کی آواز ابھری اور وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کافرستان سے کال ہے"۔ بلیک زیرو نے فریکونسی ڈائل دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ناٹران کالنگ اوور"۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو اوور" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ سیکرٹ سروس کے آفس سے ایک اہم اطلاع ملی ہے۔ شاگل اور مس ریکھا دونوں گریٹ لینڈ کوئی اہم اور سیکرٹ دستاویز کے حصول کے لئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ اس دستاویز کا تعلق شوگران سے ملحقہ جزیرہ کارلوسا پر تیار ہونے والے کسی ایسے ہتھیار سے ہے جو گریٹ لینڈ وہاں خفیہ طور پر تیار کر رہا ہے۔ اگر یہ ہتھیار کافرستان کے ہاتھ آجائے تو پھر کافرستان فوجی لحاظ سے نہ صرف پاکیشیا بلکہ شوگران جیسی سپر پاور کا بھی

کامیابی سے دفاع کرسکتا ہے۔ بس سراتنی رپورٹ ملی ہے اوور"۔ ناٹران نے کہا اور عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"یہ انتہائی اہم اطلاع ہے۔ گریٹ لینڈ کا اس جزیرے کارلوسا پر مکمل کنٹرول ہے۔ اور ہوسکتا ہے کہ اس ہتھیار کو وہاں تیار کرنے کی وجہ یہ ہو کہ گرینٹ لینڈ سپر پاورز کے مقابلے میں اس پورے علاقے پر ایک بار اپنا کنٹرول کر لینا چاہتا ہو۔ بہرحال اب تم نے مسلسل ان کے اس پراسرار مشن کی نگرانی کرنی ہے اور جیسے ہی کسی اہم بات کا علم ہو مجھے رپورٹ دینی ہے اوور"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیس سر اوور"۔ ناٹران نے جواب دیا۔ اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

"عمران صاحب۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی کہ اس قدر اہم مشن پر جاتے ہوئے وہ نہ صرف یہاں رکا بلکہ آپ کے فلیٹ میں بھی آیا۔ ایسے مشن تو انتہائی خفیہ طور پر سرانجام دیئے جاتے ہیں۔ اب دیکھئے اگر وہ یہاں نہ آتا تو ہمیں اس مشن کے بارے میں کیسے معلوم ہوتا"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ابھی تک ان کا مقصد نہیں سمجھے۔ میرے فلیٹ میں آنے کا مقصد یہی ہے کہ وہ ہمیں اپنے اس مشن سے آگاہ کرنا چاہتے تھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ ہم سے تو انہیں یہ مشن چھپانا چاہئے تھا"۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت سے چونک کر پوچھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ شوگران اور کارلوسا کے درمیان کتنا قدیم تنازعہ چلا آرہا ہے۔ شوگران کے سپر پاور بننے سے پہلے کتنے طویل عرصہ تک اقوام متحدہ میں کارلوسا جیسا چھوٹا سا جزیرہ شوگران جیسے وسیع علاقے کی نمائندگی کرتا رہا ہے۔ اور اب شوگران نے گریٹ لینڈ پر دباؤ ڈالا ہوا ہے۔ کہ کارلوسا جزیرہ شوگران کا حصہ ہے اس لئے اُسے اس کے حوالے کیا جائے لیکن گریٹ لینڈ مسلسل اس معاملے کو ٹالتا چلا آرہا ہے۔ اب سوچو اگر گریٹ لینڈ وہاں ایسا ہتھیار بنا رہا ہے جس سے اس پورے علاقے کا فوجی توازن درہم برہم ہوسکتا ہے تو لازماً شوگران بھی اس ہتھیار میں دلچسپی لے گا۔ اور وہ کبھی نہ چاہے گا کہ کارلوسا میں ایسا ہتھیار موجود ہے۔ ادھر کافرستان بھی اپنے آپ کو شوگران کے مقابلے میں فل سپر پاور بنانے کے لئے دن رات جدوجہد کر رہا ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ شوگران کے مقابلے میں نہیں آسکتا۔ ان ساری باتوں کو ذہن میں رکھ کر سوچو کہ اس قدر اہم مشن کو خاص طور پر ہماری نظروں میں لے آنے سے ان کا کیا مقصد ہوسکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہی مقصد ہوسکتا ہے کہ یا تو ہم خود اس ہتھیار کو حاصل کرنے کے لئے دوڑ پڑیں یا پھر شوگران کو

اس کی اطلاع دے دیں"۔ بلیک زیرو نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"بالکل یہی مقصد تھا۔ تم صحیح نتیجے پر پہنچے ہو"۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات واقعی قابل غور ہے۔ دو امکانی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کافرستان چاہتے ہیں کہ ہم اس ہتھیار کو حاصل کریں اور کافرستان اسے ہم سے اڑا لے جائے۔ یا اگر یہ ہتھیار شوگران کے ہاتھ لگ جائے اور پاکیشیا اس سے محروم رہ جائے۔ یا پھر وہ ہتھیار کو وجود میں نہیں آنے دینا چاہتے۔ اس لئے انہوں نے اپنے طور پر پلان بنایا ہے کہ شوگران یا پاکیشیا کو اس چکر میں ملوث کر دیا جائے۔ اصل بات تو اس وقت ہی سامنے آسکتی ہے جب اس ہتھیار کی نوعیت کا علم ہوسکے"۔ عمران نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید بات چیت ہوتی ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر کال آگئی۔

"گریٹ لینڈ سے کال ہے"۔ ایک بار پھر بلیک زیرو نے فریکونسی ڈائل دیکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ آرتھر کالنگ اوور"۔ گریٹ لینڈ میں فارن ایجنٹ آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"ایسکو اوور"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ انتہائی اہم ترین خبر ہے۔ شاگل اور مس ریکھا جب گریٹ لینڈ کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچے تو وہاں کافرستان فارن ایجنٹ ان کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ وہ انہیں ایک کوٹھی میں پہنچا کر واپس چلا گیا۔ پھر شاگل اور مس ریکھا تو وہاں رہا جب کہ ریکھا اس کوٹھی سے نکل کر مین مارکیٹ چلی گئی۔ مین مارکیٹ میں اس نے باقاعدہ سے شاپنگ کی۔ پبلک فون بوتھ سے دو تین کالیں کیں۔ یہ کالیں آکسفورڈ میں کی گئیں۔ ان کے بعد وہ واپس کوٹھی پہنچ گئی۔ شاگل کی نگرانی کے لئے وہاں اپنے ایک ماتحت کو چھوڑ آیا تھا۔ پھر تھوڑی دیر کوٹھی میں رکنے کے بعد وہ دونوں ایک کار میں بیٹھ کر یہاں کے مشہور تفریحی علاقے ٹوائے لینڈ گئے۔ وہاں جادوگر کے ایک سٹال پر انہوں نے ایک شعبدہ دیکھا۔ جادوگر کو شاگل نے پہلے کافرستانی کرنسی میں ٹوکن خریدنے کے لئے پیمنٹ کرنے کی کوشش کی لیکن جادوگر نے کافرستانی کرنسی لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر گریٹ لینڈ کی کرنسی دی گئی۔ جادوگر نے ہوا میں ایک مکان کی تصویر اپنے شعبدے سے دکھائی اس مکان پر ٹونٹی ون سپر سٹریٹ کا پتہ صاف پڑھا جاتا تھا۔ یہ وہاں سے نکل کر سیدھے سپر سٹریٹ گئے۔ وہاں واقعی بالکل ویسا مکان موجود تھا۔ جیسا جادوگر نے اپنے شعبدے سے دکھایا تھا۔ یہ دونوں اندر چلے گئے اور کافی دیر وہاں رہنے کے بعد وہاں سے سیدھے واپس اپنے رہائش گاہ پر آگئے۔ ان کی اس پر اسرار نقل و حرکت پر میں چونک پڑا۔ اور پھر میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے اس مکان میں رہنے والے کو کور کیا۔ یہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی جیک نامی رہتا

ہے۔ اس پر جب ہم نے تشدد کیا تو اس نے بتایا کہ وہ انجینئر ہے اور کارلوسا کی ایک خفیہ لیباٹری میں کام کرتا ہے۔ اور ایک ماہ کی رخصت لے کر یہاں آیا ہے۔ کیونکہ اس کی والدہ بے حد بیمار تھی وہ اس کی عیادت کے لئے آیا ہے۔ اس نے بتایا کہ کافرستانی ایجنٹوں کو اس خفیہ لیبارٹری کا نقشہ بھاری قیمت کے عوض فروخت کیا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اس خفیہ لیبارٹری میں گریٹ لینڈ ایک اہم ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ اس ہتھیار کا کوڈ نام آر جاسی ہے۔ اور یہ ہتھیار کسی بھی ملک کے دفاعی سسٹم کو مکمل طور پر مفلوج کر دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ میں اس سے اس دستاویز کی ایک نقل حاصل کر لی ہے۔ جسے میں نے سپشل کارگو کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دیا ہے۔ اور شاگل اور ریکھا جیک سے واپسی کے بعد سیدھے ائیر پورٹ گئے۔ انہوں نے وہاں ایک سپشل جیٹ جہاز چارٹرڈ کیا اور فوری طور پر کافرستان کے لئے پرواز کر گئے ہیں اوور"۔ آرتھر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ معلوم کیا کہ جیک کا کافرستانی حکام سے کیسے رابطہ ہوا اوور"۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیس سر۔ جیک نے بتایا ہے کہ جب وہ کارلوسا میں تھا تو وہاں اس کا ایک کافرستانی ہوٹل والا دوست بن گیا تھا۔ اور پھر اس آدمی نے اسے اکسایا کہ وہ اس لیبارٹری کا نقشہ تیار کر کے اسے دے تو وہ کثیر دولت اُسے دلا سکتا ہے۔ اس ہوٹل والے کے ذریعے جیک کی کافرستان کے اعلیٰ حکام سے ڈائریکٹ بات چیت ہوئی۔ اور اس نقشے کی قیمت طے ہوئی اور یہ طے پایا کہ نقشہ گریٹ لینڈ میں اس سے حاصل کیا جائے گا۔ چنانچہ اس نے خفیہ طور پر نقشہ حاصل کیا۔ اور پھر والدہ کی عیادت کے لئے جو ہسپتال میں داخل ہے وہ ایک ماہ کی رخصت لے کر یہاں آیا ہے۔ اور یہاں نے وہ نقشہ فروخت کر دیا ہے اوور"۔ آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ اور بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ عمران کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"عجیب گورکھ دھندہ سا بن گیا ہے۔ کوئی بات سمجھ میں ہی نہیں آ رہی"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا کیونکہ وہ عمران کے موڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا اور جب عمران سوچنے کے موڈ میں ہو تو وہ حتی الامکان مداخلت کرنے سے گریز کرتا تھا۔

"اتنی آسانی سے جیک نے سب کچھ بتا دیا۔ اور اس قدر اہم آدمی کو وہاں گریٹ لینڈ میں نگرانی بھی نہیں ہو رہی اور اس کا پتہ بھی ایک جادوگر نے شعبدے سے بتایا۔ اور پھر نقل بھی مل گئی۔ ہمیں بھی پیچھے لگایا گیا۔ شاگل اور ریکھا اس طرح کھلے عام وہاں جا کر اس سے وہ نقشہ بھی لے آئے۔ آخر اس ساری کارروائی کا

اصل مقصد کیا ہوسکتا ہے"۔عمران نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب جو کچھ ہم سوچ رہے ہیں ایسا نہیں ہے۔شاگل کی فطرت کو آپ جانتے ہیں وہ احمق آدمی ہے۔اور ریکھا کو ساتھ اس نے صرف اپنی حسن پرست طبیعت کی وجہ سے رکھا ہوا ہے۔ اور ہوسکتا ہے واقعی ریکھا نے اُسے مجبور کیا ہو۔اور وہ آپ کے فلیٹ میں آ گیا ہو"۔بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں طاہر۔شاگل اس قدر احمق نہیں ہے۔جس قدر تم اُسے سمجھتے ہو۔اور اس بات کا کیا جواز ہے کہ وہ اپنے اصل ناموں اور اصل حلیوں میں سفر کر رہے ہیں۔لیکن پاسپورٹ ڈپلومیٹک ہیں۔ڈپلومیٹک پاسپورٹوں کا مقصد ہی یہی تھا کہ وہ پاکیشیا میں بریک جرنی کر کے میرے فلیٹ میں آئیں ورنہ دوسرے کسی بھی پاسپورٹ کے ہوتے ہوئے وہ بریک جرنی نہ کر سکتے تھے۔پھر جاتے ہوئے عام فلائٹ میں جانا اور آتے ہوئے چارٹرڈ جہاز میں آنا۔نہیں یہ سب کچھ کسی خاص مقصد کے لئے کیا جا رہا ہے۔اور ہمیں وہ خاص مقصد تلاش کرنا ہے"۔عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال میں تو ہمیں یہ نقل شوگران سیکرٹ سروس کو بھی دینی چاہئے۔پھر وہ جانیں اور لیبارٹری"۔بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"نہیں۔اگر واقعی ایسا ہتھیار بن رہا ہے تو یہ پاکیشیا کے لئے بھی انتہائی اہم ہے۔شوگران لاکھ ہمارا دوست سہی لیکن یہ ہتھیار وہ کسی بھی صورت میں نہ دے گا"۔عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے"۔بلیک زیرو نے کہا۔

"تم ناٹران کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ شاگل سے اس دستاویز کی کاپی حاصل کر کے بھیجے۔ادھر آرتھر کی بھیجی ہوئی نقل جب پہنچ جائے تو پھر مجھے اطلاع کرنا۔ان دونوں دستاویزات کو دیکھنے کے بعد کوئی فیصلہ ہوگا"۔عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کہاں جا رہے ہیں"۔بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں سر سلطان کے پاس جا رہا ہوں وہ سیکرٹری خارجہ ہے اس لئے کارلوسا،گریٹ لینڈ اور شوگران کے موجودہ تعلقات کے بارے میں ان کے پاس تازہ ترین اطلاعات موجود ہوں گی شاید ان اطلاعات سے کوئی مفید بات سامنے آ جائے"۔عمران نے جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

"مس ریکھا۔ تم پر اب دوہری ذمہ داری آپڑی ہے۔ تم نے جہاں علی عمران کو ڈیل کرنا ہے وہاں چیف شاگل کو بھی ساتھ ہی ٹریٹ کرنا ہے"۔ ادھیڑ عمر وزیراعظم نے مسکراتے ہوئے سامنے بیٹھی ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ کیسے۔ چیف شاگل کو ٹریٹ کرنے کا کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"۔ ریکھا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میری شاگل سے گفتگو ہوئی ہے اس لئے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ اس عمران سے ذہنی طور پر مرعوب ہے اس لئے اس گفتگو کے دوران اس نے کوشش بھی کی کہ میں یہ پلان ڈراپ کر دوں۔ لیکن تمہارا یہ پلان چونکہ مجھے ذاتی طور پر بے حد پسند آیا تھا۔ اس لئے میں نے اسے ڈراپ کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ شاگل مشن کے دوران ذہنی مرعوبیت کی بنا پر ضرور پلان میں رکاوٹیں ڈالنے کا باعث بنے گا۔ اس لئے تم نے ساتھ ساتھ اُسے اس ٹریٹ کرنا ہے کہ پلان ناکام نہ ہو"۔ وزیراعظم نے جواب دیا اور ریکھا مسکرا دی۔

"آپ کا شکریہ جناب۔ یہ آپ کی ذہانت ہے جناب کہ آپ کو یہ پلان پسند آیا ورنہ سچی بات تو یہ ہے کہ اس پلان کی مخالفت میرے ڈیڈی نے بھی کی۔ وہ بھی اس علی عمران سے بیحد مرعوب ہیں"۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے اس کی فائل دیکھی ہے۔ وہ واقعی بے حد ذہین ہے تم اس سے براہِ راست ملی ہو۔ تمہارا ذاتی اندازہ کیا ہے"۔ وزیراعظم نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس پلان کی کامیابی کے بعد اُسے بھی یہ احساس ہو جائے گا کہ ذہانت صرف اُسی کے حصے میں نہیں آئی۔ ویسے جناب کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ چیف کو اس مشن سے ڈراپ کر دیا جائے اور اس مشن انچارج مجھے بنا دیا جائے۔ اس طرح میں زیادہ آزادی سے کام کر سکوں گی"۔ ریکھا نے کہا۔

"میں نے خود بھی یہی بات سوچی تھی۔ لیکن پھر تمام پوائنٹس پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عمران کو ڈاج دینے کے لئے شاگل کی موجودگی ضروری ہے۔ ورنہ شاید عمران کو بالکل اس طرح

ڈاج نہ دیا جاسکے جس طرح کہ ہم چاہتے ہیں۔اب تم خود دیکھو شاگل کی بجائے اگر تم خود اکیلی جا کر عمران سے ملتیں اور اُسے بتاتیں کہ تم کافرستان سیکرٹ سروس کی رکن ہو تو وہ یقیناً زیادہ پرواہ نہ کرتا لیکن شاگل کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ہمارے پلان کے عین مطابق حرکت میں آ گیا۔اس نے گریٹ لینڈ میں بھی تمہاری نگرانی شروع کرادی اور اب تو یہ رپورٹ بھی مل چکی ہے کہ پلان کے عین مطابق اس کے آدمی جیک کر سر پر سوار ہو گئے۔اور جیک نے معمولی سے تشدد کے بعد انہیں نہ صرف تفصیل بھی بتا دی بلکہ اس نقشے کی کاپی بھی ان کے حوالے کر دی۔ادھر بھی مجھے یقین ہے کہ شاگل جو نقشہ لایا ہے اس کی کاپی بھی حاصل کر لی گئی ہوگی۔اور اب عمران ان دونوں کاپیوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرے گا وہ قطعی ہمارے حق میں جائے گا"۔وزیراعظم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جناب۔چیف شاگل کی ذہنی سطح ہرگز اس عمران کے مقابلے کی نہیں ہے۔اس لئے اب تک وہ مسلسل ہر مشن میں عمران کے مقابلے میں ناکام ہوتے رہے ہیں۔اب بھی مجھے خطرہ ہے کہ کہیں ان کی وجہ سے اس قدر شاندار پلان ناکام نہ ہو جائے اور ہمیں بجائے فائدہ حاصل ہونے کے الٹا نقصان ہو جائے"۔ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اس عمران کے ساتھ ساتھ تمہیں چیف شاگل کو بھی ٹریٹ کرنا پڑے گا۔ ویسے میں نے اُسے یہی بتا دیا ہے کہ یہ پلان میرا ذاتی ہے۔اگر میں اُسے بتا دیتا کہ یہ پلان ریکھا کا ہے تو وہ حاسد ٹائپ آدمی ہے خواہ مخواہ تم سے اکھڑ جاتا"۔وزیراعظم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔اور ریکھا نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

...لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی گفتگو ہوتی میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وزیراعظم نے چونک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔وزیراعظم کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"سر۔سیکرٹ سروس کے چیف شاگل بات کرنا چاہتے ہیں"۔دوسری طرف سے پی۔اے کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"۔وزیراعظم نے کہا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل کی آواز سنائی دی۔

"شاگل بات کر رہا ہوں جناب"۔شاگل کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"یس۔کیا بات ہے۔کیوں کال کیا ہے"۔وزیراعظم نے اُسی طرح سخت لہجے میں پوچھا۔

"جناب مشن کے بارے میں ایک اہم ترین اطلاع ملی ہے لیکن یہ اطلاع ایسی ہے کہ فون پر نہیں

بتائی جاسکتی اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں خود حاضر ہو جاؤں"۔ دوسری طرح سے شاگل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک۔ آجاؤ۔ میں منتظر ہوں۔ مس ریکھا بھی یہاں موجود ہیں"۔ وزیراعظم نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے آثار تھے۔

"آپ پریشان ہو گئے ہیں۔ خیریت ہے"۔ ریکھا نے چونک کر پوچھا۔

"شاگل کی کال تھی۔ وہ کہہ رہا ہے کہ مشن کے سلسلہ میں کوئی اہم اطلاع ملی ہے جسے وہ فون پر نہیں بتانا چاہتا"۔ وزیراعظم نے کہا اور ریکھا بھی چونک پڑی۔ لیکن اس نے کوئی بات نہ کی۔

پھر تقریباً پندرہ منٹ کے بعد انٹرکام کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"۔ وزیراعظم نے ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس ملاقات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ بھیج دو۔ اور سنو۔ دوسرے حکم تک کوئی ڈسٹربنس نہ ہو"۔ وزیراعظم نے سخت لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں کے بعد دروازہ کھلا اور شاگل اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے ادب سے وزیراعظم کو سلام کیا اور ریکھا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ریکھا نے صرف سر ہلا کر اس کو سلام کیا تھا۔ جس کا جواب شاگل نے بھی سر کی ہلکی سی جنبش دے کر دے دیا تھا۔

"ہاں مسٹر شاگل۔ آپ کیا اطلاع لے کر آئے ہیں"۔ وزیراعظم نے خشک لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کارلوسا لیبارٹری میں ہمارے ایجنٹ نے اہم اطلاع بھیجی ہے۔ اور مزید ہدایات طلب کی ہے۔ یہ کوڈ لیٹر ہے۔ میں نے ساتھ کاغذ پر اسے ڈی کوڈ کر دیا ہے"۔ شاگل نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر باقاعدہ اٹھ کر بڑے ادب سے لفافہ وزیراعظم کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ ریکھا کے چہرے پر بھی تجسس کے آثار نمایاں ہو گئے۔ وزیراعظم نے لفافہ کھولا اور پھر اس میں سے کاغذ باہر نکال لئے۔ اور ایک ایک کاغذ کو پڑھنے لگے۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا سارا پلان ہی ختم ہو گیا"۔ وزیراعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب جناب۔ کیا اطلاع ہے"۔ ریکھا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایجنٹ نے اطلاع دی ہے کہ کارلوسا لیبارٹری کا سائنسدان پروفیسر مرنی روڈ ایکسیڈنٹ میں

ہلاک ہوگیا ہے"۔وزیراعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ ریکھا کی طرف اچھال دیا۔

"ہلاک ہوگیا ہے۔ ویری بیڈ"۔ریکھا نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور اٹھ کر اس نے وزیراعظم کا پھینکا ہوا کاغذ اٹھایا اور اُسے پڑھنے لگی۔اس کا چہرہ اس وقت سخت متوحش نظر آرہا تھا۔

"اس کا مطلب ہے مس ریکھا کہ آپ کا اس قدر ذہانت بھرا پلان ابتدائی سٹیج پر ہی نہ صرف ناکام ہوگیا۔ بلکہ اب الٹا ہمارے لئے مسائل بھی کھڑے ہوگئے"۔وزیراعظم نے انتہائی فکرمندانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔اور وزیراعظم کی بات سن کر خاموش بیٹھا ہوا شاگل چونک کر ریکھا کی طرف دیکھنے لگا۔

"تو۔تو یہ پلان مس ریکھا نے بنایا تھا۔ویری گڈ"۔شاگل نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔یہ پلان مس ریکھا کا تھا۔لیکن اب یہ کسے معلوم تھا کہ پروفیسر مرنی اس طرح اچانک مر جائے گا"۔وزیراعظم نے کہا۔

"واقعی جناب یہ بات تو کسی کے ذہن میں آ ہی نہ سکتی تھی کہ آر جا سی کا اصل خالق پروفیسر مرنی آر جا سی بنانے کے ساتھ ساتھ اس کو فیل کرنے والے سسٹم خفیہ طور پر ہمیں سپلائی کرے گا اس بنیاد پر ہم نے یہ پلان بنایا کہ اصل آر جا سی کو پاکیشیا اور شوگران کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ اسے حاصل کر کے مطمئن ہو جائیں۔جب کہ ہمارے پاس اس کو فیل کرنے والا نظام موجود ہوگا۔اس طرح ہم جس وقت چاہیں گے ان کا یہ دفاعی سسٹم فیل کر کے انہیں قطعی بے بس کر سکتے ہیں اور پھر شوگران اور پاکیشیا دونوں پر کافرستان آسانی سے دفاعی کنٹرول حاصل کرے گا۔اس بنا پر ہم نے جان بوجھ کر اس لیبارٹری کا نقشہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچایا اور انہیں آر جا سی کے بارے میں آگاہ کیا۔اور ادھر ہم کافرستان کے لئے آر جا سی حاصل کرنے وہاں جائیں گے ادھر پاکیشیا از خود یا پھر شوگران سمیت یا صرف شوگران ہمارے مقابلے پر آئے گا اور ہم ناکام ہو کر واپس آجائیں گے۔اس طرح آر جا سی سسٹم ان کے پاس پہنچ جائے گا' وہ اپنے آپ کو فاتح سمجھ لیں گے ادھر اس کا فیل کرنے والا سسٹم ہمارے پاس ہوگا۔اصل فاتح ہم ہوں گے۔اب آر جا سی تو تکمیل کے قریب ہے لیکن اس کا اینٹی سسٹم ظاہر ہے پروفیسر مرنی نے کافرستان میں ہماری لیبارٹری میں تیار کر کے دینا تھا۔لیکن پروفیسر مرنی کی اس اچانک موت سے ساری صورتحال بدل گئی۔اب تو پاکیشیا اور شوگران یا صرف پاکیشیا آگے بڑھ کر اصل آر جا سی حاصل کر لیں گے اور ہم نہ صرف منہ دیکھتے رہ جائیں گے بلکہ ایک لحاظ سے ہم خود دفاعی لحاظ سے پاکیشیا کے اندر چلے جائیں گے"۔ریکھا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تو اس عمران کو اس آر جا سی سے آگاہ کرنا ہی سراسر حماقت نظر آرہا ہے۔اب تو وہ بھوت کی طرح اس کے پیچھے لگ جائے گا۔ لیبارٹری کا نقشہ اور محل وقوع اس تک پہنچ چکا ہے۔ اب کیا کرنا

چاہئے"۔ وزیراعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اب تو ایک صورت ہے کہ ہم پاکیشیا سے پہلے اس لیبارٹری پر ریڈ کر کے وہاں سے آرجاسی اور اس کا فارمولا اڑا لیں۔ دوسری کوئی صورت نہیں ہے"۔ ریکھا نے جواب دیتا ہوا کہا۔

"اس صورت میں بھی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اسے چھوڑنے پر تیار نہ ہوگی وہ یہاں کافرستان آجائے گی۔ اب یہ کوئی چھوٹا سا ہتھیار تو نہیں ہے کہ ہم اسے کہیں چھپا کر رکھ لیں پورا دفاعی سسٹم ہے"۔ وزیراعظم نے جواب دیا۔ اور ریکھا ہونٹ چباتی ہوئی خاموش ہو گئی۔

"جناب۔ ہوسکتا ہے کہ اس پروفیسر نے آرجاسی کے اینٹی فارمولے کو کہیں تحریر کر کے رکھا ہوا ہو۔ ابھی ہمارے علاوہ اس کا کسی کو علم نہیں ہے۔ اس لئے اگر وہ ہمیں مل جائے تب بھی ہمارا مسئلہ تو حل ہو ہی جائے گا"۔ شاگل نے کہا۔

"نہیں۔ میری اس پروفیسر مرنی سے طویل گفتگو ہوئی ہے۔ وہ ایسا آدمی نہیں تھا کہ تحریر کرے اس آرجاسی کا فورمولا تحریر نہیں کیا تھا"۔ وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب۔ اگر واقعی ایسی بات ہے تو پھر ایک صورت رہ جاتی ہے کہ آرجاسی کی تکمیل سے پہلے اس لیبارٹری کو ہی اڑا دیا جائے۔ اس طرح یہ آرجاسی والا مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا ورنہ تو لازماً پاکیشیا اور شوگران اسے لے اڑیں گے۔ بلکہ ہوسکتا ہے ایکریمیا اور روسیاہ بھی کود پڑیں۔ اور گریٹ لینڈ جس نے اس فارمولے کی تکمیل پر اربوں پونڈ کے اخراجات کئے ہیں۔ وہ کب اسے چھوڑنے پر آمادہ ہوگا"۔ ریکھا نے کہا۔

"ہاں اب آخری صورت تو یہی رہ گئی ہے۔ کاش یہ پروفیسر مرنی نہ مرتا۔ شوگران اور پاکیشیا کے ایجنٹوں کے حرکت میں آتے ہی لازماً گریٹ لینڈ کے ایجنٹ بھی حرکت میں آجائیں گے۔ اور پھر روسیاہ اور ایکریمیا کو یقیناً اس کا علم ہو جائے گا۔ اگر ہم نے اسے حاصل بھی کر لیا تب بھی یہ ہمارے لئے بیکار رہوگا۔ کیونکہ اس طرح ہمارا ملک ان سب کے ایجنٹوں کی آماجگاہ بن جائے گا"۔ وزیراعظم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اگر لیبارٹری تباہ کرنی ہے تو یہ کام فوری طور پر انتہائی آسانی سے ہوسکتا ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"فوری طور پر اور آسانی سے۔ وہ کیسے" وزیراعظم نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جناب ہمارا ایجنٹ لیبارٹری میں اہم عہدے پر فائز ہے۔ اور اُسی کے ذریعے ہی ہمیں اس ہتھیار کا علم ہوا۔ اور اُسی کے ذریعے ہی پروفیسر مرنی سے رابطہ ہوا اور تمام بات چیت طے ہوئی۔ اگر ہم اپنے اس ایجنٹ کو فوری طور پر تباہ کرنے کا حکم دے دیں۔ تو چونکہ وہ اندر موجود ہے۔ اس لئے آسانی سے ایسا کر لے

گا"۔شاگل نے جواب دیا۔

"اور ویری گڈ مسٹر شاگل۔آپ کے متعلق میری رائے غلط ثابت ہو رہی ہے۔آپ تو بے حد ذہین آدمی ہیں۔کیا آپ یہاں سے اس ایجنٹ سے بات کر سکتے ہیں"۔وزیر اعظم نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔اگر سپیشل لانگ رینج ٹرانسمیٹر مہیا ہو جائے یا پھر مجھے ہیڈ کوارٹر جا کر بات کرنا پڑے گی"۔شاگل نے جواب دیا۔

"یہاں تو ایسا ٹرانسمیٹر موجود نہیں ہے۔بہرحال آپ ہیڈ کوارٹر سے منگوا لیں لیکن یہ بات چیت یہاں میرے سامنے ہی ہونی چاہیئے"۔وزیر اعظم نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔فون پر ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرا دیں۔میں منگوا لیتا ہوں"۔شاگل نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔اور وزیر اعظم نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"۔دوسری طرف سے پی۔اے کی آواز ابھری۔

"سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر سے ملاؤ"۔وزیر اعظم نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جناب۔اگر ایک اور کام ہو سکے تو ہمارا پلان پھر بھی مکمل ہو سکتا ہے"۔ریکھا نے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ ریکھا کوئی بات کرتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وزیر اعظم نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔وزیر اعظم نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر لائین پر ہے جناب"۔دوسری طرف سے پی۔اے کی مودبانہ آواز گونجی۔

"ٹھیک ہے بات کراؤ"۔وزیر اعظم نے کہا اور رسیور شاگل کی طرف بڑھا دیا۔شاگل نے جلدی سے سائیڈ پر جا کر رسیور لے لیا اور پھر اس نے اپنے نائب کو سپیشل لانگ رینج ٹرانسمیٹر وزیر اعظم کے مخصوص چیمبر میں پہنچانے کا حکم دے کر رسیور رکھ دیا۔

وزیر اعظم نے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کیا اور دوسری طرف موجود سیکرٹری چیف کو اس نے ہدایات دیں کہ جیسے ہی سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر سے ٹرانسمیٹر آئے اُسے یہاں بھجوا دیا جائے۔

"ہاں اب بتاؤ مس ریکھا کہ تم کیا کہہ رہی تھیں"۔وزیر اعظم نے انٹر کام کا رسیور رکھتے ہوئے ریکھا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جناب آرجاسی تکمیل کے قریب ہے۔اور سائنس لیبارٹریوں کا طریقہ ہے کہ جو کچھ وہاں تیار

ہوتا ہے۔ اس کی باقاعدہ تفصیل رکھی جاتی ہے۔ اس لئے لازماً آرجاسی کی تفصیل بھی وہاں موجود ہوگی۔ اگر ہمارا ایجنٹ یہ تفصیل حاصل کرنے کے بعد لیبارٹری کو تباہ کر دے۔ اور تفصیل ہمیں پہنچا دے تو اس کے مدد سے ہم یہاں اپنی کسی لیبارٹری میں خفیہ طور پر آرجاسی تیار کرا سکتے ہیں۔ اس طرح ساری دنیا میں سے کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ ہمارے پاس آرجاسی موجود ہے۔ کیونکہ پروفیسر مرنی کی ہلاکت اور لیبارٹری کی تباہی کے بعد یہ مشن ہمیشہ کے لئے ختم سمجھا جائے گا"۔ ریکھا نے کہا۔ اور وزیراعظم کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"اوہ ویری گڈ۔ ایک بار پھر تم نے اپنی بے پناہ ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے مس ریکھا۔ واقعی اگر ایسا ہو جائے تو ہمارا ملک ناقابل تسخیر ہو جائے گا۔ اور پاکیشیا۔ شوگران اور گریٹ لینڈ تینوں کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا۔ ویری گڈ"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"واقعی جناب۔ مس ریکھا کی بے پناہ ذہانت نے مجھے بھی حیران کر دیا ہے"۔ شاگل نے بھی بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔ وہ حقیقتاً مس ریکھا کی ذہانت سے متاثر نظر آ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اس مشن کا جو بھی نتیجہ نکلا۔ بہرحال میں نے مس ریکھا کو سیکنڈ چیف کے عہدے پر ترقی دینے کا فیصلہ کر لیا ہے آپ دونوں مل کر واقعی اہم کارنامے سرانجام دے سکتے ہو"۔

"اوہ۔ میں مس ریکھا کو سیکنڈ چیف بننے پر دلی مبارکباد دیتا ہوں"۔ شاگل نے فوراً ہی کہا۔ اس کے لہجے میں واقعی خلوص موجود تھا۔ یقیناً وہ بھی مس ریکھا کی ذہانت کا قائل ہو گیا تھا۔

"شکریہ جناب۔ میں ہمیشہ آپ کے ملک کے اور چیف شاگل کے اعتماد پر پورا اتروں گی"۔ ریکھا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ یہ اس کے لئے واقعی انتہائی مسرت کا موقعہ تھا کہ سیکرٹ سروس میں سب سے جونیئر ہونے کے باوجود اتنی جلدی اسے اس قدر بڑا عہدہ مل رہا تھا۔

"میں بھی اسے اپنے لئے انتہائی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مس ریکھا میری سیکنڈ چیف بن گئی ہیں۔ اس طرح یقیناً کافرستان کی سیکرٹ سروس اس قابل ہو جائے گی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکے"۔ شاگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں چیف اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے دن واقعی گنے جا چکے ہیں"۔ ریکھا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور دو چپڑاسی سپیشل رینج ٹرانسمیٹر کا پیک ڈبہ اٹھائے اندر داخل ہوئے۔

"اسے ایک طرف رکھ دو اور جاؤ"۔ وزیراعظم نے سخت لہجے میں کہا اور دونوں چپڑاسیوں نے ڈبہ کمرے کی سائیڈ میں موجود ایک چھوٹی میز پر رکھا اور پھر سلام کر کے واپس چلے گئے۔ شاگل تیزی سے اٹھا اور

اس نے ڈبے کو کھول کر اس میں سے سپیشل ٹرانسمیٹر نکالا۔ اور اُسے اٹھا کر وزیراعظم صاحب کی میز پر رکھ دیا۔ اور پھر اس نے اس پر مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کے۔ ایس۔ ایس۔ ون کالنگ زیرو ون اوور"۔ شاگل نے تیز لہجے میں بار بار فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔

"لیس۔ زیرو ون اٹنڈنگ اوور"۔ چند لمحوں کے بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"زیرو ون۔ اس وقت میں پی۔ ایم صاحب کے سپیشل روم سے تمہیں کال کر رہا ہوں۔ وہ بذات خود بھی یہاں موجود ہیں۔ تمہارا کوڈ لیٹر ہمیں موصول ہو گیا ہے اور اس لیٹر نے ہمارا تمام پلان ہی نہ صرف ختم کر دیا ہے بلکہ اس سے ملک انتہائی خوفناک خطرے سے بھی دوچار ہو گیا ہے۔ اب ملک کی سلامتی اور بہترین مستقبل کا دارومدار صرف تمہاری کارکردگی پر منحصر ہے اوور"۔ شاگل نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے ملک کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے لئے تیار ہوں جناب۔ آپ حکم فرمائیں اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھہرو میں خود بات کرتا ہوں"۔ وزیراعظم نے ہاتھ اٹھا کر شاگل سے کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا۔

"ہیلو زیرو ون۔ میں پی۔ ایم بول رہا ہوں اوور"۔ پرائم منسٹر صاحب نے نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ لیس سر۔ حکم سر اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"زیرو ون۔ تم اس لیبارٹری کے اہم ترین عہدے پر فائز ہو۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ آر جا سی سسٹم اب کس مرحلے پر ہے اوور"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"لیس سر۔ آر جا سی سسٹم اس وقت تکمیل کے بالکل قریب ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کا کام مزید رہ گیا ہے اوور"۔ زیرو ون نے جواب دیا۔

"کیا پروفیسر مرنی کی موت سے اس کی تکمیل میں کوئی رکاوٹ تو پیدا نہ ہو گی اوور"۔ وزیراعظم نے پوچھا۔

"اوہ نو سر۔ اس کا بنیادی فارمولا تو سامنے آ گیا ہے۔ اب تو صرف نامکمل تجربے رہتے ہیں۔ اس کے بعد اس کا تجربہ ہو گا اور یہ مکمل ہو جائے گا اوور"۔ زیرو ون نے جواب دیا۔

"سنو۔ ہم نے تمہارے لیٹر کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر انتہائی گہرائی میں غور و خوض کیا

ہے۔ہم نے اس سلسلے میں ایک پلان بنایا تھا کہ آرجاسی سسٹم کے بارے میں پاکیشیا اور شوگران کو اس طرح مطلع کیا جائے کہ جیسے اُنہیں اچانک اس کا علم ہوا ہو۔ جب کہ ہم خود اپنے ملک کے لئے آرجاسی سسٹم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ اس طرح ہماری سیکرٹ سروس کی ٹیم وہاں جاتی۔ لیکن وہ صرف ڈرامہ کرتی۔ جب کہ پاکیشیا یا شوگران یا دونوں کی سیکرٹ سروس آرجاسی سسٹم کے حصول کے لئے دوڑ پڑتیں۔ پھرانجام یہ ہوتا کہ ہماری ٹیم تو ناکام ہو کر واپس آجاتی جب کہ پاکیشیا یا شوگران اسے حاصل کر کے مطمئن ہو جاتے کہ وہ کامیاب رہے ہیں۔ اور وہ دفاع کے لئے یہی سسٹم سیٹ کر لیتے۔ ادھر معاہدے کے مطابق پروفیسر مرنی خفیہ طور پر کافرستان منتقل ہو جاتا اور وہ ہمیں اینٹی آرجاسی سسٹم تیار کر دیتا۔ چانچہ ہم جب بھی چاہتے فوری طور پر آرجاسی سسٹم کو بیکار کر کے دشمن ملک کا پورا دفاع سسٹم مفلوج کر کے اس پر قبضہ کر سکتے تھے۔ چنانچہ پلاننگ کے تحت ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ صرف ہوشیار کر دیا بلکہ پلاننگ کے مطابق لیبارٹری کا اصل نقشہ اور آرجاسی سسٹم کی تفصیلات بھی ان تک پہنچا دیں۔ لیکن اب تمہاری اطلاع کے مطابق صورت حال یکسر بدل گئی ہے۔ پروفیسر مرنی ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب اینٹی آرجاسی سسٹم نہیں بن سکتا۔ اور اگر آرجاسی سسٹم پاکیشیا یا شوگران نے حاصل کر لیا اور مجھے یقین ہے کہ وہ حاصل کر لیں گے تو ہمارا ملک دفاعی لحاظ سے یکسر بے بس ہو کر رہ جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا اس سسٹم کو حاصل کرتے ہی فوراً ہمارے ملک پر قبضہ بھی کر لے اور ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کے غلام بن کر رہ جائیں۔ چنانچہ ہم نے ایک نئی پلاننگ ترتیب دی ہے۔ لیکن اس پلاننگ پر فوری طور پر عمل ہونا چاہئے۔ اور یہ عمل صرف تم کر سکتے ہو۔ پلاننگ کچھ یوں ہے کہ تم آرجاسی سسٹم کو پوری تفصیلات حاصل کر کے لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کر کے واپس آجاؤ۔ یہاں ان تفصیلات کی بنا پر ہمارے سائنسدان خفیہ لیبارٹری میں تیار کر لیں گے۔ اس طرح کسی کو بھی پتہ نہ چلے گا کہ ہم نے آرجاسی سسٹم تیار کر لیا ہے۔ اور پاکیشیا، شوگران اور گریٹ لینڈ سب یہ سوچ کر خاموش ہو جائیں گے کہ لیبارٹری مع تفصیلات تباہ ہو گئی ہے۔ چونکہ پروفیسر مرنی کے ساتھ کام کرنے والے سارے سائنسدان بھی ہلاک ہو جائیں گے اس لئے آرجاسی سسٹم والا مشن ہمیشہ کے لئے دفن ہو کر رہ جائے گا۔ اس طرح ہمارا ملک آرجاسی سسٹم کی وجہ سے اس پورے علاقے میں سپر پاور کی حیثیت اختیار کر جائے گا۔ بولو۔ کیا تم ملک کے مفاد کے خاطر ایسا کر سکتے ہو۔ اگر تم یہ مشن مکمل کر لو تو تمہیں ملک کا سب سے بڑا ایوارڈ بھی دیا جائے گا۔ اور تم ملک کے قومی ہیرو بن جاؤ گے۔ اس کے ساتھ ساتھ تم جو عہدہ چاہو جو مراعات چاہو وہ بھی تمہیں ملیں گی۔ یہ میرا فیصلہ ہے اوور"۔ وزیر اعظم نے انتہائی جذباتی انداز میں پوری تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر۔ آپ نے تفصیل سے پس منظر بتا کر اس مشن کی اہمیت مجھ پر پوری طرح واضح کر دی

ہے۔ آر جا سی سسٹم کی تفصیلات جس کمپیوٹر میں ریکارڈ کی جاتی ہے اس سیکشن انچارج میں ہوں۔ اس لئے اس کی مائیکرو فلم میرے ہی قبضے میں رہتی ہے۔ جہاں تک لیبارٹری کی تباہی کا تعلق ہے تو یہ کام بھی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ مجھے چونکہ اس لیبارٹری سے انچیج ہوئے چھ سال ہو گئے ہیں اس لئے میں اس لیبارٹری کے چپے چپے سے واقف ہو۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے لیبارٹری کا تفصیلی نقشہ آپ کو بھجوایا تھا۔ میں آسانی سے یہاں ایسا وائرلیس بم فٹ کر سکتا ہوں کہ جب بھی چاہوں ایک بٹن دبا کر اس پوری لیبارٹری کو اس طرح تباہ کر سکتا ہوں کہ اس میں سے کچھ بھی کسی کو حاصل نہ ہو سکے اوور"۔ زیرودن نے پُر جوش لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تم فوری طور پر اپنے کام کا آغاز کرو ہم یہاں تمہارے استقبال کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے اوور"۔ وزیر اعظم نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ اصل مسئلہ لیبارٹری سے باہر نکلنے کا ہے کیونکہ یہاں حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ لیبارٹری کے اندر جانا تو ایک طرف لیبارٹری سے باہر نکلنا بھی ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ پھر جو باہر جاتا بھی ہے تو اس کی اس قدر سخت چیکنگ ہوتی ہے کہ اس کے جسم پر موجود بالوں کو بھی کمپیوٹرائزڈ تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اور میں نے تو فارمولے کی مائیکرو فلم اور وائرلیس بم چارجر بھی ساتھ لے کر نکلنا ہے۔ اس لئے آپ کو دو روز مزید انتظار کرنا پڑے گا۔ دو روز بعد سپلائی لے کر ہیلی کاپٹر نے آنا ہے۔ اس کا پائلٹ میرا دوست ہے۔ وہ چونکہ لیبارٹری حصہ تک نہیں جاتا اس لئے اس کی چیکنگ اس قدر سخت نہیں ہوتی۔ سپلائی میں خود ہی وصول کرتا ہوں۔ اس لئے میں اُسے لمبی رقم کا لالچ دے کر فلم اور چارجز دونوں اس کے ذریعے باہر نکال دوں گا۔ اور پھر خود کسی بھی بہانے ایک روز کی چھٹی لے کر لیبارٹری سے باہر چلا جاؤں گا۔ پائلٹ مجھے طے شدہ پلان کے مطابق آ ملے گا۔ اور میں اس سے وہ چیزیں لے لوں گا اور اس کے بعد میں لیبارٹری کو تباہ کر دوں گا اور فارمولے سمیت واپس آ جاؤں گا اوور"۔ زیرودن نے پوری تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ریکھا کرسی سے اٹھ کر آگے بڑھی اور اس نے منہ پر انگلی رکھ کر باقی افراد کو خاموش رہنے کے لئے کہا۔

"ہیلو زیرودن۔ میں ایس ایس۔ ٹو بول رہی ہوں۔ تمہارے پلان میں چند خامیاں ہیں اس لئے مجھے بات کرنی پڑی ہے فارمولا اور چارجر ایک غیر آدمی کے حوالے کرنا انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے اس کے علاوہ کوئی اور تجویز اوور"۔ ریکھا نے کہا۔ اور وزیر اعظم کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"دوسری تو کوئی تجویز میرے ذہن میں نہیں آ رہی اوور"۔ زیرودن نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بتاؤ۔ وہ تمہارا پائلٹ دوست تمہارے قد و قامت کا ہے اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"اور نہیں مس۔ وہ مجھ سے یکسر مختلف ہے اوور"۔ زیرو ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہیلی کاپٹر واپس کہاں لے جاتا ہے اوور"۔ ریکھا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"وہیں جزیرے پر ہی مس۔ وہاں کی ایک پرائیویٹ فرم ہے۔ جو سپلائی دیتی ہے۔ اس فرم کا نام جانسن اینڈ جیرم ہے اوور"۔ زیرو ون نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تم ایسا کرو کہ اُسے یہ ہدایات دے دینا کہ وہ فوری طور پر یہ دونوں چیزیں وہاں میرے حوالے کر دے میں وہاں خود پہنچ جاؤں گی۔ وہاں کے کسی بڑے ہوٹل کا پتہ بتاؤ اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"لیس میڈم۔ اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ میں دوسرے روز ہوٹل میں آپ سے ملوں گا۔ یہاں ایک ہوٹل ہے۔ رانگز۔ یہاں سیاح ٹھہرتے ہیں۔ اس لئے کسی کو آپ پر شک بھی نہ ہوگا۔ اس ہوٹل کو منیجر میرا دوست ہے۔ میں اُسے پہلے ہی فون کر دوں گا۔ وہ آپ کے لئے کمرہ ریزرو کر دے گا۔ اور میں اپنے پائلٹ دوست کو جس کا نام راجر ہے۔ اُسے ہدایات دے دوں گا اور وہ منیجر کی معرفت آپ سے مل لے گا۔ آپ کس نام سے ٹھہریں گی وہاں اوور"۔ زیرو ون نے پوچھا۔

"مارگریٹ کے نام سے۔ میں نے ایکریمین میک اپ میں ہوگی۔ میرے کاغذات بھی اسی لحاظ سے ہوں گے۔ اور کاغذات کے مطابق میں سیاح ہوں جو ایکریمیا سے کافرستان اور کافرستان سے کارلوسا پہنچی ہوں اور وہاں سے پھر میں شوگران جانا چاہتی ہوں۔ سمجھ گئے۔ ویسے اس پائلٹ دوست راجر کو بتا دینا کہ جب میں اس کو ایس۔ ایس۔ ٹو کہوں تب وہ مجھے یہ دونوں چیزیں دے گا۔ اور میں اس کی مطلوبہ رقم اُسے وہیں نقد دے دوں گی۔ دوسرے روز جب تم آ کر مجھے ملو گے تب تم اپنا مخصوص کوڈ زیرو ون دوہراؤ گے۔ اس کے بعد ہم علیحدہ علیحدہ وہاں سے نکل جائیں گے تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے اوور"۔ ریکھا نے پوری پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے مس مارگریٹ۔ یہ دونوں چیزیں پرسوں شام آپ کے پاس پہنچ جائیں گی۔ اور میں اس سے اگلے روز صبح آٹھ بجے آپ سے ملوں گا۔ یہ طے ہو گیا اوور"۔ زیرو ون نے جواب دیا۔

"بالکل ٹھیک۔ اوور اینڈ آل"۔ ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"گڈ شو مس ریکھا۔ اب آپ وہاں اکیلی جائیں گی"۔ وزیراعظم نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب۔ میں یہیں سے مارگریٹ کے میک اپ میں جاؤں گی۔ اور جناب اس زیرو ون اور اس کے پائلٹ دوست راجر کا بھی ہمیں فوری خاتمہ کرنا پڑے گا۔ تاکہ یہ راز کبھی بھی لیک آؤٹ نہ

ہو سکے "۔ ریکھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"زیرو ون کو بھی۔ اوہ ہاں۔ واقعی لیبارٹری کی اچانک تباہی کے بعد یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس اور گریٹ لینڈ دونوں حرکت میں آ جائیں گے۔ او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں "۔ وزیراعظم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے اجازت دیں جناب۔ تاکہ میں مشن کی تکمیل کی تیاریاں مکمل کر سکوں"۔ ریکھا نے کہا۔

"ہاں۔ آپ لوگ جائیں۔ میں اس دوران یہاں ایسی خفیہ لیبارٹری کے انتظامات مکمل کرا لوں گا۔ جس میں آر جاسی سسٹم تیار ہوگا۔ تاکہ فارمولا آتے ہی اس پر کام شروع ہو سکے "۔ وزیراعظم نے کہا۔ اور ریکھا اور شاگل دونوں سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئے۔

"اپنے آدمی بھیج کر یہ ٹرانسمیٹر بھی منگوا لینا"۔ وزیراعظم صاحب نے کہا۔

"یس سر"۔ شاگل نے کہا اور پھر مس ریکھا کے پیچھے چلتا ہوا وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔

"یہ لیجئے چائے۔ میرے خیال رکھیئے یہ چوتھی پیالی ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پیالی عمران کے سامنے رکھ دی۔

"اوہ تو تمہارا مطلب ہے۔ آئندہ کا سکوپ ختم۔ ظاہر ہے چار کے بعد تو شرع اجازت ہی نہیں دیتی"۔ عمران نے سامنے موجود فائل سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں نے اس لئے بتایا ہے کہ زیادہ چائے کہیں آپ کے معدے کو نقصان نہ پہنچا دے"۔ بلیک زیرو نے مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے چوتھی کا اثر معدے پر ہی پڑتا ہے۔ پہلی کے لئے دل دوسری کے لئے جگر تیسری کے لئے کلیجہ اور چوتھی کے لئے معدہ ہی رہ جاتا ہے۔ اس طرح بیچارے شوہر کے یہ چاروں اہم ترین حصے تو ہوئے ختم۔ اس لئے تو شرع نے بھی چار کے بعد راستہ روک دیا ہے۔ کیونکہ پانچویں کا کوئی سکوپ ہی باقی نہیں رہ جاتا"۔ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ پچھلے ایک گھنٹے سے اس فائل کے مطالعے میں مصروف ہیں۔ جب کہ پہلے تو آپ بس سرسری نظروں سے ہی دیکھ کر فیصلہ کر دیتے تھے۔ میرا خیال ہے چائے اب آپ کی قوت فیصلہ پر اثر انداز ہونے لگ گئی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

"اصل بات یہ ہے کہ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ ہمارے پاس واقعی لیبارٹری کا اندرونی اور بیرونی نقشہ پہنچ گیا ہے۔ اس لیبارٹری کا جس کے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت ہیں۔ اس نقشے میں ان حفاظتی انتظامات کی بھی پوری تفصیل موجود ہے۔ اور پھر جس انداز میں شاگل اور ریکھا نے مل کر یہ نقشہ ہم تک پہنچائے ہیں وہی سب سے زیادہ حیران کن ہے۔ آخر یہ لوگ چاہتے کیا ہیں۔ بس میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر پا رہا"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ ایسا نہ چاہتے ہوں جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔ انہیں علم ہی نہ ہو کہ یہ نقشے ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں"۔ بلیک زیرو نے حجت کرتے ہوئے کہا۔

"شاگل کے بارے میں تو ایسا سوچا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ نئی محترمہ ریکھا خاصی ذہین لڑکی ہے۔ میں نے اُسے چیک کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ساری پلاننگ اس ریکھا کی بنائی ہوئی ہے۔ یہ ہمیں کسی خاص مقصد

کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں اور میں وہی مقصد تلاش کرنا چاہتا ہوں"۔عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں تو ہمیں زیادہ سوچ بچار کرنے کے بجائے سب سے پہلے اس آر جاسی سسٹم کو حاصل کر لینا چاہئے۔واقعی اہم ایجاد ہے۔بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔بلیک زیرو نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک اور خدشہ بھی ہے۔یہ نقشہ دے کر کوشش کی جا رہی ہے کہ فوراً کارلوسا پہنچ جائیں۔انہوں نے لازماً وہاں ہمارے لئے کوئی سپیشل جال بچھا رکھا ہے۔معاملات اس قدر سیدھے نہیں ہیں۔ جس قدر تم سمجھ رہے ہو۔بہر حال تمہاری یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ زیادہ سوچ بچار بھی صحت کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ٹھیک ہے۔سوچ بچار بند اور بے چارے عمران کا سفر مقتل شروع"۔عمران نے کہا۔اور ایک طرف رکھے ہوئے ٹیلی فون کو اس نے اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس نے ایک بار پھر فائل کھولی اس کا ایک خاص صفحہ پلٹ کر اُسے غور سے دیکھا۔اور پھر اس نے ورلڈ ڈائریکٹری اٹھائی اور اسے کھول کر چیک کرنے لگا۔ پھر اُسے بند کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔زاکو بار"۔رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"زاکو سے بات کراؤ۔اُسے کہو پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بات کرنا چاہتا ہے"۔عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"او۔کے۔ہولڈ آن کریں"۔دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور پر خاموشی چھا گئی۔

"یہ آپ کہاں سے نئے نئے آدمی ڈھونڈھ نکالتے ہیں۔کارلوسا تو شاید آپ پہلے کبھی گئے نہیں۔پھر یہ زاکو کہاں سے نکل آیا"۔بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ فائل دیکھی ہے۔یہ زاکو کے متعلق ہی ہے۔کبھی تم لائبریری میں موجود فائلیں پڑھو بھی سہی۔ بس یہاں بیٹھے لوگوں پر رعب جماتے رہتے ہو۔یہ زاکو ایکریمین ہے۔وہاں اس کا اختلاف ہوا تو یہ کارلوسا شفٹ ہو گیا۔کارلوسا بھی منشیات کا گڑھ ہے اور وہاں بھی بڑے بڑے مجرموں اور سمگلروں کا چکر رہتا ہے۔ چنانچہ اس نے کارلوسا میں اپنی ذاتی ایجنسی کھول لی۔میری اس کی ملاقات ایکریمیا میں ہوئی تھی۔تب سے یہ مجھے جانتا ہے اور میں اسے۔البتہ کارلوسا میں یہ پہلی ملاقات ہوگی"۔عمران نے کہا۔

"ہیلو۔زاکو بول رہا ہوں"۔ایک پتلی مگر چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"اچھا تم ابھی تک زندہ ہو اور نہ صرف زندہ بلکہ پھیپھڑوں میں بھری ہوا ابھی ختم نہیں ہوئی اُسی طرح چیخ رہے ہو"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی پرنس آف ڈھمپ ہو۔تم ہی ان لفظوں سے بات کیا کرتے تھے۔لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے یہاں کے پتے کا کیسے علم ہوا"۔زاکو نے اُسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔شاید اس طرح بولنا اس کی عادت میں شامل تھا۔

"تم تو فیس لئے بغیر کچھ بتاتے نہیں اور مجھ سے بغیر فیس کی معلومات لینا چاہتے ہو۔یہ تو بزنس کی اخلاقیات کے خلاف بات ہے"۔عمران نے کہا۔اور اس بار دوسری طرف سے زاکو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا نہیں پوچھتا۔بہرحال تم بتاؤ۔کونسی معلومات چاہیں تمہیں۔لیکن یہ بتا دوں کہ اب میرا سارا بزنس صرف کارلوسا تک ہی محدود ہے۔اس لئے کارلوسا کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو میں حاضر ہوں"۔زاکو نے کہا۔

"کارلوسا میں گریٹ لینڈ نے ایک خفیہ لیبارٹری قائم کی ہوئی ہے۔اس لیبارٹری کا کوڈ نام ایکس۔ون ہے۔اس سلسلے میں معلومات چاہیں"۔عمران نے کہا۔

"سوری پرنس۔یہ کام میرے فیلڈ سے باہر ہے۔مجھے ان سائنسی کاموں سے کبھی دلچسپی نہیں رہی۔کسی تنظیم، مجرم یا گروپ کے بارے میں پوچھنا ہو تو میں حاضر ہوں۔ارے ایک منٹ صبر ٹھہرو۔اوہ ایک منٹ ہولڈ کرو"۔اچانک زاکو نے بات کرتے کرتے رک کر کہا۔اور پھر رسیور پر خاموشی چھا گئی۔

"کیا ہوا اسے"بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"زاکو کاروباری آدمی ہے۔شاید اُسے کوئی ایسا آدمی یاد آ گیا ہو۔جس کے ذریعے میری مطلوبہ معلومات حاصل کی جا سکتی ہوں۔اور اُسے معلوم ہے کہ پرنس معاوضہ ادا کرنے کے معاملے میں بیحد سخی واقع ہوا ہے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

پھر ایک منٹ گزر گیا۔لیکن زاکو کی آواز سنائی نہ دی۔عمران نے کئی بار ہیلو ہیلو بھی کہا۔لیکن دوسری طرف سے خاموشی چھائی رہی۔لیکن لائن کام کر رہی تھی۔اس کا مطلب تھا کہ زاکو رسیور کریڈل سے علیحدہ رکھ کر خود کہیں چلا گیا ہے۔پھر تین چار منٹوں کے بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو۔کیا تم لائن پر ہو"۔زاکو کے لہجے میں ہلکا سا جوش تھا۔

"لائن پر نہیں کرسی پر ہوں"۔عمران نے جواب دیا اور زاکو کی ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تم ایکس۔ون لیبارٹری کے بارے میں معلومات چاہتے ہوں۔ٹھیک ہے۔بتاؤ کیسی معلومات چاہتے ہو۔میں نے بندوبست کر لیا ہے"۔زاکو نے کہا۔

"مجھے کسی ایسے آدمی کی ٹپ چاہئے جو اس لیبارٹری میں آتا جاتا رہتا ہو"۔عمران نے اس بار

سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس بار زاکو کے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"پرنس۔ اگر تم صرف ایک ہزار ڈالر کی ادائیگی کا وعدہ کرلو تو میں تمہیں اس لیبارٹری کے بارے میں اہم ترین اطلاع دے سکتا ہوں"۔ زاکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وعدہ"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ یہ لیبارٹری کل رات مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہے۔ مکمل طور پر تباہ۔ کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ نہ کوئی آدمی نہ کوئی مشین وغیرہ"۔ زاکو نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو زاکو"۔ عمران کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"سو فیصد درست کہہ رہا ہوں۔ سنو۔ یہ اس قدر خوفناک تباہی تھی کہ پورا جزیرہ لرز اٹھا تھا یہاں اب تک آسمان پر دھوئیں کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہوا تھا کہ کوئی خفیہ لیبارٹری تباہ ہوئی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ مجھے ان سائنسی لیبارٹریوں سے کوئی دلچسپی نہیں اور نہ ہی یہ میرے فلیڈ کا کام ہے۔ اس لئے مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ کونسی لیبارٹری ہے۔ پھر اچانک مجھے اس تباہی کا خیال آیا تو میں نے تصدیق کرنے کے لئے گیا۔ کیونکہ مجھے اتنا معلوم تھا کہ ایک فرم جانسن اینڈ جیرم سائنسی لیبارٹریوں کو سپلائی کرنے کا دھندہ کرتی ہے۔ لازماً انہیں معلوم ہوگا کہ یہ کونسی لیبارٹری تباہ ہوئی ہے اور انہوں نے تصدیق کر دی ہے کہ گریٹ لینڈ کی سرکاری لیبارٹری جس کا نام ایکس ٹی ون تھا اچانک تباہ ہوگئی ہے اور ایک بات اور بھی بتا دوں۔ شاید تمہارے کام آجائے۔ اس فرم کا ایک پائلٹ جو ہیلی کاپٹر پر اسی لیبارٹری کو سپلائی مہیا کرتا تھا کل رات گولڈن بار کے قریب قتل کر دیا گیا ہے۔ اس کے قتل کے بعد ہی یہ لیبارٹری تباہ ہوئی ہے۔ اس پائلٹ کے ساتھ ایک ایکریمین سیاح لڑکی بھی دیکھی گئی تھی۔ اگر یہ تمہارے کام کی بات ہو اور تم مزید تفصیل جاننا چاہو تو میں معلوم کر سکتا ہوں"۔ زاکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مزید تفصیلات معلوم کرو۔ خاص طور پر اس پائلٹ اور اس ایکریمین لڑکی کے بارے میں اور اس لیبارٹری کے بارے میں بھی تمہیں جس قدر زیادہ سے زیادہ معلومات ہو سکیں وہ بھی کرو۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔ معاوضہ تمہارے توقع سے زیادہ ملے گا۔ ہاں کتنی دیر میں یہ کام ہو سکتا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کے اندر"۔ زاکو نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں دو گھنٹوں کے بعد پھر تمہیں فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی"۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم درست کہتے تھے۔ واقعی زیادہ سوچ بچار بھی آدمی کو کہیں کا نہیں چھوڑتی ہم سوچتے رہ گئے اور یار لوگوں نے لیبارٹری بھی تباہ کر دی۔ اور کام بھی کر لیا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ لیبارٹری سے آرجاسی سسٹم حاصل کر کے اُسے تباہ کر دیا گیا ہے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ اس قدر زبردست لیبارٹری اپنے آپ تباہ نہیں ہوا کرتیں۔ انہیں تباہ کیا جاتا ہے۔ اور ایسی لیبارٹریاں اس وقت تباہ کی جاتی ہیں جب کہ تباہ کرنے والا اپنا مقصد حاصل کر چکا ہوں۔ اس پائلٹ کا قتل بتاتا ہے کہ اس پائلٹ کے ذریعے کوئی چکر چلایا گیا ہے۔ بہرحال زاکو اب لائن پر لگ گیا ہے اس کے بے پناہ صلاحیتیں ہیں وہ لازماً تفصیلی کھوج نکالے گا"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"یہ ایکریمین سیاح لڑکی اگر اس واردات میں ملوث ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ایکریمین ایجنٹوں نے یہ کام کیا ہے"۔ بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ آنکھیں بند کئے کرسی سے سر ٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کے پیشانی پر خاصی شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"اس کیس نے واقعی میری کھوپڑی کو بھی چکرا کر رکھ دیا ہے"۔ کافی دیر بعد عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کوئی سر پیر ہی نظر نہیں آ رہا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"جب سر پیر نظر آنے بند ہو جائیں تو پھر پانچویں کی گنجائش نکل سکتی ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"سر پیر تو مجھے نظر نہیں آ رہا اور پانچویں چائے آپ پینا چاہتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم تو ایکسٹو ہو۔ پاکیشیا کے سب سے بااختیار عہدیدار تمہیں چائے جیسے سستے مشروب سے کیا لینا۔ یہ تو ہم جیسے مفلسوں کی ساتھی ہے۔ ایک ڈیڑھ روپے پر کام چل جاتا ہے"۔ عمران نے کہا اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔ بلیک زیرو مسکراتا ہوا اس طرف بڑھ گیا جہاں اس نے ایک چھوٹا سا مگر جدید کچن بنایا ہوا تھا۔

پھر دو گھنٹے کسی نہ کسی طرح گزارنے کے بعد عمران نے ریسیور اٹھایا اور دوبارہ زاکو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ کارلوسا سے رابطہ سٹلائٹ کے ذریعے ہوتا تھا اس لئے خاصے طویل نمبر ڈائل کرنے پڑتے تھے۔

"زاکو بار" ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے وہی پہلے والی بھاری آواز سنائی دی۔

"زاکو سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے" ۔عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ باس کئی بار آپ کی کال کا پوچھ چکے ہیں۔ ہولڈ آن کیجئے" ۔دوسری طرف سے اس بار مودبانہ آواز میں کہا گیا۔اور پھر واقعی چند سیکنڈ بعد ریسیور پر زاکو کی آواز ابھری۔

"ہیلو۔زاکو بول رہا ہوں" ۔زاکو کی آواز پہلے سے کہیں زیادہ چیختی سی محسوس ہو رہی تھی۔

"ہاں زاکو۔کیا رپورٹ ہے" ۔عمران نے پوچھا۔

"پرنس۔میں جس قدر معلومات حاصل کر سکتا تھا وہ میں نے کر لی ہیں۔اس ایکریمین سیاح لڑکی کا نام مارگریٹ ہے وہ ایکریمین سیاح تھی لیکن وہ آئی کافرستان سے تھی۔ یہاں وہ سیاحوں کے مخصوص ہوٹل رانگلو میں ٹھہری۔ پائلٹ رانگلو کے منیجر کی مدد سے اس سے ملا۔ وہ کافی دیر کمرے میں رہے پھر وہ دونوں اکٹھے ہی وہاں سے نکلے اور اکٹھے ہی گولڈن بار چلے گئے۔ وہاں وہ کافی دیر تک پیتے پلاتے رہے۔اس کے بعد وہ سیاح لڑکی پہلے اٹھ کر چلی گئی۔ جب کہ پائلٹ بعد میں گیا۔مگر جیسے ہی وہ پارکنگ میں موجود اپنی کار میں بیٹھا۔اس کی کھوپڑی سائیلنسر لگے ریوالور سے اڑا دی گئی۔ میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔اس کے مطابق وہ سیاح لڑکی مارگریٹ وہیں واپس رانگلو ہوٹل آئی۔ اس نے منیجر سے کہا وہ فوری طور پر کافرستان واپس جانا چاہتی ہے۔اس کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرایا جائے۔ چنانچہ منیجر نے اس کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرا دیا۔اور وہ اس چارٹرڈ طیارے سے واپس کافرستان چلی گئی۔اس کے بعد لیبارٹری تباہ ہوئی" ۔زاکو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کے طیارے کی روانگی کے کتنی دیر بعد لیبارٹری تباہ ہوئی ہے" ۔عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔میں نے پوچھا تو نہیں۔لیکن میرا اندازہ ہے کہ وقت تقریباً ایک ہی ہوگا یا ایک آدھ گھنٹہ بعد کا ہوگا" ۔زاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔بے حد شکریہ۔زاکو بولو کتنی رقم بھجواؤں کارلوسا" ۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے صرف دس ہزار ڈالر" ۔زاکو نے کہا۔

"اوکے۔پہنچ جائیں گے بائی بائی" ۔عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"اب تمہیں سمجھ آ گئی کہ یہ ایکریمین ایجنٹ کی واردات نہیں بلکہ کافرستانی ایجنٹ کی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ لڑکی مارگریٹ ریکھا ہی ہوگی" ۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور اس کے ساتھ ہی اس نے

ٹرانسمیٹر پر ناٹران کی فریکونسی سیٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہاں۔ کافرستان سے آنے اور پھر فوری طور پر طیارہ چارٹرڈ کرا کر کافرستان واپس جانے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن پھر وہ آپ کا وہ نظریہ کہ ہمیں خاص طور پر اس سارے پلان سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس کا کیا ہوگا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ شاید ان کا پلان پہلے کچھ اور تھا لیکن پھر شاید کسی خاص وجہ سے بدل گیا اور انہوں نے فوری طور پر یہ لیبارٹری تباہ کر دی۔ اور یقیناً کافرستان کو کوئی ایجنٹ پہلے سے اس لیبارٹری کے اندر موجود ہوگا ورنہ ایسی لیبارٹری اتنی جلدی تباہ نہیں ہوسکتیں"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ناٹران اٹنڈنگ اوور"۔ چند لمحوں کے بعد ناٹران کی مودبانہ آواز سنائی دی۔ کیونکہ ناٹران کے ساتھ عمران نے بطور ایکسٹو یہ کوڈ دیا تھا کہ وہ پہلے خود نہ بولتا تھا۔ اس طرح ناٹران کو خود بخود پتہ چل جاتا تھا کہ کال ایکسٹو کی طرف سے ہے۔

"ایکسٹو اوور"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور"۔ دوسری طرف سے ناٹران نے جواب دیا۔

"تم نے اس نقشے کے بعد کوئی رپورٹ نہیں دی اوور"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سر۔ رپورٹ کے قابل کوئی بات نہ تھی۔ یہاں سرگرمیاں معمول پر ہیں اور کوئی خاص بات نہیں ہوئی اوور"۔ ناٹران نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اب سست ہوتے جا رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ فرض شناسی میں سستی کی کیا سزا ہوتی ہے اوور"۔ عمران کے لہجہ اس قدر سرد اور سفاک تھا کہ ناٹران کی جو حالت ہوئی سو ہوئی ہوگی سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کو بھی بے اختیار جھرجھری سی آگئی۔

"بب۔ بب۔ باس۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ آئندہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہوگی اوور"۔ ناٹران نے کوئی حجت کرنے یا صفائی پیش کرنے کی بجائے فوراً ہی معافی مانگ لی۔

"تم نے چونکہ کوئی حجت نہیں کی۔ اس لئے صرف وارننگ دے رہا ہوں۔ آئندہ اگر تم سے معمولی سے کوتاہی بھی ہوئی تو اس کا انجام تمہارے حق میں انتہائی برا بھی نکل سکتا ہے۔ تم وہاں پاکیشیا کے مفادات کے نگہبان ہو اور نگہبان کی آنکھیں اور کان ہر وقت کھلے رہنے چاہئیں۔ تمہارے معمولی سی کوتاہی پاکیشیا کے لئے انتہائی خطرناک بھی ثابت ہوسکتی ہے۔ میرے پاس معلومات کے متبادل ذرائع موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے ایجنٹ کی معمولی سی معمولی کوتاہیاں بھی میرے سامنے آتی رہتی ہیں اوور"۔ عمران نے اسی طرح سرد اور سفاک

لہجے میں کہا۔

"یس ۔یس ۔سر اوور"۔ ناٹران نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کہہ رہے ہو کہ کافرستان میں سرگرمیاں معمول پر ہیں اور کوئی قابل رپورٹ بات نہیں ہے۔ جب کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ریکھا ایکریمین سیاح کے روپ میں مارگریٹ کے نام سے کافرستان سے کارلوسا گئی ہے۔ اور وہاں ایک لیبارٹری تباہ کر کے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے واپس کافرستان پہنچی ہے۔ یقیناً وہ اس لیبارٹری سے وہ اہم فارمولا اڑا لائی ہوگی۔ جو پاکیشیا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ یہ وہی لیبارٹری ہے جس کا نقشہ تم نے مجھے بھیجا تھا اوور"۔ عمران نے بدستور سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"سس ۔سر۔ آپ کی اطلاع درست ہوگی سر۔ میں نے ریکھا پر پوری توجہ نہیں کی تھی۔ صرف شاگل تک نگرانی محدود رکھی تھی سر۔ شاگل ریکھا اور وزیر اعظم کے درمیان ویزاعظم کے خصوصی چیمبر میں میٹنگ ہوئی۔ اس کے بعد سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے وہاں سپیشل لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی طلب کیا گیا۔ اس پر میں چونکا۔ اور میں نے شاگل کی نگرانی سخت کر دی۔ تا کہ اس میٹنگ کا راز معلوم ہو سکے۔ لیکن شاگل نے معمول کی کارروائیوں میں مصروف رہا۔ البتہ ریکھا چھٹی لے کر اپنے آبائی گاؤں چلی گئی تھی۔ اور چونکہ وہ نئی نئی سیکرٹ سروس میں آئی ہے۔ اس لئے میں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ اور ریکھا ابھی تک چھٹی سے واپس نہیں آئی اوور"۔ ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس ریکھا کے بارے میں مکمل اور تفصیلی انکوائری کراؤ۔ اور وزیر اعظم کی مصروفیات بھی چیک کراؤ۔ مجھے اس فارمولے میں دلچسپی ہے جو یہ ریکھا مارگریٹ بن کر کارلوسا سے لے کر آئی ہے اوور"۔ عمران نے بدستور سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں اپنا سارا شعبہ حرکت میں لے آتا ہوں سر۔ میں ایک گھنٹے کے اندر اندر آپ کو رپورٹ دوں گا اوور"۔ ناٹران نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"زاکو نے دو گھنٹے انتظار کرایا اب یہ ایک گھنٹہ اور انتظار کرنا پڑ گیا"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ نے اس بیچارے ناٹران کو بُری طرح خوفزدہ کر دیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"آدمی کام کا ہے۔ اس لئے طرح دے گیا ہوں ورنہ اگر واقعی یہ مارگریٹ ریکھا تھی تو پھر یہ اس کی غفلت تھی اور ایسی غفلت ناقابل معافی ہوتی ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

اس کے بعد عمران تو ایک سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ جب کہ بلیک زیرو نے زاکو والی فائل اٹھا کر پڑھنی شروع کر دی۔ ویسے وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ اب لائبریری میں موجود وہ تمام فائلیں نہ صرف پڑھے گا بلکہ ان کا ریڈی ریفرنس بھی تیار کر لے گا۔ تا کہ اُسے بھی عمران کی طرح سب کچھ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ کس مہرے کو آگے بڑھانا ہے۔ اور کس وقت کس سے کیا کام لینا ہے۔

پھر ابھی گھنٹہ نہ گزرا تھا کہ ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی۔

"ہیلو۔ ناٹران کالنگ سر اوور"۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ناٹران کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو اوور"۔ عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"سر ریکھا واقعی اپنے آبائی گاؤں نہیں گئی۔ وہ غائب ہو گئی تھی اور سر چارٹرڈ طیارے سے کارلوسا سے آنے والی ایکریمین سیاح بھی وہی تھی۔ کیونکہ طیارے سے اترنے کے بعد اس نے ٹیکسی لی اور سیدھی اپنی رہائش گاہ میں گئی۔ وہاں سے جب وہ نکلی تو اصل حلیے میں تھی۔ اس کے بعد وہ اپنی رہائش گاہ سے پرائم منسٹر ہاؤس چلی گئی۔ اس کے بعد پرائم منسٹر صاحب کا خصوصی ہیلی کاپٹر اُسے کافرستان کے ویران پہاڑی علاقے اتر کاش لے گیا ہے۔ وہ وہاں اکیلی گئی ہے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی اوور"۔ ناٹران نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اتر کاش میں کافرستان کی کوئی لیبارٹری موجود ہے اوور"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آج تک تو سر وہاں کسی لیبارٹری کی موجودگی کے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں ملی اوور"۔ ناٹران نے کہا۔

"بہر حال تم ریکھا کے وہاں جانے اور واپس آنے کے بعد اس کی سرگرمیوں کے بارے میں تفصیلی رپورٹ دو۔ اتر کاش کے بارے میں رپورٹ حاصل کرو۔ تا کہ اگر وہاں کوئی لیبارٹری ہو تو اس کا صحیح محل وقوع سامنے آ سکے۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"دیکھا بلیک زیرو۔ اگر زاکو والی ٹپ ہمیں نہ ملتی تو ہمارا کیا حشر ہوتا۔ ہم وہاں کارلوسا میں دھکے کھاتے پھرتے۔ جب کہ یہ لوگ یہاں انجانے میں کیا کیا کر لیتے۔ اور اب شاگل اور ریکھا مجھ سے ملنے کا اصل مقصد بھی معلوم ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ پلاننگ کی کہ ہمیں نقشے دے کر کارلوسا جانے کے لئے اکسایا اور خود وہاں سے وہ فارمولا لے کر واپس آ گئے۔ جب تک وہاں رہتے یہ اپنا کام کر لیتے۔ اور یقیناً اتر کاش کی پہاڑیوں میں ان کی کوئی اہم لیبارٹری موجود ہو گی جس میں اب خفیہ طور پر یہ آر جاسی سسٹم کو مکمل کرنے کی کوشش کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ کافرستان سیکرٹ سروس کی یہ نئی ایجنٹ ریکھا خاصی تیز جارہی ہے۔ اس نے تو آپ کو بھی الجھا دیا ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ابھی اس نے اڑتی ہوئی چڑیاں ضرور دیکھی ہیں۔ جال میں پھنسی ہوئی نہیں دیکھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"جب تک ناٹران کی رپورٹ آئے۔ میں اتر کاش کے بارے میں خود بھی معلومات حاصل کرلوں ویسے تم ٹیم کو کافرستان جانے کی تیاری کے احکامات دے دو"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پوری ٹیم جائے گی"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اس کا فیصلہ ناٹران کی رپورٹ آنے کے بعد کروں گا"۔ عمران نے کہا اور اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس طرف سے دانش منزل کی لائبریری کو راستہ جاتا تھا۔

اور بلیک زیرو نے ریسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*

وزیراعظم کے سپیشل چیمبر میں ایک بار پھر ریکھا اور شاگل اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ وزیراعظم کی سپیشل کال پر شاگل یہاں پہنچا تھا۔ جب کہ ریکھا یہاں پہلے سے موجود تھی۔

"مس ریکھا۔ اب آپ تفصیل سے رپورٹ دیں"۔ وزیراعظم نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ریکھا کو مخاطب ہو کر کہا۔

"لیس سر۔ یہاں ہماری میٹنگ میں یہی فیصلہ ہوا تھا کہ میں کارلوسا جا کر کاروائی کروں۔ چنانچہ یہاں سے جانے کے بعد میں نے تیاری شروع کی تو مجھے ایک خیال آیا اور میں نے یہاں کے سب سے بڑے سائنسدان ڈاکٹر بھاکر سے جب میں نے اس سلسلے میں فون پر بات کی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ اگر فارمولے پر نئے سرے سے کام شروع کیا گیا تو اس سسٹم کو تیار ہونے میں چھ سات سال لگ سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس کے کمپیوٹر ماڈل کی فلم ساتھ مل جائے تو پھر یہ سسٹم زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر تیار کیا جا سکتا ہے۔ اور انہوں نے ہی بتایا کہ اس مقصد کے لئے اتر کاش میں نئی بنائی جانے والی انتہائی جدید ترین لیبارٹری زیادہ مناسب رہے گی۔ اس پر میں ہیڈکوارٹر کے سپیشل لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر زیرودن کو دوبارہ کال کیا۔ اور اُسے اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ فارمولے کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر ماڈل کی فلم بھی باہر نکال دے۔ اس نے بخوشی اس کا وعدہ کر لیا۔ چنانچہ میں ایک ایکریمین سیاح مارگریٹ کے روپ میں کاغذات تیار کرا کر براہِ راست کارلوسا پہنچ گئی۔ پھر طے شدہ پروگرام کے مطابق وہ پائلٹ راجر ہوٹل کے منیجر کی معرفت مجھ سے آ کر ملا اور اس نے مجھے زیرودن کا دیا ہوا پیکٹ دیا اور دس ہزار ڈالر وصول کر لئے۔ لیکن وہ اس معاملے میں دلچسپی لینے لگ گیا تھا۔ اس لئے میں نے اُسے راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا اور پھر میں نے ایسے اشارے دیئے کہ جیسے میں اس کی کمپنی چاہتی ہوں وہ بیحد خوش ہوا اور مجھے ساتھ لے کر ایک بار میں گیا۔ وہاں میں نے جان بوجھ کر اُسے تیز شراب کثیر مقدار میں پلا دی۔ لیکن وہ نجانے کس قدر بلانوش تھا کہ اُسے نشہ ہی ہونے میں نہ آ رہا تھا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ وہ جیسے نشے میں مدہوش ہو جائے گا تو میں اسے لے کر اس کی رہائشگاہ پر چھوڑنے جاؤں گی اور وہاں اُسے وہاں گولی مار دوں گی۔ اس طرح اس کی لاش کئی دونوں بعد ملے گی۔ لیکن جب میں دیکھا کہ اس کو نشہ ہی نہیں ہو رہا تو پھر میں فوری طور پر دوسرا منصوبہ بنایا اور فون کرنے کے بہانے اٹھ کر بار سے باہر آ کر پارکنگ کے قریب چھپ گئی۔ جب کافی دیر تک میں واپس نہ گئی تو وہ راجر اٹھ کر باہر پارکنگ کی طرح آیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ

شدید غصے میں ہے اور میرے خلاف کچھ کرنا چاہتا ہے۔ پھر جیسے ہی وہ کار میں بیٹھا میں نے سائیلنسر لگے ریوالور سے اس کی کھوپڑی اڑا دی اور اس کی جیب سے رقم نکال کر اطمینان سے واپس چلی گئی۔ کیونکہ پارکنگ اس وقت خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں سے سیدھی واپس اپنے ہوٹل پہنچی اور میں نے پہلے کمرے میں جا کر اس پیکٹ کو کھول کر چیک کیا۔ اس میں فارمولا اور کمپیوٹر ماڈل کی فلمیں موجود تھیں اور اس کے ساتھ ہی وائرلیس ڈائنامیٹ چارجر موجود تھا اور میری توقع کے عین مطابق چارجر بتا رہا تھا کہ وائرلیس ڈائنامیٹ فٹ کر دیا گیا ہے اور اسے کسی بھی وقت اڑایا جا سکتا ہے چارجر خاصی وسیع رینج کا تھا۔ اس لئے میں ہوٹل کے مینجر کی معرفت فوری طور پر واپسی کے لئے جیٹ طیارہ چارٹرڈ کرایا اور پھر جب طیارے نے کارلوسا جزیرہ کراس کیا اور سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھنے لگا تو میں نے چارجر آن کر دیا۔ اس طرح میرے پیچھے جزیرے میں موجود لیبارٹری تباہ ہو گئی۔ اس کے آسمان کی طرف بلند ہوئے آگ کے شعلے جو جہاز کے دائیں طرف سے نظر آ رہے تھے میں نے پرواز کے دوران دیکھا اور اس پائلٹ نے بھی ان شعلوں پر حیرت ظاہر کی لیکن ظاہر ہے اُسے یہ تو معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے چارجر میں نے ٹوائلٹ میں جا کر طیارے کے نیچے سمندر میں پھینک دیا۔

کافرستان پہنچنے کے بعد میں نے رہائشگاہ جا کر اپنا میک اپ صاف کیا اور سیدھی وزیراعظم صاحب کے پاس آئی۔ پھر انہوں نے ڈاکٹر بھاکر سے رابطہ کیا۔ ڈاکٹر بھاکر اترکاش کی لیبارٹری کے انچارج ہیں۔ ڈاکٹر بھاکر کو احکامات دئیے کہ فوری طور پر آرجاسی سسٹم پر کام شروع کر دیا جائے اور جلد از جلد اسے تکمیل تک پہنچایا جائے پھر وزیراعظم صاحب کے ہیلی کاپٹر پر میں نے اترکاش لیبارٹری میں پہنچ کر دونوں فلمیں ڈاکٹر بھاکر کے حوالے کیں اور رسید لے کر واپس آ گئی"۔ ریکھا نے پوری تفصیل سے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ مس ریکھا۔ آپ نے واقعی کمال کر دیا"۔ شاگل نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ واقعی مس ریکھا کافرستان سیکرٹ سروس کے لئے ایک قیمتی اثاثہ بن گئی ہیں۔ حکومت کافرستان کو ان بجا طور پر فخر ہے میری ڈاکٹر بھاکر سے اس معاملے میں تفصیلی بات ہوئی ہے انہوں نے اس فارمولے اور کمپیوٹر ماڈل کا سائنسی تجزیہ کرنے کے بعد بتایا ہے۔ کہ یہ سسٹم کافرستان کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو گا۔ اور وہ اپنی پوری ٹیم کی مکمل صلاحیتیں بروئے کار لا کر اسے ایک ماہ کے اندر مکمل کر لیں گے۔ انہیں جو سامان اس سلسلے میں مطلوب تھا۔ اس کی باقاعدہ اجازت حکومت کی طرف سے دے دی گئی ہے۔ اور اس سامان کی سپلائی بھی ہنگامی بنیادوں پر چکی ہے۔ اس لئے ڈاکٹر بھاکر نے آرجاسی سسٹم پر کام شروع کر دیا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اس ایک ماہ کے دوران ہم نے لیبارٹری کی اس طرح حفاظت کرنی ہے کہ کوئی دشمن وہاں تک پہنچ

ہی نہ سکے۔ آپ دونوں کو یہاں بلانے کا اصل مقصد بھی یہی ہے کہ اس سلسلے میں مکمل منصوبہ بندی کر لی جائے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"جناب پہلی بات تو یہ ہے کہ اتر کاش لیبارٹری کے بارے میں کسی کو علم ہی نہیں ہے۔ کیونکہ جب مجھے ہی معلوم نہیں ہے تو کسی کو کیسے پتہ لگ سکے گا۔ دوسری بات یہ کہ پاکیشیا والے بھی حرکت میں آ سکتے ہیں لیکن انہیں تو معلوم ہی نہ ہوگا کہ لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے۔ وہ جب کارلوسا جائیں گے اور وہاں جا کر اسے تلاش کریں گے تب ہی انہیں معلوم ہوگا۔ تب تک یہ سسٹم مکمل ہو جائے گا"۔ شاگل نے کہا۔

"میری رائے کے مطابق جناب دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہئے۔ ہمیں ہر لمحہ ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم غفلت میں رہیں اور وہ اپنا وار کر جائیں"۔ ریکھا نے کہا اور شاگل نے ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"واقعی مس ریکھا درست کہہ رہی ہیں"۔ وزیراعظم نے اس طرح ریکھا کی تائید کر دی جیسے وہ ریکھا کی ہر بات کی تائید کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوں۔ اور شاگل کے ہونٹ پہلے سے زیادہ سختی سے بھنچ گئے۔ وہ اب تک واقعی بڑے خلوص سے ریکھا کی ذہانت کی داد دیتا رہا ہے لیکن جس طرح ریکھا نے اس کی بات کاٹ کر اس کے خیال کی تردید کر دی تھی اس سے شاگل جیسے آدمی کے ذہن میں ریکھا کے خلاف ایک گرہ سی پڑ گئی تھی۔ اور وزیراعظم کی تائید نے اس میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔

"مسٹر شاگل اب آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ سیکرٹ سروس کے چیف ہیں"۔ وزیراعظم نے شاگل کو ہونٹ بھینچے بیٹھے دیکھ کر کہا۔

"جناب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ مس ریکھا جو پلاننگ بنائیں مجھے منظور ہے"۔ شاگل نے اسی طرح ہونٹ بھینچتے ہوئے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مس ریکھا۔ آپ پلاننگ واقعی ذہانت سے پُر ہوگی"۔ وزیراعظم نے کہا اور شاگل کے چہرے کے عضلات غصے سے بے اختیار پھڑکنے لگے۔ اب اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وزیراعظم کی نظروں میں بس سب کچھ ریکھا ہی ہے۔ وہ تو احمق ہے۔

"جناب میرے خیال میں ہمیں دو دائرے بنانے چاہئیں ایک دائرہ اتر کاش کی لیبارٹری کے گرد اور دوسرا دائرہ سرحدوں پر ادھر پاکیشیا میں اپنے ایجنٹوں کو بھی فوری حرکت میں لانا چاہئے۔ تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نقل و حرکت سے ہمیں بروقت آگاہ کر سکیں۔ پھر اگر یہ لوگ یہاں آتے ہیں تو سرحدوں پر ہی آسانی سے ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"۔ ریکھا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ پلاننگ۔ واقعی فول پروف پلاننگ ہے۔ کیوں مسٹر شاگل"۔ وزیراعظم صاحب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ موجودہ حالات کے مطابق بہترین پلاننگ ہے"۔ شاگل نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شکریہ چیف"۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ یا تو وہ جان بوجھ کر انجان بن رہی تھی یا پھر وہ دانستہ شاگل کو زچ کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ ورنہ شاگل کا چہرہ دیکھ کر اس کا لہجہ سن کر ایک لمحے میں آدمی اس نتیجے پر پہنچ سکتا تھا کہ شاگل کے دل میں ریکھا کے بارے میں خلوص نہیں رہا جو پہلے موجود تھا۔

"اب اس بات کا کیسے پتہ چلے گا پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کر رہی ہے"۔ وزیراعظم نے کہا۔ وزیراعظم شاید فطرتاً ایسے معاملات میں بیحد دلچسپی رکھتے تھے۔ اس لئے وہ اپنا سارا کام چھوڑ کر اس طرح بیٹھے اس پلاننگ میں مصروف تھے جیسے وزیراعظم کی بجائے سیکرٹ سروس کے سپر چیف ہوں۔

"جناب میرے آدمی مسلسل پاکیشیا میں ورک کرتے رہتے ہیں۔ اور پچھلی میٹنگ کے بعد تو میں نے انہیں مزید چوکنا کر دیا تھا۔ اگر اجازت دیں تو میں ہیڈ کوارٹر فون کر کے معلوم کر لوں شاید ان میں سے کسی نے کوئی رپورٹ دی ہو"۔ شاگل نے کہا۔

"اوہ ہاں ضرور"۔ وزیراعظم نے چونک کر کہا اور پھر اس نے خود ہی رسیور اٹھا کر اپنے پی۔ اے کو سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ملانے کے لئے کہا۔ چند لمحوں کے بعد جب پی۔ اے کی کال آئی کہ رابطہ ہو گیا ہے تو انہوں نے رسیور شاگل کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ رام دیال سپیکنگ"۔ دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔

"رام دیال۔ میں شاگل بول رہا ہوں۔ پاکیشیا ڈسک کی طرف سے کوئی رپورٹ"۔ شاگل نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ابھی چند لمحے پہلے ہی رپورٹ آئی ہے"۔ رام دیال نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور شاگل چونک پڑا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ پڑھ کر سناؤ"۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ پاکیشیا سے ون ون نے رپورٹ دی ہے۔ کہ علی عمران اپنے تین ساتھیوں سمیت اچانک پاکیشیا کے پہاڑی علاقے جام نگر کی طرف روانہ ہوا ہے۔ ان کے پاس ایسا سامان دیکھا گیا ہے جیسے وہ کوہ پیمائی کے لئے جا رہے ہوں۔ اس کے ساتھیوں میں اس کے دو ملازم حبشی ہیں اور ایک اور ساتھی ہے جسے ٹائیگر کہا جاتا

ہے"۔رام دیال نے رپورٹ کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ون ون کو کہو کہ وہ فوراً ان کے بارے میں مزید تفصیلات اکٹھی کر کے رپورٹ کرے"۔شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔دوسری طرف رام دیال نے کہا۔اور شاگل نے ریسیور رکھ دیا۔

"جناب میرے خیال میں وہ فارغ ہوگا اور اس لئے اپنے ملازموں کے ساتھ کوہ پیمائی کے لئے گیا ہوگا وہ فراغت کے دنوں میں ایسے شغل کرتا رہتا ہے"۔شاگل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ جنہیں آپ عمران کے ملازم کہہ رہے ہیں چیف۔ کیا ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"۔ریکھا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ اس کے ذاتی ماتحت ہیں۔ایک تو ان میں اس کا پرانا ملازم جوزف ہے جو افریقین حبشی ہے۔اور طویل عرصے سے اس کے پاس ہے۔جب کہ دوسرا ایکریمین حبشی ہے۔اس کا نام جوانا ہے۔اور جہاں تک ٹائیگر کے بارے میں میرے پاس رپورٹیں موجود ہیں وہ عمران کا ذاتی شاگرد ہے۔اور انڈر گراؤنڈ ورلڈ میں ایک بدمعاش کی طرح کام کرتا ہے۔تاکہ عمران کے لئے مخبری کر سکے"۔شاگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اس لئے میں حیران تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ہمارے پاس جو فائل موجود ہے۔اس میں کسی حبشی اور ٹائیگر نام کا کسی آدمی کا ذکر نہیں ہے"۔ریکھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عمران نہ ہی کارلو بنا گیا ہے اور نہ ہی اسے ہماری پیش رفت کا کوئی علم ہے"۔وزیر اعظم نے انتہائی اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"جناب میرا خیال دوسرا ہے۔اگر یہاں پاکیشیا اور کافرستان کا تفصیلی نقشہ موجود ہو تو میں اپنی بات زیادہ وضاحت سے سمجھا سکتی ہوں"۔ریکھا نے کہا۔

"میں منگواتا ہوں"۔وزیر اعظم نے کہا۔اور پھر انہوں نے انٹر کام کا ریسیور اٹھا کر نقشہ لے آنے کا حکم دیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے ایک رول شدہ نقشہ بڑے ادب سے لا کر میز پر رکھ دیا۔اور وزیر اعظم کے اشارے پر وہ واپس چلا گیا۔ریکھا نے اٹھ کر نقشہ کھولا اور پھر ایک طرف موجود سرخ پینسل اٹھالی۔وزیر اعظم صاحب بھی آگے کی طرف ہو کر نقشے پر جھک گئے جب کہ شاگل بھی اٹھ کر میز کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"یہ دیکھئے جناب۔ یہ اتر کاش کی پہاڑیاں ہیں۔ جن کا سلسلہ ایک طرف تو شوگران کے پہاڑی سلسلے سے جاملتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف سے یہ سلسلہ طویل فاصلہ طے کرنے کے بعد پاکیشیا کے پہاڑی علاقے سے جاملتا ہے۔ یہ دیکھئے یہاں ہے جام نگر۔ اور جام نگر سے یہ سلسلہ آگے بڑھ کر اتر کاش سے آملتا ہے۔ یہاں دونوں طرف انتہائی طاقتور راڈار بھی نصب ہیں۔ اور فضائی چوکیاں بھی موجود ہیں"۔ ریکھا نے سرخ پنسل سے باقاعدہ نشان لگاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"جناب اگر اس طرف سے کوئی طیارہ یا ہیلی کاپٹر کافرستان کی سرحد میں داخل ہوتا ہے تو راڈار اُسے فوراً چیک کر لے گا۔ اور فضائی چوکی سے اُسے آسانی سے گرایا جاسکتا ہے یا اس کے مقابلے میں ہماری ائیر فورس بھی حرکت میں لائی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر کوہ پیما خچروں پر سوار ہو کر جام نگر سے اس پہاڑی کو عبور کرلیں تو وہ آسانی سے کافرستان میں داخل ہوسکتے ہیں اور چونکہ یہ پورا پہاڑی سلسلہ قطعاً بنجر اور ویران ہے اور اس پورے علاقے میں ایک ہی بڑی آبادی ہے اور وہ ہے اتر کاش کا پہاڑی شہر۔ تو یہ لوگ آسانی سے اتر کاش پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے خچر کہا ہے۔ ہوسکتا ہے یہ لوگ مخصوص پہاڑی راستوں پر چلنے والی جیپوں پر سفر کریں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس عمران کو نہ صرف اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ ہم نے کارلوسا کی لیبارٹری تباہ کر کے فارمولا کافرستان لے آئے ہیں بلکہ اُسے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ یہ فارمولا اتر کاش لیبارٹری میں بھی پہنچ چکا ہے۔ اس لئے اس نے ان دشوار گزار اور پہاڑی راستے سے براہِ راست اتر کاش پہنچنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ کم سے کم وقت ضائع ہو۔ ورنہ آباد طرف سے اگر وہ کافرستان میں داخل ہوتا تو اُسے پورا کافرستان کراس کر کے اتر کاش پہنچنا پڑتا۔ اور یہ اس کیلئے ناممکن تھا"۔ ریکھا نے کہا۔ اور شاگل کی آنکھوں میں بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ ریکھا کا تجزیہ سو فیصد درست ہے۔

"اوہ واقعی ایسا تو ہوسکتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں ایسا نہیں ہے۔ اتنی جلدی ان لوگوں کو سب کچھ کیسے معلوم ہوسکتا ہے یہ تو چونکہ ہمیں خود معلوم ہے۔ اس لئے ہم نے یہ اندازہ لگا لیا ہے"۔ وزیراعظم نے پہلی بار ریکھا کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔

"جناب میرا خیال ہے مس ریکھا درست کہہ رہی ہیں۔ وہ واقعی شیطانی روح ہے۔ وہ ہزار آنکھیں رکھتا ہے۔ ضرور اس نے کسی نہ کسی ذریعے سے ساری صورت حال معلوم کر لی ہوگی"۔ اس بار شاگل نے ریکھا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم دونوں کی یہی رائے ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن اگر واقعی ایسی

بات ہے تو پھر تو یہ سب کچھ ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہوسکتا ہے۔ اس کا فوری طور پر مداوا کیا جانا چاہئے"۔ وزیراعظم نے خشک لہجے میں کہا۔

"جناب میں بڑے طویل عرصے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس عمران کو جانتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران نے ہمیں ڈاج دینے کے لئے دو گروپ بنائے ہوں گے۔ سیکرٹ سروس کو اس نے علیحدہ آباد جگہوں سے بھیجا ہوگا۔ اور خود وہ اپنے اور ملازموں سمیت جام نگر کی طرف سے آگے بڑھ رہا ہوگا۔ ہمیں دونوں طرف سے ان کا راستہ روکنا ہوگا"۔ شاگل نے کہا۔

"جناب میرے خیال میں ہمیں دو گروپوں میں تقسیم ہو جانا چاہیئے۔ ایک گروپ آباد علاقے کی طرف سے ان کا راستہ روکے اور دوسرا گروپ اتر کاش اور اس کے اردگرد علاقے میں ایک حفاظتی قائم کرے"۔ ریکھا نے کہا۔

"مس ریکھا درست کہہ رہی ہیں۔ میں سیکرٹ سروس کے ایک گروپ کو یہاں دارلحکومت میں الرٹ کر دیتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں وہ کس کس طرح اور کن کن جگہوں سے داخل ہو سکتے ہیں اور مس ریکھا دوسرے گروپ کو لے کر اتر کاش میں عمران کا راستہ روکنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے وہ علاقہ دیکھا بھی ہے"۔ شاگل نے فوراً ہی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔ وہ جان بوجھ کر عمران کو ریکھا کے کھاتے میں ڈالنا چاہتا تھا۔

"مس ریکھا ابھی عمران کے مقابلے میں نئی ہیں ایسا نہ ہو کہ عمران کوئی چال چل جائے۔ اس لئے تم دونوں ہی وہاں اتر کاش میں مورچہ بندی کرو۔ ہمیں اصل حفاظت تو اس لیبارٹری کی کرنی ہے۔ اگر آباد علاقوں سے کوئی ٹیم جاتی بھی ہے تب بھی وہ وہیں پہنچے گی۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک گروپ لیبارٹری کے اندر اور دوسرا لیبارٹری سے باہر کام کرے۔ یہاں کا کام تمہارا اسسٹنٹ بھی کر سکتے ہیں"۔ وزیراعظم نے فوراً کہا۔

"جناب۔ لیبارٹری کو میں نے اچھی طرح چیک کیا ہے۔ اس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ اول تو اسے کسی طرح ٹریس ہی نہیں کیا جاسکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوسکتا ہے کہ آپ ڈاکٹر بھاکر کو احکامات دے دیں کہ وہ ایک ماہ کی مکمل سپلائی سٹور کر کے لیبارٹری کو سیل کر دے۔ اس طرح آرجاسی سسٹم کی تکمیل تک نہ ہی کوئی لیبارٹری کے اندر جاسکے گا نہ باہر آسکے گا۔ اور لیبارٹری ہر طرح سے محفوظ ہو جائے گی۔ اور چیف شاگل اور میں اتر کاش بستی اور جام نگر سے آنے والے راستے میں مل کر ایسی پکٹنگ کر سکتے ہیں کہ یہ لوگ جس طرف سے بھی آئیں انہیں آسانی سے ہلاک کیا جاسکتا ہے"۔ ریکھا نے کہا۔

"کیوں مسٹر شاگل۔ آپ کا کیا خیال ہے"۔ وزیراعظم نے ریکھا کی تجویز سن کر شاگل کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا جب سے انہیں عمران کے حرکت میں آجانے کا علم ہوا تھا وہ اب فوری طور پر ریکھا کی حمایت کرنے کے بجائے شاگل کو بھی اہمیت دینے لگ گئے تھے۔ ظاہر ہے شاگل ریکھا کی نسبت کہیں زیادہ سینئر اور تجربہ کار تھا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ ہم آج ہی ایک خصوصی گروپ لے کر وہاں پہنچ جاتے ہیں اور وہاں پہنچ کر ہم خود ہی ساری منصوبہ بندی حالات کو دیکھ کر کریں گے۔ یہاں میں اپنے سپیشل اسسٹنٹ رام دیال کو الرٹ کر جاؤں گا۔ وہ بیحد ہوشیار اور تیز آدمی ہے۔ آپ ڈاکٹر بھاکر کو کہہ دیں کہ وہ ایک ماہ کے لئے لیبارٹری سیل کر دیں۔ ہم ان سے رابطہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر رکھیں گے"۔ شاگل نے اپنے آپ کو اہمیت ملتے ہی فوراً وزیراعظم کو اس طرح ہدایات دینی شروع کر دیں جیسے وزیراعظم اس کے ماتحت ہوں۔

"کاغذ پر وہ فریکونسی لکھ دو میں اسے بھجوا دوں گا"۔ وزیراعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور شاگل نے جلدی سے ایک کاغذ اٹھایا اور اس پر ایک سپیشل فریکونسی لکھ کر وزیراعظم کے سامنے رکھ دی۔

"او۔کے۔ اب میری آخری وارننگ بھی سن لو۔ یہ تو دونوں کے لئے ٹیسٹ کیس ہے۔ اگر پاکیشیا سروس کامیاب رہی تو تم دونوں کو اپنی باقی عمر جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں گزارنی پڑے گی۔ اور اگر تم کامیاب رہے تو تمہیں تمہاری توقع سے کہیں زیادہ انعام ملے گا"۔ وزیراعظم نے یک لخت سرد لہجے میں کہا۔ یقیناً انہیں بھی شاگل کا انہیں ہدایات دینا کھل گیا تھا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ کامیابی یقیناً کافرستان کی ہی ہوگی"۔ ریکھا نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔کے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ کسی بھی اہم واقعے کی مجھے رپورٹ ملنی چاہئے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"یس سر"۔ اس بار دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا اور پھر یکے بعد دیگرے چلتے ہوئے وہ وزیراعظم کے سپیشل چیمبر سے باہر نکل گئے۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

دیو ہیکل مسافر طیارہ اپنی پوری رفتار سے کافرستان کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اس طیارے میں دو سو مسافر سوار تھے۔ جن میں سوائے عمران کے سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم بھی موجود تھی۔ وہ سب سیاحوں کے میک اپ میں تھے۔ اور کاغذات کی رو سے ان کی قومیتیں مختلف تھیں۔ جولیا کے پاس سوئس پاسپورٹ تھا۔ جب کے باقی تمام ممبران ان کا تعلق گریٹ لینڈ سے تھا۔ کاغذات کی رو سے یہ گروپ پوری دنیا کی سیاحت کے لئے نکلا ہوا تھا۔ اور وہ آران سے پاکیشیا اور اب پاکیشیا سے کافرستان جا رہے تھے۔ وہ سب بھی دوسرے مسافروں کی طرح رسالے اور اخبارات کے مطالعے میں مصروف تھے۔ تنویر جولیا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اور شاید اس پورے گروپ میں واحد تنویر تھا جس کے ہاتھ میں رسالہ تو موجود تھا لیکن وہ رسالے کی بجائے جولیا کو دیکھنے میں زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔ جب کہ جولیا ایک رسالے میں اس طرح غرق تھی کہ اُسے تنویر کی کیفیت کا احساس تک نہ تھا۔

"مس جولیا"۔ آخر تنویر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔ کاغذات میں جولیا کا اصل نام ہی درج تھا۔

"اوہ یس مسٹر آرتھر"۔ جولیا نے چونک کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ تنویر کا اس میک اپ میں نام آرتھر تھا۔

"مس جولیا۔ سنا ہے کہ کافرستان بہت خوبصورت ملک ہے وہاں بیحد خوبصورت سپاٹس ہیں"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آرتھر دراصل خوبصورتی انسان کے اندر موجود ہوتی ہے وہ جو کچھ باہر دیکھتا ہے وہ دراصل اس کی اندرونی آنکھ کا صرف عکس ہوتا ہے"۔ جولیا نے بڑے فلسفیانہ لہجہ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ تو فلاسفر بن گئیں مس جولیا۔ ویسے مجھے آج تک اس فلسفے کی سمجھ نہیں آسکی۔ اب دیکھیئے آپ خوبصورت ہیں تو مجھے خوبصورت نظر آتی ہیں۔ ادھر دیکھیئے یہ موٹی سی اور بھدی سی عورت کو میں کیسے خوبصورت کہہ سکتا ہوں"۔ تنویر نے در پردہ جولیا کے حسن کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور جولیا بھی اس کا اصل مقصد سمجھ کر مسکرا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اندر خوبصورتی کو جانچنے کا ایک خاص پیمانہ موجود ہے۔ اس پیمانے کے لحاظ سے میں خوبصورت ہوں جب کہ یہ عورت چونکہ اس پیمانے پر فٹ نہیں آرہی۔ اس لئے یہ

خوبصورت نہیں ہے۔یہی بات ہے ناں"۔جولیا پر واقعی فلسفیانہ موڈ طاری تھا۔

"بالکل آپ کی بات درست ہے ۔ اور ظاہر ہے یہ پیانہ فطری ہے۔ میرا اپنا بنایا ہوا تو نہیں"۔تنویر بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"تم نے اسے فطری کیسے کہہ دیا۔آرتھر۔اگر یہ پیانہ فطری ہوتا تو پھر دنیا کے ہر خطے میں بسنے والے انسانوں کے نزدیک خوبصورتی اور بدصورتی ایک ہی معیار ہوتے آپ مجھے بتائیں کانگو کے دلدلی علاقے میں رہنے والے مرد انتہائی موٹی عورت کو زیادہ خوبصورت سمجھتے ہیں جب کہ سمارٹ عورت ان کے نزدیک خوبصورت نہیں ہوتی۔اگر یہ پیانہ فطری ہے تو پھر میری بجائے یہ موٹی عورت آپ کو زیادہ حسین نظر آرہی ہوتی"۔جولیا باقاعدہ بحث پر اتر آئی۔

"اس کی ایک وجہ ہے مس جولیا۔کانگو کے ان دلدلی جنگلات میں ہاتھی ایسا جانور ہے جس پر ان کی مکمل معیشت اور زندگی کی بقا کا انحصار ہے۔اس لئے ہاتھی ان کا آئیڈیل ہے۔اس لحاظ سے ہتھنی ہی ان کا آئیڈیل ہوسکتی ہے۔اور موٹی عورت چونکہ ہتھنی کی طرح ہوتی ہے۔اس لئے وہ اُسے خوبصورت گردانتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ پیانہ بھی فطری ہے"۔تنویر نے جواب دیا۔اور جولیا حیرت سے تنویر کو دیکھنے لگی۔وہ شاید یہ سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تنویر بھی اس قدر گہری فلسفیانہ بات کرلے گا۔وہ تو صرف اُسے جذباتی اور ذہنی طور پر کم گہرا آدمی سمجھتی تھی۔لیکن تنویر کا جواب بتا رہا تھا کہ مطالعے کے لحاظ سے وہ بھی کسی سے کم نہیں ہے۔

"اب تم نے خود میری بات کی تائید کردی کہ پیانہ فطری ہی نہیں ہوتا۔مخصوص جغرافیائی حالات اور رنگ ونسل کی وجہ سے ہر قوم کا اپنا اپنا پیانہ ہوتا ہے"۔جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلیئے یوں ہی سمجھ لیجئے۔لیکن اس سے آپ کی بات کی بہرحال تائید نہیں ہوتی کہ خوبصورتی اور بدصورتی انسان کے اندر ہوتی ہے باہر اس کا صرف عکس ہوتا ہے"۔تنویر نے جواب دیا۔اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے خود پیانے کی بات کو قبول کرکے میری بات کی تائید کردی اور اب خود اُسے غلط کہہ رہے ہو۔میں نے بھی تو یہی کہا تھا کہ خوبصورتی یا بدصورتی اندر ہوتی ہے۔مطلب ہے اس کے جانچنے والا پیانہ انسان کے اندر ہوتا ہے"۔جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار تنویر نے جھینپ کر دانت نکال دیئے۔

"آپ اسے دوسری طرف لے گئی ہیں۔بہرحال میرا مطلب یہ ہے کہ آپ اس وقت جہاز میں موجود تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت نظر آرہی ہیں"۔تنویر نے جھینپتے ہوئے انداز میں کہا۔

"پھر"۔جولیا نے اس بار قدرے سخت لہجے میں پوچھا۔

"پھر کیا۔ میں تو بس اپنا مشاہدہ بیان کر رہا تھا"۔تنویر نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تعریف کا شکریہ"۔ جولیا نے بڑے سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔ اور نظریں دوبارہ رسالے پر جما دیں۔تنویر ہونٹ بھینچ کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

"مسٹر آرتھر۔ مجھے پاکیشیائی زبان کا ایک مصرعہ بہت پسند آیا ہے"۔اچانک پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے چوہان نے آگے ہوکر تنویر سے کہا۔

"کون سا مصرعہ۔مسٹر جیری"۔تنویر نے چونک کر پیچھے مڑ کر پوچھتے ہوئے کہا۔

"عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی۔مسئلہ عمل کا ہے مسٹر آرتھر۔خالی زبانی تعریف سے کچھ نہیں بنتا"۔ چوہان نے سرگوشی کے سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔مم۔مگر میرا مطلب یہ تو نہ تھا"۔تنویر نے چوہان کی اس قدر خوبصورت چوٹ پر بڑی طرح جھینپتے ہوئے کہا۔

"بہرحال میں نے بنیادی اصول بتا دیا ہے۔ آگے تمہاری مرضی"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور پھر پیچھے ہٹ کر سیٹ سے پشت لگا دی۔

"اسے غصے مت دلایا کرو۔ یہ بے قابو ہو گیا تو اسے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا"۔چوہان کے ساتھ بیٹھے ہوئے خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب تک یہ مس جولیا کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اسے غصہ آ ہی نہیں سکتا"۔ چوہان مسلسل تنویر کو چھیڑنے پر تلا ہوا تھا۔

"مسٹر آرتھر مہذب انداز میں باتیں کرنا جانتے ہیں۔آپ پلیز خاموش رہیں"۔ جولیا نے کہا اور تنویر جو تھوڑا سا چہرہ موڑے جولیا کی بات سُن رہا تھا اس کا فقرہ سن کر کھل اٹھا۔

"مس جولیا ہم گرجا گھر میں تو نہیں بیٹھے۔ جہاز میں ہی بیٹھے ہیں"۔خاور نے چوہان کی جگہ منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔اور جولیا حیرت بھرے انداز میں خاور کو دیکھنے لگی جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ خاور اس سے اس لہجے میں بات کر سکتا ہے۔

"مسٹر مارک۔ میں مس جولیا کی شان میں گستاخانہ الفاظ برداشت نہیں کر سکتا سمجھے۔آئندہ محتاط رہا کریں"۔تنویر نے مڑ کر انتہائی خشمگیں لہجے میں خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

لیکن اُسی لمحے ایک ایئر ہوسٹس تیزی سے ان کے قریب پہنچی۔

"پلیز آہستہ بات کریں۔ دوسرے مسافر ڈسٹرب ہوتے ہیں"۔ ایئر ہوسٹس نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے ایئر ہوسٹس کو جواب دیا۔ اور ایئر ہوسٹس شکریہ کہہ کر واپس چلی گئی اور وہ سب خاموش ہو کر دوبارہ اپنے سامنے رکھے رسالوں میں گم ہو گئے۔

تھوڑی دیر بعد جہاز کے لینڈ ہونے کا اعلان ہونے لگا۔ اور سب لوگ چونک کر بیلٹس وغیرہ باندھنے میں مصروف ہو گئے۔ جہاز کافرستانی دارلحکومت کے بین الاقوامی ائیر پورٹ پر لینڈ کرنے والا تھا۔ جہاز کے لینڈ کر جانے کے بعد اس میں موجود مسافر اٹھ کر نیچے آئے اور پھر ایک خوبصورت سی ویگن انہیں لے کر بین الاقوامی لاؤنج میں چھوڑ گئی۔ یہاں سے وہ مسافر جن کی منزل کافرستان تھی وہ کسٹم اور امیگریشن لاؤنجز کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ باقی مسافر وہیں ادھر ادھر گھومنے پھرنے میں مصروف ہو گئے۔

باہر جانے والے مسافروں میں سیکرٹ سروس بھی شامل تھی۔ وہ سب اپنے اپنے بیگ اٹھائے امیگریشن ہال میں پہنچے اور پھر مختلف کاؤنٹر پر چیکنگ کے بعد جب انہیں او۔ کے کر دیا گیا تو وہ سب تیزی سے پبلک گیلری کی طرف بڑھ گئے۔

پبلک گیلری بھی ایک بڑے ہال پر مشتمل تھا جہاں مسافروں کا استقبال کرنے والے ان کے عزیز و اقارب یا دوست ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ لیکن ظاہر ہے ان کے استقبال کے لئے کوئی موجود نہ تھا۔ اس لئے وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ ایک لمبا تڑنگا خوبصورت اور خوش شکل نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"پلیز ایک منٹ۔ آپ سیاح ہیں اور میرا تعلق سپر ٹریولز سے ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو سپر ٹریولز انتہائی مناسب معاوضے کے عوض آپ کی خدمت کرنے کے لئے ہے"۔ اس نوجوان نے جولیا کو مخاطب کر کے انتہائی خوش اخلاق لہجے میں کہا۔ اور وہ سب چونک کر اس نوجوان کو دیکھنے لگے۔ جس کے چہرے پر کاروباری کی بجائے بڑی پُرخلوص سی مسکراہٹ تھی۔

"سپر ٹریولز کا نام تو بیحد معروف ہے۔ آپ کا نام"۔ جولیا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام فیصل ہے۔ یہ دیکھیے میرا شناختی کارڈ۔ تاکہ آپ کی پوری طرح تسلی ہو سکے کہ میں واقعی سپر ٹریولز کا نمائندہ ہوں۔ آپ یقین کیجیے پورے کافرستان میں سپر ٹریولز سے زیادہ مستعد اور سیاحوں کی پُرخلوص خدمت کرنے والا دوسرا کوئی ادارہ نہیں ہے"۔ نوجوان نے جیب سے ایک شناختی کارڈ نکال کر جولیا کی طرف مودبانہ انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔ کارڈ واقعی سپر ٹریولز کا تھا۔ اور اس پر اس نوجوان کا فوٹو اس کا نام

اور تصدیق سب کچھ موجود تھا۔

"ٹھیک ہے۔ دیکھیئے ہم ہوٹلوں میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ کیا آپ ہمارے لئے کسی پُر سکون پرائیوٹ رہائشگاہ کا بندوبست کر سکتے ہیں"۔ جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ کارڈ اس نے واپس کر دیا۔

"جی بالکل آیئے تشریف لایئے۔ باہر سُپر ٹریولز کی گاڑی موجود ہے"۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر گیٹ کی طرف مڑ کر بڑھنے لگا۔

"ہوٹل میں رہنے سے اچھا ہے کہ ہم کسی پرائیوٹ جگہ پر رہ لیں"۔ جولیا نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ باہر واقعی بالکل نئی سٹیشن ویگن موجود تھا جس پر سُپر ٹریولز کا نام لکھا ہوا تھا۔

"آپ کی خدمات کی فیس کیا ہوتی ہے مسٹر فیصل"۔ جولیا نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے فیصل سے مخاطب ہو کر کہا۔ باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"یہ تو خدمات پر منحصر ہے مس ۔۔۔۔۔۔"۔ فیصل نر مسکراتے ہوئے کہا اور ویگن آگے بڑھا دی۔

"جولیا۔ میرا نام جولیا ہے۔ میرا تعلق سوئیز لینڈ سے ہے۔ جب کہ ہمارا گروپ کے باقی ساتھی گریٹ لینڈ سے تعلق رکھتے ہیں"۔ جولیا نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ سُپر ٹریولز کا مقصد خدمت ہے۔ اور آج تک سُپر ٹریولز سے کسی سیاح کو کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی"۔ فیصل نے اس بار کاروباری لہجے میں جواب دیا اور جولیا نے سر ہلا دی۔

۔۔۔ ویگن مختلف سڑکوں پر سے گزرتی ہوئی ایک پُرسکون رہائشی کالونی میں داخل ہوئی۔ اور پھر ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رُک گئی۔ کوٹھی کے گیٹ پر سُپر ٹریولز کا ایک چھوٹا سا بورڈ موجود تھا۔ فیصل ویگن سے نیچے اترا اور اس نے پھاٹک پر پڑا ہوا تالا کھولا اور پھر پھاٹک کو دھکیل کر پوری طرح کھول کر وہ واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ویگن کوٹھی کے پورچ میں جا کر رک گئی۔ کوٹھی واقعی خاصی بڑی اور جدید انداز کی بنی ہوئی تھی۔

"تشریف لایئے میں آپ کو یہاں موجود سہولیات کے بارے میں بتا دوں"۔ فیصل نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔ فیصل نے جب انہیں پوری کوٹھی دکھائی تو وہ واقعی خاصے حیران سے نظر آ رہے تھے۔ کیونکہ کوٹھی ہر لحاظ سے فرنیشڈ نظر آ رہی تھی۔ اس میں فون بھی تھا اور دو نئی کاریں بھی۔ کچن میں موجود ڈیپ فریزر اور دو بڑے ریفریجٹر انواع واقسام کی چیزوں سے بھرے ہوئے تھے۔

"کمال ہے اس قدر مکمل انتظام"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"مس جولیا۔ سپر ٹریولز سیاحوں کی خدمت کرنے میں پورے کافرستان میں مشہور ہے"۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور واقعی آپ کے انتظامات بہترین ہیں۔ ویسے اب بہتر یہی ہے کہ ہمارے درمیان معاوضہ وغیرہ طے ہو جائے"۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مس۔ آیئے ادھر لاؤنگ روم میں بیٹھتے ہیں" فیصل نے کہا اور پھر وہ ان سب کو لئے لاؤنگ روم میں آ گیا۔

"مس اب آپ تفصیل سے فرمایئے کہ آپ یہاں کافرستان میں کتنا عرصہ قیام فرمانا چاہتی ہیں۔ کہاں کہاں کی سیاحت کرنا چاہتی ہیں۔ کس قسم کی آسائشیں آپ کو چاہئیں"۔ فیصل نے جیب سے ایک چھپا ہوا فارم نکال کر سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"ہمیں شہروں کی نسبت پہاڑی علاقوں سے زیادہ دلچسپی ہے۔ اس لئے اگر پہاڑی سلسلوں میں آپ ہمارے لئے پُر آسائش انتظام کر سکیں تو ہمارے لئے زیادہ بہتر ہوگا"۔ جولیا نے کہا۔ اس کے باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"جی آپ بے فکر رہیں۔ سپر ٹریولز پہاڑوں پر بھی آپ کی بھرپور خدمت کا فخر حاصل کرے گی۔ دیکھئے کافرستان میں پہاڑی علاقے بھی ہیں۔ صحرا بھی ہیں۔ انتہائی بارونق شہر بھی ہیں۔ کیا آپ صرف پہاڑی علاقوں کی سیاحت چاہتی ہیں۔ اور اس سلسلے میں یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ پہاڑی علاقوں میں بھی آپ کس قسم کے پہاڑی علاقوں کی سیاحت پسند فرمائیں گی تاکہ اسی لحاظ سے سپر ٹریولز تمام انتظامات مکمل کر سکے"۔ فیصل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس قسم کے پہاڑی علاقوں سے آپ کا کیا مطلب ہے مسٹر فیصل۔ ذرا وضاحت کیجئے"۔ اس بار جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"سر۔ پہاڑی علاقے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ آباد اور تفریحی پہاڑی علاقے۔ ویران اور خشک پہاڑی علاقے۔ جہاں زندگی اپنی اصل شکل میں موجود ہوتی ہے"۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے صفدر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ آپ کے فقرے نے ہماری چاہت دوبالا کر دی ہے۔ کہ ان ویران علاقوں میں زندگی اپنی اصل شکل میں نظر آتی ہے۔ کیوں مس جولیا۔ آباد اور تفریحی پہاڑی علاقے تو ہم نے بیشمار دیکھے ہیں

۔اس بارکیوں نہ زندگی کو اس کی اصل شکل میں قریب سے دیکھا جائے۔ یہ ایک نیا اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے لئے انتہائی خوشگوار تجربہ ہوگا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں بات ٹھیک ہے۔ مگر باقی ساتھیوں کی رائے لینی بھی ضروری ہے"۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں مسٹر جیک کی تجویز زیادہ اچھی ہے۔ اس بار واقعی ہمیں ایسے ہی علاقے دیکھنے چاہیں لیکن وہاں سہولیات تو موجود نہ ہوگی"۔ تنویر نے کہا۔

"سر۔ سہولیات کی آپ فکر نہ کریں۔ سہولیات مہیا کرنا سپر ٹریولز کا کام ہے۔ آپ صرف چائس بتائیں"۔ فیصل نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے مسٹر فیصل۔ آپ ہمیں کافرستان کے انتہائی ویران اور خشک پہاڑی علاقے دکھائیں۔ ایسے علاقے جہاں واقعی زندگی کو اس کی اصل صورت میں اور انتہائی قریب سے دیکھا جا سکے"۔ جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"جناب بہتر ہے کہ آپ نقشہ دیکھ لیں تاکہ آپ خود چائس کر سکیں"۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے اپنی جیب سے ایک نقشہ نکالا جو سپر ٹریولز کی طرف سے ہی چھپا ہوا تھا۔ اس نے نقشہ درمیانی میز پر پھیلا دیا۔

"یہ دیکھیے۔ جہاں جہاں سرخ چوکور نشانات موجود ہیں۔ یہ سب سپر ٹریولز کے ریسٹ ہاؤسز ہیں۔ ویران اور خشک پہاڑی سلسلہ ادھر کافرستان کے شمالی سرحد پر ہے۔ اسے اتر کاش پہاڑیوں کا سلسلہ کہا جاتا ہے۔ ذیلیے اگر واقعی زندگی کو انتہائی قریب سے دیکھنے کا خواہشمند ہیں تو میں آپ کو ان علاقوں کی سیاحت کا مشورہ دوں گا"۔ فیصل نے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھیوں کا آنکھوں میں بیک وقت چمک سی لہرا گئی۔ کیونکہ ان کی اپنی منزل بھی واقعی اتر کاش کی پہاڑیاں ہی تھیں اور اس لئے وہ گفتگو کے دوران آہستہ آہستہ فیصل کو اسی طرف لانا چاہتے تھے۔ تاکہ اُسے اصل بات کا شک نہ پڑ سکے۔ اب جب کہ فیصل نے خود ہی اتر کاش پہاڑیوں کا نام لے لیا تھا۔ تو ظاہر ہے انہیں کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔

"اب اس بات کا مشورہ تو آپ دے سکتے ہیں مسٹر فیصل کہ کیا واقعی یہ علاقہ ہمارے لئے دلچسپ رہے گا یا نہ ظاہر ہے ہم تو پہلی بار کافرستان آئے ہیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یقیناً اس علاقے سے بیحد لطف اندوز ہوں گے اور میں خود آپ کے ساتھ چلوں گا اگر آپ اجازت دیں تو"۔ فیصل نے کہا۔

"اور ویری گڈ۔ اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ اچھا رہے گا۔ آپ میں واقعی بہترین ٹریول ایجنٹ کی صلاحیتیں موجود ہیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مس۔ تو پھر یہ طے ہو گیا کہ آپ اتر کاش پہاڑی سلسلے کی سیاحت کرنا چاہتی ہیں"۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل طے ہو گیا۔ اب آپ بتائیے کہ آپ اس سیاحت کے لئے کیا انتظامات کر سکتے ہیں اور اس کے لئے آپ ایجنسی کیا معاوضہ لے گی"۔ جولیا نے کہا۔

"مس صاحبہ۔ انتظامات آپ کی مرضی کے مطابق ہوں گے۔ انتہائی طاقتور انجن والی تین جیپیں جن میں ایک پر کھانے پینے کا وافر اور مکمل سامان اس کے ساتھ ساتھ کیمپنگ کا مکمل سامان اور پہاڑی شکار کے لئے جدید ترین لائسنس یافتہ اسلحہ۔ دوربینیں۔ فوٹوگرافی کے لئے جدید کیمرے اور اسی قسم کا دوسرا سامان میرے ساتھ چار اور آدمی ہوں گے۔ جو آپ کی حفاظت بھی کریں گے آپ کو گائیڈ بھی کریں گے اور کیمپنگ اور کھانے وغیرہ پکانے کا کام بھی کریں گے۔ یہاں سے ہم خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے کاراشی پہنچیں گے جو اس پہاڑی سلسلے کے دامن میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں جیپیں اور دوسرا سامان پہلے ہی سے پہنچ چکا ہو گا۔ ہیلی کاپٹر واپس آ جائیں گا اور پھر ہم جیپوں کے ذریعے آگے بڑھ جائیں گے۔ میں نے وہ پورا علاقہ خود اچھی طرح دیکھا ہوا ہے۔ اس لئے آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ اب رہ گیا معاوضہ تو اتر کاش میں آپ جتنے دن رہیں گی۔ فی دن پانچ ہزار روپے اور کاراشی تک پہنچنے کا خرچہ پچاس ہزار روپے۔ واپسی کا خرچہ صرف بیس ہزار۔ یہاں اس کوٹھی میں آپ جتنے روز قیام کریں تمام اخراجات دو ہزار روپے یومیہ ہوں گے"۔ فیصل نے خالص کاروباری لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آپ کی خدمات کے پیش نظر یہاں کا معاوضہ تو ٹھیک ہے لیکن کاراش تک جانے کا معاوضہ آپ نے زیادہ بتایا ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس۔ آپ سے کیا چھپانا۔ پہاڑی علاقوں میں حکومت کی طرف سے جو رینجرز تعینات ہیں انہیں آپ کی کلیرنس کا معاوضہ دس ہزار روپے دینے ہو گا ورنہ لوگ قدم قدم پر تنگ کریں گے۔ دس ہزار دینے کے بعد ہمیں ان کی طرف سے ایک پاس مل جائیں گا۔ جس کی موجودگی کا مطلب ہے کہ آپ کے بارے میں مکمل تحقیقات کر لی گئی ہیں۔ اور آپ واقعی سیاح ہے سمگلر نہیں ہیں"۔ فیصل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ تب ٹھیک ہے۔ او۔ کے۔ کتنی رقم پیشگی دینی ہو گی"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ بتائیں کہ وہاں پہاڑیوں پر آپ کتنے روز رہنا چاہتی ہیں"۔فیصل نے پوچھا۔

"اگر ہماری دلچسپی رہی تو شاید ایک ماہ رہیں اور اگر دلچسپی نہ رہی تو ایک ہفتہ بعد واپس آ جائیں گے۔ بہرحال کم سے کم ایک ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ"۔جولیا نے جواب دیا۔

"اور آپ یہاں سے کب تک روانگی کا پروگرام بنائیں گی"۔فیصل نے پوچھا۔

"ہماری طرف سے آپ آج ہی چل پڑیں شہروں میں رہنے سے تو ہمیں وحشت ہوتی ہے"۔جولیا نے جواب دیا۔

"انتظامات کے لئے کچھ وقت چاہیئے۔البتہ ہم کل صبح یہاں سے روانہ ہو سکتے ہیں۔اس لئے ایک روز یہاں کا لگا لیا جائے تو دو ہزار جانے کا، پچاس ہزار۔ واپسی کا خرچہ بیس ہزار۔اور ایک ہفتہ وہاں رہنے کا خرچ ہوا پینتیس ہزار روپے۔ یہ کل رقم ہوئی ایک لاکھ اور ساتھ ہزار روپے۔آپ پچپن ہزار ایڈوانس ادا کر دیں باقی رقم آپ وہاں جا کر ادا کر سکتی ہیں یا اگر آپ چاہیں تو کل رقم یہاں ایڈوانس ادا کر دیں جیسے آپ کی مرضی۔ جو رقم آپ ادا کریں گی اس کی باقاعدہ آپ کو رسید دی جائے گی"۔فیصل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے

جیب سے ایک رسید بک بھی نکال لی۔

"ہم کل رقم آپ کو وہاں پہنچ کر ہی دے سکتے ہیں مسٹر فیصل"۔صفدر جولیا سے پہلے بول پڑا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔ ہمیں بہرحال آپ پر اعتماد ہے"۔فیصل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور رسید بک جیب میں ڈال کر کھڑا ہو گیا۔

"اگر ضروری ہو تو کچھ ایڈوانس لے لیں"۔جولیا نے کہا۔

"جی نہیں۔ ایسا ضروری بھی نہیں۔ یہ سب کچھ آپ کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔البتہ آپ اپنے کاغذات مجھے دے دیں تاکہ میں وزارت داخلہ اور وزارت سیاحت سے ان پر کلیرنس لگوا لوں"۔فیصل نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ۔آپ واقعی کاروباری طور پر بیحد ہوشیار ہیں۔ ہمارے کاغذات ادائیگی تک اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتے ہیں"۔صفدر نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جناب۔ یہ کوٹھی اور اس میں موجود سامان۔ دو کاریں۔فون سب کچھ آپ کے پاس ہے۔آپ جس طرح چاہیں انہیں استعمال کریں۔کلیرنس تو بیحد ضروری ہے"۔فیصل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔آپ کاغذات لے لیں۔اب ہمیں بتائیں کہ روانگی کب ہوگی"۔جولیا نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی کل صبح آٹھ بجے آپ کو یہاں سے ویگن میں ائیر پورٹ جانا ہوگا وہاں خصوصی ہیلی کاپٹر موجود ہوگا۔ وہاں سے ہم روانہ ہو جائیں گے"۔ فیصل نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ تھینک یو۔ آپ کی ایجنسی واقعی شاندار کارکردگی کی حامل ہے"۔ جولیا نے کہا اور پھر سب نے اپنے اپنے کاغذات فیصل کے حوالے کر دیئے اور فیصل سب کا شکریہ ادا کرتا ہوا ویگن میں بیٹھ کر کوٹھی سے باہر نکل گیا۔

" کمال ہے۔ کافرستان جیسے ملک میں اس قدر شاندار ٹریولنگ ایجنسی کم از کم یہ بات میرے حلق سے تو نہیں اتر رہی"۔ فیصل کے جانے کے بعد تنویر بول پڑا۔

" ویسے ہے تو واقعی حیرت کی بات۔ لیکن یہ کوٹھی۔ یہاں موجود سامان۔ پھر مسٹر فیصل کا انداز۔ بہر حال کل تک پتہ لگ جائیں گا"۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" میرا تو خیال ہے ہمیں فون پر اس ایجنسی کی باقاعدہ تصدیق کر لینی چاہئے۔ آخر اتنی بڑی ایجنسی کا کوئی نہ کوئی ہیڈ کوارٹر تو ہوگا۔ اور وہ یقیناً یہیں دارالحکومت میں ہی ہوگا"۔ تنویر نے کہا۔

" تنویر کی رائے ٹھیک ہے۔ ہمیں واقعی تصدیق کر لینی چاہئے" اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے سائیڈ پر موجود ٹیلی فون کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس کا رسیور اٹھا لیا۔ ٹیلی فون میں ٹون موجود تھی۔ صفدر نے انکوائری کے نمبر ڈائل کئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔ دو تین بار گھنٹی بجنے کی آوازیں سنائی دینے کے بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپر ٹریولز کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر چاہیئے"۔ صفدر نے کہا۔ اور جواب میں انکوائری اپریٹر نے کھٹ سے نمبر بتا دیا۔ صفدر نے کریڈل دبا کر نمبر ڈائل کیا۔

"یس سپر ٹریولز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر نسوانی آواز سنائی دی۔

" آپ کے جنرل منیجر سے بات کرنی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کے بعد ایک ہلکی سی کلک کی آواز ابھری۔ اور پھر ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ جنرل منیجر سپیکنگ"۔ بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا۔

" آپ کی ایجنسی کے ایک صاحب مسٹر فیصل ہمیں ملے ہیں۔ ہم سیاح ہیں۔ انہوں نے رافتن

کالونی کی ایک کوٹھی میں ہمیں ٹھہرایا ہے۔ اور اتر کاش کی پہاڑیوں میں سیاحت کے لئے انہوں نے ہمارے ساتھ معاوضہ طے کیا ہے اور ہمارے کاغذات بھی وہ لے گئے ہیں۔ ہم نے سوچا کہ آپ سے تصدیق کر لی جائے"۔ صفدر نے گریٹ لینڈ کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فیصل ہمارے بااختیار ایجنٹ ہے جناب۔ اور آپ کے ساتھ ہونے والے معاہدے کی تفصیل انہوں نے ہیڈ کوارٹر کو بھجوادی ہے۔ اور اب وہ آپ کے کاغذات کی کلیرنس اور آپ کے پروگرام کی تکمیل کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ یقیناً سپر ٹریولز آپ کی معیار پر ہر طرح سے پوری اترے گا"۔ دوسری طرف سے جنرل منیجر نے بڑے خوش اخلاقانہ لہجے میں جواب دیا۔

"شکریہ"۔ صفدر نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اب نہ صرف صفدر بلکہ سب کے چہروں پر اطمینان کے آثار موجود تھے۔ کیونکہ جنرل منیجر کی آواز اتنی بلند تھی کہ اس کی باتوں کا مفہوم سب کے کانوں تک پہنچ گیا تھا۔

" کمال ہے۔ کافرستان اس قدر ترقی کر سکتا ہے۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ مجھے تو ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے ہمارے ساتھ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ فراڈ ہو رہا ہے"۔ تنویر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اس لئے تو میں نے فوری طور پر رقم دینے سے انکار کر دیا تھا اور اب مجھے شرمندگی سی محسوس ہو رہی ہے کہ مسٹر فیصل ہمارے متعلق کیا سمجھتے ہوں گے"۔ صفدر نے جواب دیا۔

لیکن پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی یک لخت ان کے ایک طرف رکھے سامان میں سے ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔

"اوہ اوہ۔ ٹرانسمیٹر کال۔ شکر ہے کہ یہ کال ایئر پورٹ پر یا فیصل کے سامنے نہیں آئی"۔ جولیا نے چونک کر کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے سامان کے طرف بڑھی۔ اس نے اپنے بیگ میں سے ایک جدید فشن کا لیڈیز میک اپ باکس نکالا۔ سیٹی کی آواز اس بیگ میں سے نکل رہی تھی۔ جولیا نے جلدی سے باکس کھولا۔ اور اس میں موجود ٹیوبوں کو تیزی سے ادل بدل کرنے لگی۔ اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز بند ہو گئی اور ہلکی سی سائیں سائیں کی آوازیں آنے لگیں۔ جولیا چند لمحے خاموش رہی پھر اس کی آنکھوں میں یک لخت چمک ابھر آئی۔

"ہیلو۔ جولیا اٹنڈنگ"۔ جولیا نے کہا۔ یہ مخصوص ٹرانسمیٹر تھا۔ اس میں بار بار اوور نہ کہنا پڑتا تھا۔

"ایکسٹو"۔ اس بار ایکسٹو کے مخصوص آواز سنائی دی۔ اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے چہرے بھی اس طرح چمک اٹھے جیسے انتہائی پریشان حالی میں کسی گہرے دوست کی آواز سنائی دی گئی ہے۔

"یس سر۔ ہم پہنچ گئے ہیں سر"۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ سپر ٹریولز کے انتظامات تمہیں پسند آئے ہوں گے"۔ ایکسٹو کی نرم آواز سنائی دی۔ اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھیوں کے چہرے یک لخت حیرت سے بگڑ سے گئے۔ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ اتنی جلدی ایکسٹو کو ان ساری باتوں کا کیسے علم ہو گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے ایکسٹو کوئی روح ہو جو مسلسل ان کے ساتھ ساتھ رہتی ہو۔

"یس سر۔ انتہائی فعال اور باوسائل ایجنسی ہے مگر سر۔۔۔۔۔"۔ جولیا نے شاید اپنے بے پناہ تجسس کی بنا پر ایکسٹو کی معلومات کے بارے میں پوچھنا چاہا تھا۔ لیکن پھر اس خوف کی وجہ سے وہ اپنا فقرہ مکمل نہ کر سکی تھی کہ کہیں ایکسٹو ناراض نہ ہو جائے۔

"سنو۔ مجھے اطلاعات ملی تھی کہ کافرستان سیکرٹ سروس کو کسی طرح اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستان آ رہی ہے۔ اس لئے انہوں نے تم لوگوں کو ٹریس کرنے کے لئے پورے دارلحکومت میں نگرانی کا انتہائی سخت جال بچھا رکھا ہے۔ تمہیں ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر رکھنے کے لئے مجھے فوری طور پر سپر ٹریولز کو سامنے لانا پڑا۔ ان کا ایجنٹ فیصل جو تم لوگوں کو ملا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ فیصل جان ہے۔ اب وہ اپنے ساتھ مخصوص افراد لے کر تمہارے ساتھ اتر کاش پہنچے گا۔ تم لوگوں کی بھی باقاعدہ چیکنگ کی گئی ہے۔ اور فیصل جان جب واپس گیا تو اس سے پوچھ گچھ ہوئی۔ لیکن انتظامات ہی ایسے کئے گئے تھے کہ انہیں ابھی تک شک نہیں پڑ سکا اور فی الحال مطمئن ہو گئے ہیں۔ چیف فارن ایجنٹ ناٹران پہلے ہی اتر کاش بستی میں موجود ہے۔ فیصل جان اب دو ساتھیوں سمیت تمہارے ساتھ جائے گا۔ میں نے یہ کال اس لئے کی ہے تم لوگوں نے ان سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ شاگل کا سپیشل اسسٹنٹ رام دیال جو انتہائی ذہین آدمی ہے۔ کوئی طاقتور ڈکٹا فون کوٹھی میں پہنچا دے۔ تاکہ وہ اپنی پوری تسلی کر سکے۔ اور ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی سسٹم ہیلی کاپٹر میں بھی رکھا جائے۔ اس لئے اتر کاش پہنچنے تک تم سب نے بالکل اس طرح ڈیل کرنا ہے جیسے تم لوگ واقعی سیاح ہو اور فیصل اور اس کے ساتھی ٹریولنگ ایجنسی کے ملازم۔ وہاں پہنچ کر جیپوں پر سوار ہونے کے بعد بے شک کھل کر باتیں کر سکتے ہو۔ لیکن بہرحال انداز یہی رہے گا۔ عمران اپنے شاگرد ٹائیگر اور جوزف، جوانا کے ساتھ ایک دوسرے راستے وہاں پہنچے گا۔ وہ جب تک تم لوگوں سے خود رابطہ قائم نہ کرے تم نے وہاں سیاحت ہی کرنی ہے۔ اس کے بعد عمران ہی تمہیں ڈیل کرے گا ٹیلی فون بھی ٹیپ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر طرح ہوشیار رہنا ہوگا۔ اس مشن میں معمولی سی کوتاہی بھی ناقابل برداشت ہو گی۔ دیٹس آل"۔ ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں تفصیلی ہدایات دیں اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ جولیا

نے جلدی سے ٹیوبوں کو دوبارہ ایڈجسٹ کیا تو سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی۔ جولیا نے باکس بند کر کے اُسے دوبارہ بیگ میں رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے ہمیں رات شہر کی سیر کر لینی چاہئے۔ اب یہاں بند ہو کر بیٹھنے کا تو کوئی فائدہ نہیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں کوٹھی میں کیسے چھوڑ جائیں۔ آخر سامان موجود ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی چور ہی آگھسے۔ اور ہم پردیس میں لٹ جائیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے کوڈ ورڈز میں بات کی تھی کہ ان کی عدم موجودگی میں سامان کی چیکنگ بھی کی جاسکتی ہے۔

"ارے مسٹر جیک۔ رقم تو ہماری جیبوں میں ہے اور کاغذات مسٹر فیصل لے گئے ہیں باقی سامان میں کیا رکھا ہے جو چور لے جائیں گے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ آج مصنوعی زندگی دیکھ لیں۔ کل سے تو ویران پہاڑی علاقے میں اصل زندگی دیکھنی ہی ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں کاریں تو موجود ہیں۔ لیکن چونکہ ہم پہلی بار یہاں آئے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہاں کے ٹریفک قوانین کا بھی علم نہیں اور پھر یہاں کی سڑکیں اور مقامات بھی نہیں جانتے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ٹیکسیاں ہی ہائر کی جائیں تو زیادہ بہتر ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"بالکل مس جولیا۔ اس طرح زیادہ آسانی رہے گی"۔ باقی ساتھیوں نے کہا۔ اور وہ تیزی سے کمرے سے نکل کر بیرونی پھاٹک کی طرف چل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر واقعی ایسا تجسس موجود تھا جیسے کوئی سیاح پہلی بار کسی نئے علاقے کو دیکھنے کے لئے چلتا ہے تو اس کے چہرے پر موجود ہوتا ہے۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا لمبا تڑنگا اور بھرے ہوئے جسم کا نوجوان چونک پڑا۔ یہ رام دیال تھا۔ شاگل کا اسپیشل اسسٹنٹ۔ وہ دور سے شاگل کا رشتہ دار بھی تھا۔ اور اس سے پہلے وہ ملٹری انٹیلی جنس میں ایک چھوٹا عہدیدار تھا۔ لیکن وہاں اس نے کئی ایسے کام کئے تھے کہ پوری انٹیلی جنس میں اس کا نام خاصہ معروف ہو گیا تھا۔ پھر ایک شادی کی تقریب میں شاگل اور رام دیال کا تعارف ہوا تو باتوں ہی باتوں میں رشتہ داری بھی سامنے آ گئی۔ رام دیال کے متعلق ایک بار ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کے منہ سے اس کی کارکردگی کی تعریف وہ سن چکا تھا۔ اور پھر شاگل نے باتوں کے دوران ہی یہ بھی چیک کر لیا تھا کہ رام دیال خاصا ذہین، ہوشیار اور چالاک آدمی ہے اس لئے اس نے فوراً ہی دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ رام دیال کا ملٹری انٹیلی جنس سے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں تبادلہ کرالے گا اور اُسے اپنا اسپیشل اسسٹنٹ بنائے گا۔ کیونکہ اس طرح وہ مطمئن رہے گا کہ دفتر میں کوئی اس کے خلاف کوئی سازش نہ کر سکے گا۔ چنانچہ اس طرح رام دیال جو ملٹری میں ایک چھوٹے رینک کا آدمی تھا کافرستان سیکرٹ سروس میں تبدیل ہو کر آیا۔ اور یہاں شاگل نے اُسے اپنا اسپیشل اسسٹنٹ تعینات کر دیا اس طرح رام دیال ایک لحاظ سے شاگل کے بعد سیکرٹ سروس کا سب سے بااختیار آدمی بن گیا تھا۔ اور اس ترقی کے لئے چونکہ رام دیال شاگل کا بیحد ممنون احسان تھا اس لئے وہ ہر وقت اس کوشش میں رہتا تھا کہ شاگل اس کی کارکردگی سے خوش رہے۔ اور اب تو شاگل نے اِتر کاش جاتے ہوئے اُسے مکمل طور پر نہ صرف تمام اختیارات بھی سونپ دیئے تھے بلکہ اُسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پورے تفصیلات بتا دیئے تھیں۔ اور ساتھ ہی اُسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو گرفتار کر لینے یا ہلاک کر دینے میں کامیاب ہو گیا تو وہ اُسے سیکرٹ سروس میں تھرڈ چیف کے عہدے میں ترقی دلا دے گا۔ اور یہ عہدہ واقعی اس قدر بڑا تھا کہ شاگل کے جانے کے بعد رام دیال نے پوری سیکرٹ سروس کو دارالحکومت میں اس طرح پھیلا دیا تھا کہ ہر نئے آنے والوں کی مکمل چیکنگ کی جانے لگی۔ رام دیال فطری طور پر انتہائی ذہین آدمی تھا۔ اس لئے اس نے ایسے انتظامات کئے تھے کہ دارالحکومت میں جہاز۔ ریلوے یا سڑک کے ذریعے داخل ہونے والے ہر شخص کی مکمل چھان بین کی جاتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے پاکیشیا کے ساتھ ملحق تمام زمینی راستوں پر موجود چوکیوں پر بھی سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو تعینات کر دیا تھا۔ وہ خود ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا کر ان کی رپورٹیں لیتا۔ اور انہیں مزید ہدایات دیتا رہتا تھا۔ شاگل کو گئے ہوئے آج تیسرا روز تھا۔ اور ان تین دنوں میں اس نے

اس قدر سختی سے ہر آنے والے کی جانچ پڑتال کرائی تھی کہ اُسے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے ان تین دنوں میں کافرستان میں داخل ہی نہیں ہوئے۔

"یس۔ رام دیال"۔ رام دیال نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھاتے ہی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مہندر سنگھ بول رہا ہوں جناب۔ سیاحوں کے ایک گروپ کے بارے میں رپورٹ دینی ہے"۔ دوسری طرف سے ایک مودبانہ سی آواز سنائی دی۔

"سیاحوں کے گروپ کی رپورٹ"۔ رام دیال نے چونک کو سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یہ گروپ ایک عورت اور سات مردوں پر مشتمل ہے۔ عورت سوئس ہے۔ جب کہ سارے مردوں کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے۔ یہ گروپ پاکیشیا سے آیا ہے"۔ مہندر سنگھ نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے ان کی مزید چیکنگ کی"۔ رام دیال نے پاکیشیا کا سن کر مزید چونک پڑا تھا۔

"یس سر۔ ان کے کاغذات چیک کئے گئے۔ سامان بھی ہر لحاظ سے او۔ کے تھا۔ ایئر پورٹ پر ان سے سپر ٹویولز کا نمائندہ ملا اور وہ انہیں رافتن کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں لے گیا۔ ہم نے فوری طور پر ڈسٹنس چیکر کی مدد سے اندر ان کی بات چیت سنی۔ وہ مسلسل عام سی باتیں کرتے رہے۔ البتہ ایک اہم بات ہوئی کہ انہوں نے اتر کاش کی پہاڑیوں میں جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور کل وہ وہاں روانہ ہوں گے۔ لیکن یہ فیصلہ ان کا نہ تھا بلکہ اس ایجنٹ نے بڑے ماہرانہ انداز میں انہیں اس بات پر قائل کیا تھا۔ شاید زیادہ سے زیادہ رقم کمانے کے لئے۔ پھر وہ ایجنٹ ان کا کاغذات وہاں سے کلیر کر دیئے گئے۔ اس ایجنٹ سے بھی ہم نے تفصیلی پوچھ گچھ کی ہے اور سپر ٹریولز کے ہیڈ آفس سے بھی معلومات حاصل کی ہیں سب او۔ کے ہے۔ اس لئے اب آپ کو رپورٹ دے رہا ہوں"۔ مہندر سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس سب او۔ کے کا سن کر رام دیال کے آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک غائب ہوگئی۔

"یہ لوگ ابھی کوٹھی میں ہیں"۔ رام دیال نے پوچھا۔

"نہیں جناب وہ ٹیکسیوں کے ذریعے مین مارکیٹ گئے ہیں۔ وہاں سے انہوں نے عام سی شاپنگ کی ہے۔ پھر یہ لوگ راجر بار گئے۔ انہوں نے وہسکی پی اور پھر یہ ہوٹل مون چلے گئے ہیں۔ ہوٹل مون میں آج بیلے ڈانس کا فنکشن ہے۔ انہوں نے وہاں سیٹیں ریزرو کرائی ہیں اور ابھی یہ وہیں موجود ہیں"۔ مہندر سنگھ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان کی عدم موجودگی میں ان کا سامان خود اچھی طرح چیک کرو اور

وہاں ڈی۔ زیرو ون کسی مناسب جگہ فٹ کر دو۔ تاکہ رات کو ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو باقاعدہ ٹیپ کی جا سکے۔ ہو سکتا ہے کوئی اہم بات سامنے آ جائے"۔ رام دیال نے کہا۔

"یس سر"۔ مہندر سنگھ نے کہا اور رام دیال نے ریسیور رکھ دیا۔

"ایک عورت سات مرد آئے بھی پاکیشیا سے ہیں اور جا بھی اترکاش کی پہاڑیوں میں ہیں۔ خاصا مشکوک مسئلہ ہے۔ مجھے خود چیک کرنا چاہیے"۔ رام دیال نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

چند لمحوں کے بعد وہ کار میں بیٹھا سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر سے نکلا اور ہوٹل مون کی طرف چل پڑا۔ اس کے ساتھ انسپکٹر موہن بھی تھا جو اس کا کلاس فیلو بھی تھا اور اس کا گہرا دوست بھی رام دیال نے سیکرٹ سروس میں آتے ہی اُسے مستقل طور پر اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ انسپکٹر موہن چونکہ کنوارہ تھا اور رام دیال نے بھی ابھی تک شادی نہ کی تھی۔ اس لئے وہ دونوں اب رہتے بھی اکٹھے تھے۔ اس لئے ان دونوں کے درمیان خاصی بے تکلفی بھی ہو گئی تھی۔ انسپکٹر موہن البتہ موٹے دماغ کا آدمی تھ۔ اس لئے وہ ڈائریکٹ ایکشن کا زیادہ قائل تھا۔ جب کہ رام دیال ذہنی منصوبہ بندی کا زیادہ قائل تھا۔ بس اس بات پر ان دونوں کا ہمیشہ اختلاف رہتا تھا۔ ورنہ باقی ہر معاملے میں وہ ایک دوسرے کے حامی تھے۔

ڈرائیونگ سیٹ پر رام دیال تھا۔ جب کہ اس کی ساتھ والی سیٹ پر انسپکٹر موہن موجود تھا۔

"یہ آج بیٹھے بٹھائے تم نے ہوٹل مون جانے کا ارادہ کیسے بنا لیا ورنہ تو جب سے چیف شاگل اترکاش گیا ہے تم تو دفتر کی کرسی سے چپک کر بیٹھ گئے تھے"۔ موہن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف شاگل مجھ پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال گئے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ میں اس ذمہ داری سے پورے طرح سرخرو ہو سکوں"۔ رام دیال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والا مسئلہ ہے"۔ موہن نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سے آنے والی فلائٹ سے سیاحوں کا ایک گروپ یہاں آیا ہے۔ ان میں ایک سوئس لڑکی اور سات گریٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والے مرد ہیں اور وہ اترکاش کی پہاڑیوں میں جانا چاہتا ہیں۔ ان کے کاغذات بھی درست ہیں اور ہر قسم کی انکوائری بھی کر لی گئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود نجانے کیوں میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہی میرے مطلوبہ لوگ ہیں۔ اس لئے میں انہیں خود چیک کرنے ہوٹل مون جا رہا ہوں"۔ رام دیال نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو کیا وہ ہوٹل مون میں رہ رہے ہیں"۔ موہن نے پوچھا۔

"نہیں۔ سپر ٹریولز ان سے ڈیل کر رہی ہے اور اس کی کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ یہاں وہ کوئی

فنکشن دیکھنے آئے ہیں"۔رام دیال نے جواب دیا۔

"تو اس میں اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت ہے انہیں پکڑ کر ہیڈ کوارٹر لے چلتے ہیں وہاں خود ہی سب کچھ اگل دیں گے"۔موہن نے اپنی طبیعت کے مطابق رائے دیتے ہوئے کہا۔

"وہ غیر ملکی سیاح ہیں انہیں بین الاقوامی سیاحتی اوارے کا بھی تحفظ حاصل ہے اور ان کے سفارت خانوں کا بھی ۔اگر ہمارا شک غلط ثابت ہوا تو جان بخشوانا ناممکن ہو جائے گا"۔رام دیال نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ یہ بات ہے لیکن پھر انہیں چیک کیسے کرو گے تم خود ہی تو کہہ رہے ہو۔کہ ان کے کاغذات درست ہیں"۔موہن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں تو پھر یقیناً یہ میک اپ میں ہوں گے۔اس لئے انہیں دیکھ کر اندازہ تو لگایا جاسکتا ہے۔کہ وہ میک اپ میں ہیں یا نہیں"۔رام دیال نے کہا۔

"ارے پھر تو اور بھی سیدھا کام ہے۔شک کے بنا پر ہم ان کا میک اپ تو چیک کر سکتے ہیں۔کسی جدید ترین میک اپ واشر کی مدد سے۔اس میں تو کوئی ہرج نہیں ہے"۔موہن نے کہا۔

"دیکھو اگر مجھے شک پڑ گیا تو پھر میں یہی کروں گا"۔رام دیال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک جدید انداز میں تعمیر شدہ دس منزلہ خوبصورت ہوٹل کے کمپاونڈ گیٹ میں موڑ دی۔یہاں واقعی بے پناہ رش تھا۔وسیع وعریض پارکنگ کے علاوہ ہوٹل کا کمپاؤنڈ کاروں سے بھرا ہوا تھا۔

"کوئی خاص فنکشن لگتا ہے"۔موہن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔اس لئے تو اس قدر رش ہے"۔رام دیال نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور کار ایک خالی جگہ پر روک دی۔پھر وہ دونوں کار سے نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے مین ہال کی طرف بڑھ گئے۔ہال میں واقعی اس قدر رش تھا۔کہ ایک سیٹ بھی خالی نہ تھی۔اس کے باوجود دیواروں کے ساتھ بیشمار افراد لگے کھڑے تھے۔ہال کو بیحد خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ایک طرف سٹیج بنی ہوئی تھی جس کے سامنے ابھی پردہ موجود تھا۔خوب صورت اور نوجوان ویٹریسیں انتہائی چست لباس میں ملبوس پورے ہال میں تتلیوں کی طرح اڑتی پھر رہی تھیں۔

"واہ۔یہاں تو واقعی مقابلہ حسن برپا ہو رہا ہے۔پورے دارالحکومت کا حسن یہاں اکٹھا ہے"۔موہن نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا اور رام دیال نے مسکراتا ہوا وسیع وعریض کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔جہاں چار لڑکیاں بیحد مصروف نظر آ رہی تھیں۔کاؤنٹر کی سائیڈ پر کھڑے ہو کر رام دیال کی نظریں تیزی

سے پورے ہال کا جائزہ لینے لگیں اور چند لمحوں کے بعد اس کی نظریں ہال کے شمالی کونے پر جم گئیں۔ وہاں واقعی ایک بڑی میز کے گرد آٹھ افراد موجود تھے۔ ان میں ایک انتہائی خوب صورت سوئس لڑکی تھی جب کہ سات لمبے تڑنگے اور بھرپور جسم رکھنے والے مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے شراب کے پیگ پڑے ہوئے تھے۔ اور وہ آپس میں باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ شراب سپ کرنے میں برابر مصروف تھے۔

"جی فرمایئے آپ"۔ کاؤنٹر پر موجود ایک لڑکی نے فارغ ہوتے ہی رام دیال سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیکرٹ سروس"۔ رام دیال نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس کی جھلک کاؤنٹر گرل کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر۔ فرمایئے"۔ لڑکی کارڈ دیکھتے ہی بیحد مؤدب ہو گئی۔

"وہ شمالی کونے میں جو سیاحوں کا گروپ بیٹھا ہے اس کے ساتھ مجھے دو سیٹیں چاہیں اٹ از پارٹ آف ڈیوٹی"۔ رام دال نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ سپیشل سیٹیں لگوا دیتی ہوں ورنہ تو آپ دیکھ رہے ہیں کہ سیٹ فارغ ہی نہیں ہے"۔ لڑکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔ رام دیال نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی نے ایک ریسیور اٹھا کر کسی سے بات کرنی شروع کر دی۔

"ابھی لگ جاتی ہیں سر۔ اتفاق سے ستون کے ساتھ کونہ خالی ہے وہاں دو سیٹیں لگ سکتی ہیں"۔ لڑکی نے ریسیور رکھ کر رام دیال سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"۔ رام دیال نے جواب دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہاں واقعی دو سیٹیں لگا دی گئیں۔ گو جگہ بے حد تنگ تھی۔ لیکن بہرحال وہ دونوں اب سیاحوں کے اس گروپ کے بالکل قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ رام دیال نے بھی وہسکی کا آرڈر دے دیا۔ لیکن اس کی تیز نظریں اس گروپ کا جائزہ لینے میں مصروف تھا وہ سب آپس میں ہنسی مذاق میں مصروف تھے۔

"رام دیال یہ میک اپ میں نہیں ہیں"۔ موہن نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔ میک اپ کسی طرح بھی محسوس نہیں ہو رہا۔ لیکن ان کے قد و قامت، جسامت اور ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ سیاح نہیں ہیں"۔ رام دیال نے ہونٹ چباتے جواب دیا۔

"پھر"۔ موہن نے چونک کر پوچھا۔

"سنو۔ اب ہم دونوں ایک ڈرامہ کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر ان کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہوا تو لازماً یہ سامنے آجائیں گے"۔ رام دیال نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔

"کیسا ڈرامہ"۔ موہن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں تم پر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہونے کا شک کرنا شروع کر دیتا ہوں۔ تم انکار کرتے رہنا۔ یہ لازماً چونک کر ہماری طرف دیکھیں گے۔ ہمارا یہ ڈرامہ کچھ دیر چلے گا اگر یہ عام سیاح ہوئے تو لازماً چند منٹوں کے بعد یہ ہماری بات چیت میں دلچسپی لینے کے بجائے اپنی باتوں میں کھو جائیں گے اور اگر یہ سیکرٹ سروس سے متعلق ہوئے تو پھر فطری طور پر ان کا دلچسپی قائم رہے گی"۔ رام دیال نے بڑے ذہانت بھرے انداز میں کہا اور موہن نے سر ہلا دیا۔

"مسٹر۔ میں کہتا ہوں اب کھل جاؤ"۔ اچانک رام دیال نے تیز اور اونچے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسا اُسے غصہ آرہا ہو۔

"کیا کھل جاؤ۔ آپ تو خواہ مخواہ مجھ پر شک کرتے جا رہے ہیں جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کیا کسی بھی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو پھر آپ خواہ مخواہ ضد کیوں کر رہے ہیں"۔ موہن نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میرے پاس معتبر اطلاعات موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم خود سامنے آجاؤ۔ ورنہ جانتے ہو تمہارا حشر عبرتناک بھی ہوسکتا ہے"۔ رام دیال نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیا ثبوت ہے آپ کے پاس۔ دکھایئے۔ میں تو یہاں فنکشن دیکھنے آیا تھا۔ سیٹ نہ ملی تو دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھ سے دوستی بڑھائی پھر یہاں سپیشل سیٹیں لگوا دیں لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں جو کچھ نہیں ہوں وہ صرف آپ کے کہنے سے بن جاؤں"۔ موہن کا پارہ واقعی بیحد چڑھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"دیکھو۔ میں تمہارے ساتھ ایک رعایت کر سکتا ہوں کہ اگر تم مجھے کوئی ثبوت دکھا سکو جسے دیکھ کر میں یہ یقین کر لینے پر مجبور ہو جاؤں کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے تو میں واپس چلا جاؤں گا ورنہ یہاں ہال میں سیکرٹ سروس کے بے شمار ارکان تمہیں گھیرے ہوئے ہیں میرے ایک اشارے پر تمہارے لاش یہاں پھڑکتی نظر آئے گی"۔ رام دیال نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نجانے کس نے آپ کو سیکرٹ سروس میں شامل کر لیا ہے۔ آپ کافرستان کے ایک شہری پر غیر ملکی ہونے کا شبہ کر رہے ہیں۔ یہ دیکھئے میرا کارڈ۔ میں تو محکمہ ڈیفنس میں ملازم ہوں۔ دیکھئے غور سے دیکھئے اور اگر

چاہوں تو بیشک تصدیق بھی کرلیں"۔ موہن نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر بڑے غصیلے انداز میں رام دیال کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آئی۔ ایم۔ سوری"۔ رام دیال نے کارڈ دیکھ کر دانت پیسنے کے انداز میں کہا اور پھر وہ کھڑا ہو کر تیز تیز قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔

"خواہ مخواہ کی مصیبت میں جان ڈال دی۔ گدھا۔ احمق"۔ موہن نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کارڈ جیب میں رکھ کر وہ بھی اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل سے باہر نکل آیا۔ اس کا رخ سیدھا کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف تھا۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر وہ دائیں طرف مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا گیا۔ کچھ دور جا کر وہ ایک گلی میں مڑا اور پھر سائیڈ پر رک گیا۔ چند لمحوں بعد رام دیال کی کار گلی کے سامنے آ کر رکی۔ اور موہن جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ رام دیال نے کار آگے بڑھا دی۔

"کیا نتیجہ نکلا"۔ موہن نے پُر اشتیاق لہجے میں کہا۔

"نتیجہ ہماری فیور میں ہے۔ وہ مسلسل ہماری باتوں میں دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ مشکوک ہیں"۔ رام دیال نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا پروگرام ہے"۔ موہن نے چونک کر پوچھا۔

"ہیڈکوارٹر چل رہے ہیں وہاں سے ان سیاحوں کی باقاعدہ گرفتاری کے احکامات جاری کر کے انہیں ہیڈکوارٹر بلواؤں گا"۔ رام دیال نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر کیا ان کے سفارت خانے وغیرہ کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے"۔ موہن نے پوچھا۔

"اب چونکہ مجھے شک پڑ گیا ہے۔ اس لئے اب میں مکمل چیکنگ ضرور کروں گا بعد میں جو ہوگا سو دیکھا جائے گا"۔ رام دیال نے کہا اور پھر ہیڈکوارٹر تک پہنچنے کے دوران کار میں خاموشی طاری رہی۔

رام دیال نے ہیڈکوارٹر پہنچتے ہی باقاعدہ اس گروپ کی گرفتاری کے تحریری احکامات جاری کئے اور پھر وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔ موہن اس کے دفتر میں ہی موجود تھا۔

"کتنی دیر میں یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے"۔ موہن نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں"۔ رام دیال نے جواب دیا۔ اور پھر واقعی آدھے گھنٹے کے بعد انٹرکام کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"۔ رام دیال نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سر۔ چیکنگ روم سے رامن بول رہا ہوں ایک عورت اور سات مرد سیاحوں کا گروپ چیکنگ

روم پہنچ گیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"۔ رام دیال نے کہا اور ریسیور رکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ موہن۔ اب فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ میرا شک درست ہے یا نہیں"۔ رام دیال نے کہا اور موہن بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

ویران اور خشک پہاڑیوں کا سلسلہ دور تک پھیلا ہوا تھا۔ یہ پہاڑیاں اس قدر خشک اور ویران تھیں کہ وہاں کوئی درخت تو ایک طرف گھاس کی ایک پتی بھی نظر نہ آتی تھی۔ بس خشک اور جلے ہوئے رنگ کے پتھر ہی پتھر ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ اسی طرح کی ایک پہاڑی کی چوٹی پر اس وقت پہاڑی پتھروں کے رنگ کا ایک چھوٹا سا خیمہ نصب تھا۔ جس میں شاگل اور ریکھا کے علاوہ ان کے دو ماتحت بھی موجود تھے۔

"میں کہتا ہوں کہ ریکھا کہ یہ لوگ ناممکن کو ممکن بنا دیتے ہیں۔ اس لئے ہمارا اصل کام اس لیبارٹری کے گرد موجود رہنا ہے۔ ایسا نہ ہو ہم پہاڑیوں کے پتھروں کو ہی گھورتے رہ جائیں اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں لیبارٹری تک ہی پہنچ جائے"۔ شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ میں نے یہاں ان لوگوں کو چیک کرنے کا ایسا نظام کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی تو ایک طرف کوئی چھوٹا سا پرندہ بھی اگر پاکیشیا کی طرف سے آیا تو ہماری نظروں سے نہ بچ سکے گا"۔ ریکھا نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ شاگل کوئی بات کرتا۔ اچانک ان کے درمیان رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی آواز برآمد ہوئی اور شاگل اور ریکھا دونوں چونک پڑے۔

"ہیلو ہیلو۔ آر تھری کالنگ اوور"۔ ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس آر ون اٹنڈنگ اوور"۔ ریکھا نے بٹن دباتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور شاگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مادام۔ چولتا پہاڑی کے دامن میں چار افراد بڑے پُراسرار انداز میں حرکت کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور یہ رپورٹ سن کر ریکھا کے ساتھ ساتھ شاگل بھی چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا تفصیل ہے ان کی اوور"۔ ریکھا نے بے اختیار چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"مادام۔ وہ چاروں مقامی کوہستانی ہیں۔ ایک خچر پر انہوں نے سامان لادا ہوا ہے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کے قد و قامت کیسے ہیں اوور"۔ ریکھا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ان میں سے دو بے حد قوی ہیکل جسامت کے ہیں جب کہ دو عام کوہستانی ہیں اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ریکھا اور شاگل دونوں کے چہرے آرتھری کی یہ بات سن کر بے اختیار چمک اٹھے۔

"وہ اس وقت کہاں موجود ہیں اوور"۔ ریکھا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"وہ چوتھی پہاڑی کے دامن میں ہیں اور ان کا رخ آٹھویں پہاڑی کی طرف ہے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انہیں فوراً گرفتار کرلو۔ میں اور چیف خود آرہے ہیں اوور اینڈ آل"۔ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہوگئی۔

"مجھے یقین ہے چیف۔ یہی لوگ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اب یہ میرے ہاتھوں سے بچ کر نہ جاسکیں گے"۔ ریکھا نے تیز تیز اور انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ان دو قوی ہیکل کا اشارہ تو یہی بتا رہا ہے۔ لیکن تم نے انہیں فوری طور پر گولی مار دینے کا حکم دینا تھا۔ گرفتار کرنے کا کیا مطلب ہے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"۔ شاگل نے کہا۔

"ارے نہیں چیف۔ میں ان کو آسان موت نہیں مرنے دوں گی۔ میں انہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گی۔ میں انہیں بتا دوں گی کہ ریکھا کے سامنے ان کی کیا حیثیت ہے"۔ ریکھا نے کہا۔

"دیکھو ریکھا۔ اب یہ فیصلہ ہو جانا چاہئے کہ سیکرٹ سروس میں تم مجھ سے زیادہ بااختیار ہو یا میں تم سے زیادہ ہوں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تم صرف اپنے احکامات کی بجا آوری پر ضد کرتی ہو۔ میں صرف راجیش وکرم کی وجہ سے تمہارا لحاظ کر جاتا ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اب شاگل کی بات ماننے سے انکار کردو"۔ شاگل نے یک لخت غصے سے تلملاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ سیکرٹ سروس کے چیف ہیں اور میں سیکنڈ چیف آپ نے خود ہی کہا تھا کہ میں سیکرٹ سروس کا ایک گروپ لے کر پہاڑیوں پر چیکنگ کروں جب کہ آپ لیبارٹری کے گرد رہ کر اس کی حفاظت کریں گے۔ اس لئے ظاہر ہے اب یہاں پہاڑیوں پر تو میرا حکم چلے گا آپ کا نہیں"۔ ریکھا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم خود جاؤ اور ان لوگوں سے نمٹو۔ میں واپس جا رہا ہوں"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے پردہ ہٹا کر خیمے سے نکلا اور ذرا نیچے ایک مسطح چٹان کے اوپر موجود ایک چھوٹے مگر تیز رفتار ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ ریکھا بھی خیمے سے تو باہر آگئی تھی۔ لیکن وہ ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی۔

"ہونہہ۔ چیف ہونے کا رعب ڈال رہا ہے مجھ پر۔ اب جب میں عمران کی لاش لے کر واپس جاؤں گی تو پھر میں سیکرٹ سروس کی چیف ہوں گی۔ احمق آدمی کو یہ معلوم نہیں کہ وزیراعظم ہر صورت میں اسے سیکرٹ سروس سے ہٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہیں اگر صدر مملکت کی طرف سے اس کی حمایت کا علم نہ ہوتا۔ تو اب تک یہ فارغ بھی ہو چکا ہوتا"۔ ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے پردہ ہٹا کر واپس خیمے میں چلی گئی۔ دونوں ماتحت خیمے کے دروازے کے قریب مودبانہ انداز میں کھڑے تھے۔

"جیپ لے کر جاؤ اور جب آر تھری انہیں گرفتار کر لے تو انہیں انتہائی حفاظت سے یہاں لے آؤ۔ میں ان لوگوں سے یہیں ملنا پسند کروں گی"۔ ریکھا نے اپنے دونوں ماتحتوں سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"۔ دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا اور تیزی سے پردہ ہٹا کر باہر نکل گئے۔ ریکھا کرسی پر خاموش بیٹھی رہی۔

"اب میں دیکھوں گی کہ یہ کیسے سیکرٹ سروس کا چیف رہتا ہے۔ ہونہہ نانسنس۔ آج تک کوئی کارنامہ تو دکھا نہیں سکا اور رعب اس طرح ڈالتا ہے جیسے اس کی ساری زندگی کارناموں سے بھری ہوئی ہو"۔ ریکھا نے غصیلے انداز میں ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ شاگل کے رویے نے اُسے واقعی تلملا کر رکھ دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ پڑا۔

"ہیلو ہیلو۔ آر تھری کالنگ اوور"۔ ٹرانسمیٹر سے ایک آواز نکلنے لگی۔

"یس۔ آر۔ ون۔ اٹنڈنگ۔ کیا رپورٹ ہے اوور"۔ ریکھا نے بٹن آن کرتے ہوئے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ ان چاروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ واقعی مقامی کوہستانی ہیں۔ ان کے پاس سمگلنگ کا سامان ہے۔ اسلحہ وغیرہ کوئی نہیں ہے اوور"۔ آر تھری نے جواب دیا۔

"ان کے میک اپ چیک کیے ہیں اوور"۔ ریکھا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"یس مادام۔ میک اپ واشر نے بھی انہیں او۔ کے کر دیا ہے اوور"۔ آر تھری نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آر۔ سکس اور آر۔ الیون کو میں نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ ان کے ساتھ انہیں یہاں میرے پاس بھجوا دو۔ میں خود چیکنگ کروں گی اوور"۔ ریکھا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام اوور"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کا سامان بھی ساتھ ہی بھجوانا اور سنو۔ تم سب اُسی طرح نگرانی جاری رکھو اوور اینڈ آل"۔ ریکھا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آپ کر کے وہ اٹھ کر خیمے میں ہی ٹہلنے لگی۔ ان لوگوں کی اطلاع ملنے پر اس کے چہرے پر جو جوش و خروش پیدا ہوا تھا وہ آرتھری کی دوسری رپورٹ پر یکسر ختم ہو گیا تھا۔

"ان لوگوں کو اب تک یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا یا پھر میرا نظریہ ہی غلط ہے۔ وہ لوگ اس طرف سے آئیں گے ہی نہیں"۔ ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت کافی ذہنی الجھن کا شکار ہو رہی ہے۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد اُسے دور سے جیپ کی آواز سنائی دی اور وہ چونک کر پہلے دروازے کی طرف بڑھی لیکن پھر اس نے باہر جانے کا ارادہ بدل دیا اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ البتہ اس کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد پردہ ہٹا اور سب سے پہلے اس کا ایک ماتحت اندر داخل ہوا۔ اور تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے خیمے میں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے چار کوہستانی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے دو واقعی ڈیو ہیکل آدمی تھے۔ جب کہ باقی دو عام کوہستانیوں کی طرح تھے۔ ان کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور چہروں پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ ان کی داڑھیاں بڑھی ہوئی تھیں اور اس کے گندے اور میلے بال بُری طرح الجھے ہوئے تھے۔ ان کے جسموں پر کوہستانی موٹے کپڑے کے مخصوص لباس موجود تھے۔ لباس بھی کچھ زیادہ صاف نہ تھے۔ ان کے پیچھے اس کا دوسرا ماتحت تھا۔ جس نے انہیں ایک طرف کھڑے ہونے کا حکم دیا اور وہ چاروں ایک قطار کی صورت میں کھڑے ہو گئے۔

"ان کا سامان"۔ ریکھا نے اپنے ماتحتوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"باہر موجود ہے مادام"۔ ایک نے جواب دیا۔

"اُسے بھی اٹھا لاؤ"۔ ریکھا نے کہا اور دونوں ماتحت سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ ریکھا نے اٹھ کر ان کی طرف بڑھی۔

"تو تم سمگلر ہو۔ کیوں"۔ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے ان سب کو انتہائی غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اگر ہم سمگلنگ نہ کریں تو بھوکے مر جائیں۔ یہاں پہاڑیوں میں تو کوئی محنت مزدوری کا کام بھی نہیں ہے۔ یہاں تو سب یہی کام کرتے ہیں۔ آج سے نہیں صدیوں سے۔ اور مادام یہاں کے سب حکام کو بھی معلوم ہے لیکن وہ صرف اسلحہ اور منشیات تو پکڑتے ہیں۔ دوسرے کسی سامان کو نہیں پکڑتے لیکن آج

پہلی بار ہمیں باقاعدہ گرفتار کیا گیا ہے"۔ایک طرف کھڑے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ریکھا اُسے غور سے دیکھنے لگی۔

"تم پڑھے لکھے لگتے ہو۔کیا نام ہے تمہارا"۔ریکھا نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔میں نے دس جماعتیں پاس کی ہوئی ہیں۔میرا نام رابو ہے"۔نوجوان نے جواب دیا۔

"یہ دوسرے تمہارے کیا لگتے ہیں"۔ریکھا نے دوسروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہم سب ایک بستی سے ہیں۔ویسے رشتہ دار نہیں ہیں"۔رابو نے جواب دیا۔ریکھا اُسے سب سے غور سے دیکھ رہی تھی۔کیونکہ عمران کا قد و قامت اور جسم رابو سے ملتا جلتا تھا۔اس لئے اگر ان میں سے کوئی عمران تھا تو یہی نوجوان ہوسکتا تھا۔لیکن اُس کی بجھی ہوئی آنکھیں۔زرد چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران نہیں ہوسکتا۔عمران کی آنکھوں میں ذہانت اور شرارت کی جو چمک اس نے پہلی ملاقات کے دوران دیکھی تھی اس کے عشر عشیر بھی اس نوجوان کی آنکھوں میں نظر نہ آ رہا تھا۔

اسی لمحے پردہ ہٹا اور دونوں ماتحت ایک بڑے سے بورے کو گھسیٹتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

"اسے کھولو۔کیا ہے اس میں"۔ریکھا نے پوچھا۔

"کھانے پینے کا سامان۔دوستے سے ریڈیو اور دس پہاڑی سٹکس ہیں۔یہ سارا سامان پاکیشیائی ہے"۔ایک ماتحت نے بورا کھول کر اس میں موجود سامان کو باہر نکالتے ہوئے جواب دیا۔ریکھا نے آگے بڑھ کر ریڈیو اٹھایا اور اُسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھنے لگی۔اس کے ذہن میں فوراً خیال آیا تھا کہ کہیں یہ ریڈیو کوئی جدید قسم کا ٹرانسمیٹر نہ ہو۔پھر اس نے اس کو کھول کر اس کے اندرونی نظام کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن وہ واقعی ایک عام سا ریڈیو تھا۔ریڈیو ایک طرف رکھ کر اس نے ایک سٹک اٹھائی۔اور اُسے غور سے چیک کرنے لگی۔لیکن باوجود انتہائی غور سے دیکھنے کے اس عام سی پہاڑی سٹک میں بھی اُسے کوئی غیر معمولی بات نظر نہ آئی۔اس سٹکس کی ان پہاڑی علاقوں میں بے حد مانگ رہتی تھی۔کیونکہ پہاڑوں پر چڑھنے اور نیچے اترنے میں کام کرنے کے علاوہ اس کے ساتھ ہی کسی جانور کے حملے سے بھی دفاع کیا جا سکتا تھا۔اس نے باری باری ساری سٹکس کا جائزہ لیا اور پھر اس نے غذا کے بند ڈبوں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن سب کچھ عام سا تھا۔کسی چیز میں بھی کوئی غیر معمولی پن نہ تھا۔

"تم کہاں جا رہے ہو"۔ریکھا نے مڑ کر دوبارہ رابو سے پوچھا۔

"اترکاش بستی میں۔ہم وہیں رہتے ہیں"۔رابو نے اُسی طرح سادہ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آر ،الیون ان چاروں کو گولیوں سے اڑا دو اور لاشیں پہاڑیوں میں پھینک دو"۔ ریکھا نے پیچھے ہٹ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور آر۔الیون نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑی مشن گن کا رخ ان چاروں کی طرف کر دیا۔

" مگر ہمارا قصور مادام کہ آپ ہمیں اتنی بڑی سزا دے رہے ہیں۔ایک بات سوچ لیجئے۔ میں کاش قبیلے کے سردار کا بیٹا ہوں۔ ہماری موت کی خبر سن کر یہاں موجود تمام پہاڑی قبائل حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔اور پھر ایسا نہ ہو کہ یہ سارا پہاڑی علاقہ پاکیشیا میں اپنی شمولیت کا اعلان کر دے"۔ رابو نے تیز لہجے میں کہا۔اور ریکھا نے چونک کر ہاتھ اٹھایا اور آر۔الیون کو فائرنگ سے روک لیا۔لیکن رابو کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی تھی۔

" تو تم قبیلے کے سردار کے بیٹے بن کر آئے ہو علی عمران۔ بہت خوب۔ واقعی تمہیں یہی روپ دھارنا چاہیے تھا یہی تمہارے شایان شان بھی تھا"۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"علی عمران۔کون علی عمران۔ میں رابو ہوں اور واقعی کاش قبیلے کے سردار کا بیٹا ہوں۔ اگر آپ کو یقین نہ آ رہا ہو تو آپ ہمارے ساتھ چل کر اس بات کی تصدیق کر لیں"۔ رابو نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تصدیق سے کیا ہو گا۔ رابو واقعی سمگلنگ کے سلسلے میں دوسری طرف گیا ہو گا اور تم نے اس کی جگہ لے لی۔اس میں تصدیق کا کیا تعلق"۔ ریکھا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آخر آپ مجھے زبردستی وہ کیوں بنانا چاہتی ہیں جو میں نہیں ہوں۔آپ کو جس طرح یقین آتا ہو کر لیں جو تصدیق جو ضمانت آپ چاہیں وہ لے لیں"۔ رابو نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا بتاؤں۔تمہارے دادا کا کیا نام تھا"۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" تھا نہیں مادام ہے۔میرا دادا زندہ ہے اور اس کا نام آکاش ہے۔میرے والد کا نام موجو ہے۔ اور اگر کہیں تو اپنی والدہ دوسرے بھائیوں اور بہنوں کا نام بھی بتا دوں"۔ رابو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم شادی شدہ ہو"۔ ریکھا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" نہیں۔صرف میرے بڑے بھائی کی شادی ہوئی ہے۔اس کے دو بچے ہیں ایک لڑکا اور ایک لڑکی"

"اس کی بیوی اور بچوں کے نام بتاؤ"۔ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میری بھابی کا نام جاگی ہے اور لڑکے کا نام باشو اور لڑکی کا نام اجوشا ہے"۔ رابو نے جواب

دیا۔

"اس لڑکے کی کوئی خاص شناخت"۔ ریکھا نے کہا۔

"جی ہاں۔ اس کی خاص شناخت یہ ہے کہ اس لڑکے کو بچپن میں کھیلتے ہوئے چوٹ لگ گئی تھی۔ اور اس کے ماتھے پر زخم آ گیا تھا۔ زخم کا یہ نشان بالکل چاند کی طرح کا ہے۔ اس نشان کی وجہ سے اسے چندا بھی پیار سے کہتے ہیں"۔ رابو نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا اور ریکھا سر ہلاتی ہوئی ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گئی۔ اس نے جلدی سے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سیکنڈ چیف آف سیکرٹ سروس ریکھا کالنگ اوور"۔ ریکھا کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"یس مادام۔ دلیپ بول رہا ہوں۔ فرسٹ کیمپ سے اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"دلیپ چیف شاگل کہاں ہیں اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"وہ آپ کے پاس سے یہاں پہنچے تو انہیں دارالحکومت سے کوئی اہم کال ملی اور وہ فوراً دارالحکومت روانہ ہو گئے ہیں اوور"۔ دلیپ نے جواب دیا۔

"ہوں۔ تمہارا فرسٹ کیمپ اتر کاش بستی کے قریب ہے ناں اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"یس میڈم اوور"۔ دلیپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ اتر کاش بستی میں کاش قبیلے کا سردار جس کا نام ماجو ہے اُسے فوراً کیمپ میں لاؤ۔ میں اس سے اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔ میں دس منٹ بعد دوبارہ کال کروں گی اوور اینڈ آل"۔ ریکھا نے سخت لہجہ میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو تم رابو ہو۔ بہت خوب۔ یہ تمہارا دوسری ساتھی کون ہے اس کا کیا نام ہے"۔ ریکھا نے ایک بار پھر رابو سے مخاطب ہو گئی۔

"یہ میرا دوست ہے۔ اس کا نام جسرم ہے۔ اور یہ ہمارے ملازم ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام پاگو ہے جب کے دوسرے کا نام ہاکینو ہے"۔ رابو نے اپنے سارے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور ریکھا نے ایک طویل سانس لیا۔ اب اُسے بھی یقین آ گیا تھا۔ کہ واقعی یہ لوگ مقامی کوہستانی ہیں۔ بہر حال وہ آخری تصدیق بھی کر لینا چاہتی تھی۔ اُسے یقین تھا کہ اگر یہ رابو عمران ہے تو کم از کم عمران اس سے یہ نہ پوچھ سکا ہوگا کہ اس کے دادا اور دوسرے رشتہ داروں کا کیا نام ہے۔ لیکن جس طرح رابو نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اپنی بھابھی۔ اور بھتیجوں کے نام اور ان کے شناختی نشان بتا دیئے تھے اس سے وہ اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ یہ واقعی رابو ہی

ہے اور اب رابو کی یہ بات بھی اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ اگر انہیں قتل کر دیا گیا تو واقعی اس علاقے میں بڑی گڑ بڑ ہو سکتی ہے۔ اس لئے ذہنی طور پر وہ اب انہیں چھوڑ دینے کا فیصلہ بھی کر چکی تھی۔ پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دوبارہ آن کر دیا۔ ظاہر ہے فریکونسی تو وہی پہلے والی ہی ایڈجسٹ تھی۔

"ہیلو۔ سیکنڈ چیف آف سیکرٹ سروس ریکھا کالنگ اوور"۔ ریکھا نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ دلیپ اٹنڈنگ میڈم اوور"۔ دوسری طرف سے دلیپ کی آواز سنائی دی۔

"وہ ماجو آ گیا ہے اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"یس میڈم۔ موجود ہے۔ اس سے بات کریں اوور"۔ دلیپ نے کہا۔

"ہیلو ماجو۔ تم کس قبیلے کے سردار ہو اوور"۔ ریکھا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں کاش قبیلے کا سردار ہوں جی"۔ ایک سخت سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ دلیپ کی اوور کی آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے وہ ان پڑھ کوہستانی سردار اب اوور تو نہ کہہ سکتا تھا۔ اس لئے یہ کام دلیپ کر رہا تھا۔

"تمہارا کوئی بیٹا بھی ہو اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ چار بیٹے ہیں جی۔۔۔۔اوور"۔ ماجو نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار بھی اوور دلیپ نے کہا تھا۔

"سب کے نام بتاؤ اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"جی بڑے بیٹے کا نام آکو۔ دوسرے کا نام رابو تیسرے کا نام جیکو اور چوتھے کا نام جاشو ہے جی۔۔۔۔اوور"۔ ماجو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے کتنے بیٹے شادی شدہ ہیں اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"جی صرف بڑے آکو کی شادی ہوئی ہے۔ باقی تین کنوارے ہیں جی۔۔۔۔اوور"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"آکو کی بیوی کا کیا نام ہے۔ اور آکو کے کتنے بچے ہیں۔ ان کا کیا نام ہیں اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"آکو کی بیوی کا نام جاگی ہے جی اور اس کے دو بچے ہیں۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی۔ لڑکے کا نام باشو اور لڑکی کا نام اجوشا ہے جی۔۔۔۔اوور"۔ ماجو نے کہا۔

"اچھا۔ آکو کے لڑکے کے باشو کا کوئی خاص شناختی نشان اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"جی ہاں جی۔ باشو بچپن میں کھیلتے ہوئے گر گیا تھا جی۔ اس کے ماتھے پر چوٹ آئی تھی جی۔ اس کا نشان چاند کی طرح ہے۔ اس لئے ہم اُسے پیار سے چندا بھی کہتے ہیں جی۔۔۔۔اوور"۔ ماجو نے بغیر رکے جواب دیا۔

"ہوں۔ اب یہ بتاؤ کہ تمہارا باپ کا کیا نام ہے اوور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"جی میرے باپ کا نام آکاش ہے جی۔۔۔۔اوور"۔ ماجو نے کہا اور ریکھا کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔

"او۔ کے۔ دلیپ اسے واپس بھیج دو اوور اینڈ آل"۔ ریکھا نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم لوگ وہ نہیں ہو جس کا ہم تم پر شک کر رہے تھے۔ آر الیون۔ ان کے ہاتھ کھول دو"۔ ریکھا نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور آر الیون جو ابھی تک مشن گن کا رخ ان کی طرف کئے کھڑا تھا۔ جلدی سے آگے بڑھا اس نے مشن گن کاندھے سے لٹکائی اور ان کے عقب میں آکر اس نے چاروں کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑیاں کھول دیں۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو اور اپنا سامان بھی لے جاؤ"۔ ریکھا نے کہا۔

"مادام۔ اگر ناراض نہ ہوں تو میں بھی کچھ پوچھ لوں"۔ رابو نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ بس تم جاؤ۔ تم لوگوں نے میرا موڈ آف کر دیا ہے"۔ ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی میں تو صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں جی کہ کیا اب ہمارے ملک کافرستان میں مرد ختم ہو گئے ہیں جو آپ جیسی خوبصورت عورت کو فوج کی ڈیوٹی کرنی پڑ رہی ہے"۔ رابو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور ریکھا نے اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں فوج کی ملازم نہیں ہوں۔ میں سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہوں۔ فوج تو میری ملازم ہے"۔ ریکھا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ بہت بڑی افسر ہوئیں۔ بہرحال جی۔ میں غریب آدمی ہوں۔ مگر میری طرف سے دعوت ضرور کھائیں۔ جاگی آپ سے مل کر بے حد خوش ہو گی"۔ رابو نے کہا۔

"اچھا۔ اچھا ضرور آؤں گی"۔ ریکھا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جی آپ نے اچھی طرح تسلی کر لی۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو ہمیں کوئی پرچہ دے دیں۔ تاکہ آگے پھر ہمیں نہ پکڑ لیا جائے۔ آپ جیسی بڑی افسر کا پرچہ ہمارے لئے بڑے کام آئے گا جی"۔ رابو نے منت

بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ٹھیک ہے۔ میں تمہیں کارڈ دے دیتی ہوں"۔ریکھا نے کہا۔اور پھر اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک کارڈ نکالا۔اور اس پر لکھ کر دستخط کر دیئے۔

"جی بہت شکریہ جی۔ ویسے ہمارا خچر تو پہاڑیوں میں بھاگ گیا ہوگا۔کاش ہمیں آپ جیپ میں اتر کاش پہنچا دیں۔ ورنہ تو یہ سارا سامان اٹھا کر ہم دس دن بھی پیدل چل کر وہاں نہ پہنچ سکیں گے"۔رابو نے کہا۔

"آر۔الیون۔جاؤ۔انہیں اپنی جیپ پر اتر کاش چھوڑ آؤ۔جاؤ۔واقعی میری وجہ سے انہیں بیحد پریشانی اٹھانی پڑی ہے"۔ریکھا واقعی مکمل طور پر ہمدردی کے موڈ میں آ گئی تھی۔شاید رابو کی پہلی دھمکی ابھی تک اس کے ذہن میں موجود تھی۔

"جی بہت شکریہ۔آپ بہت مہربان ہیں"۔رابو نے کہا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو سامان اٹھانے کا کہا اور اپنا سامان اٹھا کر وہ ریکھا کو سلام کر کے خیمے سے باہر نکل گئے۔

"کاش یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوتے تو شاگل کا کانٹا آج ہی صاف ہو جاتا"۔ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز پر رکھی ہوئی ایک فائل اٹھا کر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔

--*-*-*-*-*-*-*-*

رام دیال اور موہن ایک بڑے ہال کمرے میں داخل ہوئے۔ جہاں لوہے کی مخصوص کرسیوں پر وہ سیاح حیران و پریشان سے لوہے کے راڈز میں جکڑے بیٹھے ہوئے تھے۔

"تو آپ لوگ سیاح ہیں"۔رام دیال نے اندر داخل ہوتے ہی طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مگر آپ تو وہی ہیں جو ہوٹل میں اس دوسرے آدمی پر شک کر رہے تھے۔مگر اب اکٹھے کھڑے ہیں۔یہ کیا چکر ہے۔آپ نے ہمیں یہاں کیوں بلوایا ہے"۔اس عورت جولیا نے خاصے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ سارا ڈرامہ تھا۔اور اس ڈارمے کے نتیجے میں تم یہاں نظر آرہے ہو۔تمہاری دلچسپی بتا رہی تھی کہ تم سیاح نہیں ہو۔پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہو۔اور اب تمہاری لاشیں ہی یہاں سے واپس جائیں گی"۔رام دیال نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس ہے۔کیا اس ملک میں قانون نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ہمارے کاغذات موجود ہیں۔وہ سب او۔کے ہیں۔صرف اس بات سے کہ ہم نے تمہاری باتوں میں دلچسپی کیوں لی۔تم ہمیں ہلاک کر دینے کی دھمکیاں دے رہے ہو۔کیا تم پاگل ہو"۔جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"بکواس بند کرو۔میرا نام رام دیال ہے رام دیال۔میں چیف شاگل کا سپیشل اسسٹنٹ ہوں۔سمجھیں۔میرے ایک اشارے پر تمہارے جسموں میں سینکڑوں سوراخ ہو سکتے ہیں۔اس لئے میرے سامنے ادب سے بات کرو"۔رام دیال نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ان کے میک اپ تو چیک کرالو"۔ساتھ کھڑے موہن نے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ٹھیک ہے۔ابھی ان کے اصل چہرے سامنے آجاتے ہیں۔ان کو میک آپ واشر سے چیک کرو"۔رام دیال نے چونکتے ہوئے پیچھے کھڑے ایک آدمی سے کہا اور سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا۔اس ٹرالی پر ایک مشین تھی نیچے ایک بڑا سا تھیلا لٹک رہا تھا۔ مشین کی سائیڈ میں ایک کنٹوپ تھا جس میں ایک بڑی نال کے ساتھ بہت چھوٹی چھوٹی رنگ برنگی تاریں مشین کے ساتھ ایڈجسٹ تھیں۔اس آدمی نے ٹرالی اس عورت جولیا کے قریب روکی اور پھر کنٹوپ ہک سے نکال کر

اس نے عورت کے سر پر چڑھایا اور اُسے بند کرنے لگا۔ کنٹوپ نے سر اور گردن تک جولیا کا پورا چہرہ ڈھانپ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا بٹن دبایا تو مشین میں سے سیٹی کی ہلکی ہلکی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں کے بعد مشین آف ہوگئی۔

"میک اپ نہیں ہے باس"۔ اس آدمی نے کہا۔ اور کنٹوپ علیحدہ کرنے لگا۔ کنٹوپ ہٹنے کے بعد واقعی جولیا کا وہی چہرہ نظر آ رہا تھا۔ جو کنٹوپ چڑھنے سے پہلے تھا۔

"دوسرے کو چیک کرو"۔ رام دیال نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور وہ آدمی ٹرالی دھکیلتا ہوا دوسرے آدمی کے پاس پہنچ گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب کے سب چیک ہو چکے تھے۔ لیکن کوئی بھی میک اپ میں ثابت نہ ہوا تھا۔

"اب تمہیں یقین آ گیا مسٹر کہ ہم وہ نہیں ہیں جو تم سمجھ رہے ہو"۔ عورت نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہوسکتا ہے تم نے کوئی بیحد جدید قسم کا میک اپ کر رکھا ہو"۔ رام دیال نے کہا۔

"تو پھر ہماری کھالیں چھیل کر دیکھ لو۔ لیکن یہ سن لو کہ تمہیں بہرحال خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ہم ہوٹل سے آتے ہوئے ویٹر کو کہہ آئے تھے کہ وہ سپر ٹریولز کو ہماری گرفتاری کے متعلق فون کر دے۔ اور سپر ٹریولز نے اب تک یقیناً ہمارے سفارت خانوں سے رابطہ کر لیا ہوگا۔ اس کے بعد تمہارا جو بھی حشر ہو۔ تم بہتر سمجھ سکتے ہو"۔ عورت نے کہا۔

"تم اتر کاشی کی پہاڑیوں میں کیوں جانا چاہتے ہو۔ جب کہ سیاح ادھر نہیں جاتے"۔ رام دیال نے جولیا کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہم زندگی کو قریب سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ آباد علاقے تو ہم نے بہت دیکھے ہوئے ہیں۔ کافرستان سے ہزار گنا زیادہ جدید علاقے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"یہ صرف تم ہی بولتی رہتی ہو۔ یہ لوگ گونگے ہیں"۔ رام دیال نے کہا۔

"میں گروپ لیڈر ہوں اور ہمارے درمیان شروع سے یہی طے ہے کہ لیڈر میں ہی ہوں گی"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ہوں ٹھیک ہے۔ میں اس وقت تو تمہیں رہا کر دیتا ہوں لیکن یاد رکھنا جب تک تم کافرستان کے اندر رہو گے ہماری آنکھیں تمہیں چیک کرتی رہیں گی۔ اور جس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ تم غلط لوگ ہو۔ ہم تمہیں ایک لمحے میں گولیوں سے اڑا دیں گے"۔ رام دیال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ غلط لوگ ہیں۔تم سیکرٹ سروس کے اچھے آدمی ہو کہ اصل آدمی کو پکڑنے کی بجائے سیاحوں کے پیچھے دوڑ رہے ہو"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دیکھ لوں گا تمہیں بھی"۔ رام دیال نے کہا اور پھر اس نے وہاں موجود ایک آدمی سے مخاطب ہو کر اُسے رہا کر کے عمارت سے باہر بھیج دینے کا حکم دیا اور خود تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا۔ موہن بھی خاموشی سے اس کے پیچھے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس دفتر میں پہنچ چکے تھے۔

"یہ کافی شرمندگی اٹھانی پڑی رام دیال۔ یہ لوگ تو صحیح نکلے"۔ موہن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے یقین تھا کہ ان کا میک اپ صاف ہو جائے گا۔ مگر بہرحال ٹھیک ہے۔ ضروری تو نہیں کہ ہر اندازہ درست ثابت ہو جائے۔ چیکنگ تو ضروری ہوتی ہے"۔ رام دیال نے کہا۔

"رام دیال۔ ہوسکتا ہے کہ سیکرٹ سروس والے دارالحکومت میں آئے بغیر کسی اور راستے سے اتر کاش پہنچ جائیں۔ ہم انہیں خواہ مخواہ یہاں ڈھونڈتے ہوئے پھر رہے ہوں"۔ موہن نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"ہونے کو تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ نجانے میری چھٹی حس کیوں بار بار یہی کہہ رہی ہے کہ یہ لوگ مشکوک ہیں لیکن کوئی کلیو ہی سمجھ میں نہیں آ رہا"۔ رام دیال نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ موہن کوئی جواب دیتا۔ میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس۔ رام دیال فرام سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر"۔ رام دیال نے ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں جگن داس بول رہا ہوں ڈائریکٹر جنرل محکمہ سیاحت۔ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ سیکرٹ سروس چند غیر ملکی سیاحوں کو ایک ہوٹل سے گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لے آئی ہے۔ کیا یہ رپورٹ درست ہے"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"جی ہاں درست ہے۔ ہمیں رپورٹ ملی تھی کہ یہ لوگ غیر ملکی ایجنٹ ہیں۔ چنانچہ ہم نے انہیں چیکنگ کے لئے لے کر آئے تھے۔ لیکن جب ان پر شک دور ہو گیا تو ہم نے چھوڑ دیا ہے"۔ رام دیال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا ان کے کاغذات مشکوک تھے"۔ ڈائریکٹر جنرل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں۔ کاغذات تو پہلے چیک ہو گئے تھے۔ ہمیں شک تھا کہ یہ لوگ میک اپ میں ہیں۔ لیکن جب میک اپ واشر نے انہیں کلیر کہہ دیا تو ہم نے انہیں چھوڑ دیا"۔ رام دیال نے جواب دیا۔

"آپ کا کیا عہدہ ہے سیکرٹ سروس میں مسٹر رام دیال"۔ یک لخت ڈائریکٹر جنرل کا لہجہ پہلے سے سخت ہو گیا۔

"میں چیف کا سپیشل اسسٹنٹ ہوں اور ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہوں"۔ رام دیال نے منہ بنائے جواب دیا۔

"چیف شاگل کہاں ہیں۔ ان سے میری بات کرائیں"۔ ڈائریکٹر جنرل نے کہا۔

"وہ دارالحکومت سے باہر ایک خصوصی مشن کے سلسلے میں گئے ہوئے ہیں۔ جب واپس آئیں گے تو کہہ دوں گا"۔ رام دیال نے سخت لہجے میں کہا۔

"مسٹر رام دیال۔ میں وزیراعظم صاحب کو آپ کی اس حرکت کی رپورٹ کروں گا۔ ہماری حکومت سیاحوں کو یہاں بلانے کے لئے کروڑوں روپے پبلسٹی پر خرچ کرتی ہے۔ اور آپ سیاحوں کو پکڑ پکڑ کر ہیڈ کوارٹر لے جاتے ہیں۔ اس طرح تو آئندہ ایک سیاح بھی ادھر کا رخ نہ کرے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ سوئس اور گریٹ لینڈ دونوں سفارت خانوں نے ان کی گرفتاری کا انتہائی سخت نوٹس لیا ہے"۔ ڈائریکٹر جنرل کا لہجہ اور بھی زیادہ سخت ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ۔ مجھے دھمکیاں دے رہا ہے۔ نانسنس"۔ رام دیال نے ریسیور دھڑام سے کریڈل پر پٹختے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"رام دیال۔ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ یہ جگن داس چیف شاگل کا انتہائی گہرا دوست ہے۔ اس لئے لازماً چیف سے شکایت کرے گا اور چیف کی عادت تم جانتے ہو۔ اُسے غصہ آ جائے تو وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔ اس لئے میری بات مانو تو پہلے چیف کو بریف کر دو"۔ موہن نے بڑے ہمدردانہ انداز میں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"اور واقعی چیف کے مزاج کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ ٹھیک ہے میں اسے رپورٹ دے دیتا ہوں پھر وہ خود ہی سب کچھ سنبھال لے گا"۔ رام دیال نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر اس نے عقب میں موجود الماری میں سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اُسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی ہلکی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ رام دیال کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور"۔ رام دیال نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔ دلیپ اٹنڈنگ فرام فرسٹ کیمپ اتر کاشی اوور"۔ چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے

ایک آواز سنائی دی۔

"چیف سے بات کراؤ دلیپ اوور"۔ رام دیال نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد شاگل کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"ہیلو۔ شاگل اٹنڈنگ یو اوور"۔ شاگل نے آواز میں خاصی سختی تھی۔

"رام دیال بول رہا ہوں جناب۔ ایک رپورٹ دینی تھی آپ کو اوور"۔ رام دیال نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کسی رپورٹ۔ تفصیل سے بتاؤ اوور"۔ دوسری طرف سے شاگل نے چونک کر پوچھا اور جواب میں رام دیال نے ان سیاحوں کے بارے میں پہلی رپورٹ ملنے سے ہیڈ کوارٹر میں ان کے میک اپ چیکنگ تک پوری رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ اوہ۔ کہاں ہیں یہ لوگ۔ اوہ یہ تو واقعی سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ سوئس لڑکی جولیا کو میں جانتا ہوں اوور"۔ شاگل نے دوسری طرف سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وہ جناب ایک کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ کل صبح ان کا پروگرام اتر کاش جانے کا ہے اوور"۔ رام دیال نے چونک کر جواب دیا۔

"پھر تو یقیناً یہی لوگ ہیں۔ تم ایسا کرو فوراً ان کی رہائش گاہ کو گھیر لو۔ اس طرح کہ انہیں شک نہ ہو۔ میں ابھی واپس آ رہا ہوں۔ میں اپنی نگرانی میں ان پر ریڈ کراؤں گا۔ یہ نکلنے نہ پائیں۔ اگر پھر فرار ہونے لگیں تو بے شک انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔ میں ذمہ دار ہوں اوور"۔ چیف نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر اوور"۔ رام دیال نے شاگل کی اس طرح چیخنے پر بُری طرح بوکھلا گیا تھا۔

"فوراً گھیر لو۔ نکلنے نہ دینا۔ اوور اینڈ آل"۔ شاگل نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور رام دیال نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ واقعی بوکھلائے ہوئے انداز میں دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف اس طرح بڑھنے لگا جیسے وہ خود ابھی جا کر انہیں گردنوں سے پکڑ لے گا۔ موہن اس کی اس بوکھلاہٹ کو حیرت سے دیکھتا ہوا اس کے پیچھے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

جیپ ہلکی رفتار سے پہاڑی راستوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ریکھا کا اسسٹنٹ آر۔الیون بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر رابو اور عقبی سیٹوں پر اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ اتنی بڑی آفسر آخر ان ویران پہاڑیوں پر کیوں آئی بیٹھی ہے"۔ رابو نے مسکراتے ہوئے آر۔الیون سے پوچھا۔

"کچھ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ ادھر سے لیبارٹری تک آنے والے ہیں ان کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ تم خوش قسمت ہو کہ سردار کے بیٹے ہو ورنہ تمہاری لاش یہیں پہاڑیوں میں پڑی رہ جاتی۔ مادام بیحد سخت عورت ہے۔ آدمی کو تو اس طرح مار دیتی ہے جیسے چیونٹی کو مسل دیا جائے"۔ آر۔الیون نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویسے تو وہ بہت رحمدل نظر آ رہی ہے۔ اب دیکھو۔ اس نے ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں اس جیپ میں بھجوایا ہے۔ لیکن یہ لاٹری کیا ہوتی ہے"۔ رابو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ اور آر۔الیون اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لاٹری نہیں لیبارٹری۔ جس میں سائنسی تجربے ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے ہتھیار بنائے جاتے ہیں"۔ آر۔الیون نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو فیکٹری کہو۔ خواہ مخواہ مشکل سا نام لے رہے ہو۔ فیکٹری میں ہتھیار بنتے ہیں۔ رائفلیں۔ پستول وغیرہ۔ تو کیا یہ فیکٹری اس پہاڑی پر ہے۔ لیکن ہمیں تو اب تک کہیں نظر نہیں آئی ہم تو ہر ہفتے یہاں سے گزرتے ہیں"۔ رابو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"فیکٹری نہیں ہے۔ یہ لیبارٹری ہے۔ یہاں ایٹم بم بنتے ہیں۔ اور تمہیں کہاں سے نظر آ جائے گا زمین کے اندر ہوتی ہے۔ اور اس کو انتہائی خفیہ رکھا جاتا ہے۔ مجھے خود معلوم نہیں کہ کہاں ہے"۔ آر۔الیون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"زمین کے اندر اپنے آپ تو نہ بن جاتی ہو گی۔ آخر اس کے لئے مشینیں آتی ہوں گی کام ہوتا ہو گا۔ ہم تو یہیں رہتے ہیں۔ ہمیں تو آج تک کوئی مشین کام کرتے نظر نہیں آئی۔ پھر ان ایجنٹوں کو کیسے نظر آ جائے

گی۔ یہ لیبارٹری۔ کیا انہوں نے آنکھوں میں سلیمانی سرمہ ڈال رکھا ہوتا ہے۔ کہ زمین کے اندر کے چیزیں انہیں نظر آنے لگ جاتی ہیں"۔ رابو کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔ اور آر۔الیون ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تم سیدھے سادھے لوگ ہو۔ تمہیں کیا پتہ۔ بہرحال لیبارٹری یہیں ہے اتر کاش کے قریب۔ چیف اور میڈم کے درمیان اس کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں۔ چیف تو تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دینے کا کہہ رہے تھا۔ مگر میڈم نے تمہیں گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ اس پر چیف ناراض ہو کر اتر کاش واپس چلا گیا۔ وہ میڈم سے بھی زیادہ سخت ہے"۔ آر۔الیون نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہیں معلوم ہوگا کہ کہاں ہے وہ تم نے باتیں جو سنی تھیں ان کی۔ ویسے ہے تو یقین نہ آنے والی بات کہ ان پہاڑیوں میں کوئی لیبارٹری بنے جہاں ایٹم بم بن رہے ہوں۔ اور ہم خود جو یہاں رہتے ہیں ہمیں آج تک اس کا پتہ ہی نہ چلے"۔ رابو نے کہا اور آر۔الیون ہنس پڑا۔

"یہ حکومتوں کے خفیہ کام ہوتے ہیں رابو۔ مجھے پورا تو معلوم نہیں البتہ چیف کہہ رہا تھا کہ زرشاک پہاڑی کے نیچے ہے لیبارٹری۔ اب پتہ نہیں زرشاک پہاڑی کون سی ہے یہاں سے سب پہاڑیاں ایک جیسی خشک اور بنجر ہیں"۔ آر۔الیون نے کہا۔

"زرشاک۔ کمال ہے۔ میں نے تو آج تک ایسا کوئی نام نہیں سنا۔ بہرحال ہمیں کیا۔ ویسے جب تک یہ ایجنٹ پکڑے نہ گئے۔ ہمارے کاروبار کے لئے بڑا مسئلہ بن جائے گا"۔ رابو نے کہا۔

"تم یہ میڈم والا کارڈ قابو میں رکھنا یہ تمہارے لئے کھل جا سم سم بن جائے گا"۔ آر۔الیون نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور رابو نے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً دو گھنٹے تک جیپ مختلف پہاڑی راستوں پر کبھی اوپر جاتی اور کبھی نیچے اترتی ہوئی آخرکار ایک پہاڑی کے دامن میں موجود ایک چھوٹے سے قصبے میں داخل ہو گئی۔

"بس یہیں اتار دو ہمیں۔ بہت بہت شکریہ۔ ویسے اگر پینے پلانے کا شوق ہو تو آ جاؤ"۔ رابو نے کہا۔

"شکریہ میڈم وہاں میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔ اس لئے مجھے فوراً واپس جانا ہے"۔ آر۔الیون نے کہا اور رابو اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ جب جیپ چلی گئی تو وہ لوگ بستی کے درمیان بنے ہوئے ایک بڑے مکان کی طرف بڑھنے لگے۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔ رابو نے دستک دی تو دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔

"اوہ۔ رابو تم۔ آ جاؤ اندر"۔ دروازے کھولنے والے نے چونک کر کہا اور رابو نے سر ہلاتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اندر پہنچ گئے۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں زمین پر

چٹائی کا فرش تھا۔فرنیچر ٹائپ کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔

"سردار کہاں ہے"۔رابو نے وہیں چٹائی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی اطلاع دیتا ہوں"۔اس کوہستانی نے کہا اور تیزی سے ایک اور دروازہ کھول کر غائب ہوگیا۔تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ کوہستانی اندر داخل ہوا۔

"آپ بخیریت پہنچ گئے۔شکر ہے۔ورنہ مجھے اچانک کیمپ میں طلب کیا گیا تو میں بے حد پریشان ہوا تھا عمران صاحب"۔آنے والے نے وہیں چٹائی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہ ریکھا میری توقع کے عین مطابق خاصی ذہین لڑکی ثابت ہوئی ہے۔اس لئے میں نے تم سے سردار ماجو کے پورے خاندان کے بارے میں کرید کرید کر پوچھا تھا اب دیکھو کام آگئی ناں یہ جرح۔ویسے وہ اصل سردار ماجو لیک تو نہ کردے گا کوئی بات"۔رابو نے جو دراصل عمران تھا بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔میرے والد صاحب کافی عرصہ یہاں ملازمت کرتے رہے ہیں۔سردار ماجو اور ہمارے خاندان کے درمیان بڑے گہرے تعلقات رہے ہیں۔اور سردار ماجو بذات خود پاکیشیا کا بہت بڑا حامی ہے۔اس لئے تو جب میں نے اس سے بات کی تو وہ فوراً ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہوگیا تھا"۔آنے والے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔اور عمران کے چہرے پر بھی اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

"اچھا ناٹران۔ادھر ہماری ٹیم کا کیا حال ہے۔کہاں تک کی سیاحت کر لی انہوں نے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"فیصل جان انہیں وہی ڈیل کر رہا ہے۔کل صبح وہ ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچیں گے۔فیصل جان نے وزارت سیاحت سے ان کے لئے سپیشل پرمٹ حاصل کر لیا ہوا ہے۔اس لئے یہاں انہیں کوئی نہ روکے گا"۔اس ادھیڑ عمر نے جو کہ دراصل میں ناٹران تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں بلانے سے پہلے جب ریکھا نے یہاں کے انچارج دلیپ سے بات کی تو اس نے بتایا کہ شاگل کو کوئی اہم کال ملی اور وہ فوراً دارالحکومت چلا گیا ہے۔شاگل اتنی آسانی سے بھاگنے والا نہیں ہے۔جب کہ اُسے معلوم ہوگیا ہو کہ میں ادھر پہنچنے والا ہوں۔ضرور دارالحکومت میں کوئی خاص بات ہوگئی ہوگی"۔عمران نے کہا۔

"اوہ۔ٹھیک ہے۔میں جا کر فیصل جان کو کال کر کے اس سے رپورٹ لیتا ہوں"۔ناٹران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ اصل سردار صاحب کہاں ہیں۔کہیں مار تو نہیں دیا اُسے"۔عمران نے پوچھا۔

"ارے نہیں عمران صاحب۔ انہیں تو میں نے ان کے بیٹے رابو سمیت تہہ خانے میں بند کیا ہوا ہے"۔ ناٹران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جا کر اس سے یہ پوچھو کہ یہاں زرشاک کی پہاڑی بھی ہے اگر ہے تو کون سی ہے۔ نقشہ تو ہوگا یہاں کا تمہارے پاس۔ اس پر مارک کرا کر لاؤ"۔ عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور ناٹران سر ہلاتے ہوئے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے تم لوگ اس طرح بیٹھے ہو جیسے ابھی یہاں سے دارلافانی کی طرف کوچ کرنے کا ارادہ ہو۔ بھائی آرام سے بیٹھو۔ اب مس ریکھا نے تو ہمیں کلیئر کر ہی دیا ہے۔ اب کاہے کا فکر"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے دوسرے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب مسکرا کر ذرا سے ڈھیلے ہو کر بیٹھ گئے۔

"ماسٹر۔ جب اس نے گولی مارنے کا حکم دیا تھا تو میں تو حملہ کرنے ہی لگا تھا"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب تم عورتوں پر بھی حملے کرنے لگے ہو۔ ویری بیڈ۔ جوزف کو دیکھو تم سے عمر میں بڑا ہی ہوگا لیکن اس پر عورتیں بھی حملہ نہیں کرتیں"۔ عمران نے کہا اور جوانا کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس عورت پر نہیں ماسٹر۔ اس آر۔ الیون پر جس نے مشین گن تانی تھی"۔ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر تم حملہ کر دیتے تو ہم یہاں اطمینان سے نہ بیٹھے ہوتے بھاگ دوڑ شروع ہوتی۔ جوزف کیا بات ہے۔ جب سے تم نے شراب چھوڑ دی ہے۔ بوڑھے بکرے کی طرح تھوتھنی لٹکائے رہتے ہو۔ نہ چمک نہ بھڑک۔ نہ بول نہ چال۔ اس طرح تو جلدی آماشی کی جھیل میں تمہاری لاش تیرنے لگ جائے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس نجانے کیا بات ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں لاوارث اور بیمار ہاتھی کی طرح ہو گیا ہوں جو اپنی موت کا انتظار کرنے خود ہی ہاتھیوں کے قبرستان میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ باس کاش میں جونا کی بات نہ مانتا"۔ جوزف نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا۔

"تو دوبارہ شروع کر دو پینا"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں پرنس ہوں جوانا اپنے قبیلے کا۔ تمہاری طرح عام آدمی نہیں ہوں کہ ایک بار فیصلہ کر کے بدل دوں۔ پرنس جو کہہ دیتے ہیں وہ فائنل ہوتا ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ اب واقعی آماشی جھیل میں میری لاش تو تیر سکتی ہے مگر میں اب شراب دوبارہ نہیں پی سکتا۔ آئندہ یہ بات میرے سامنے پھر نہ کہنا"۔ جوزف نے انتہائی سخت

لہجے میں کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ جوزف واقعی پہلے سے بہت بدل گیا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ سے ناٹروم سکسٹی کی گولی چوسنے کے لئے دے دیں۔ کچھ نہ کچھ تو کمی وہ پوری کر ہی دے گی"۔ ٹائیگر نے جو خاموش بیٹھا ان کی باتیں سن رہا تھا پہلی بار بولا۔

"ناٹروم سکسٹی۔ لیکن جوزف سوکھ کر کانٹا ہو جائے گا۔ اور پھر اسے جوزف دی گریٹ کی بجائے جوزف دی تنکا کہنا پڑے گا۔ ناٹروم سکسٹی نے سارا خون چوس لینا ہے اس کا۔ ارے ہاں۔ ایک کام ہو سکتا ہے۔ اور وری گڈ۔ افریقہ کے گریٹ وچ ڈاکٹر ٹاجی کا نسخہ استعمال کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ٹاجی۔ واقعی گریٹ تھا۔ وہ مجھے کہتا تھا پرنس جوزف ایک وقت آئے گا کہ تم دیوتا مانگی کی معبد کے اداس الو بن جاؤ گے۔ پھر تم میرے پاس آنا میں تمہیں دوبارہ پرنس بنا دوں گا۔ لیکن اس سے ایک بار کنتانی جھیل پر رہنے والے کالے سانپ کی شان میں گستاخی ہو گئی اور کالے سانپ نے اُسے پھونک مار کر جلا دیا"۔ جوزف نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا۔

"تم اب واقعی دیوتا مانگی کے معبد کے اداس الو بن گئے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ جب کہ ٹائیگر اور جوانا دونوں مسکرا رہے تھے۔

"ہاں باس۔ اب میں واقعی اداس الو بن چکا ہوں۔ اب میں پرنس جوزف دی گریٹ نہیں رہا۔ وہ جوزف دی گریٹ جس کا نام سن کر قبیلے کی کنواریوں کے چہرے دمک اٹھتے تھے اور خونخوار شیر اپنی دُمیں دبا لیتے تھے۔ اب تو میں جھیل آماشی کی جھاڑیوں میں رینگنے والا وہ کیڑا ہوں جسے سرخ چیل بھی نہیں کھاتی"۔ جوزف پر واقعی اداسی کا شدید دورہ پڑا ہوا تھا۔

"تو فکر نہ کرو۔ گریٹ وچ ڈاکٹر کی روح پرسوں مجھ سے ملاقات کے لئے آئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ دیوتا مانگی کے معبد کے الوؤں نے بطور احتجاج ہڑتال کر دی ہے۔ اس لئے جوزف کو دوبارہ گریٹ بننا چاہئے۔ اس نے مجھے نسخہ دیا ہے"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا پھر تو باس تم ضرور وہ نسخہ مجھے بتاؤ"۔ جوزف نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"تین شرطیں پوری کرنی پڑیں گی۔ یہ بھی گریٹ وچ ڈاکٹر کی بتائی ہوئی شرطیں ہیں"۔ عمران نے اُسے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شرطیں۔ کون سی شرطیں"۔ جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"ایک شرط تو یہ ہے کہ روزانہ پانچ سو ڈنڈ نکالنے پڑیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"منظور ہے"۔ جوزف نے فوراً ہی حامی بھرلی۔

"دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نسخہ تمہیں خود تیار کرنا پڑے گا"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون سا نسخہ باس"۔ جوزف نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہی جو گریٹ وچ ڈاکٹر تاجی کی روح نے مجھے بتایا ہے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"منظور ہے"۔ جوزف نے ایسے ہاں کہی جیسے بصد مجبوری اس شرط کو منظور کر رہا ہو۔

"اور تیسری اور آخری شرط یہ ہے کہ اس نسخے میں لوہے کی جو سٹک استعمال ہو گی اُسے منہ میں رکھ کر ہی ساری بات چیت کرنی پڑے گی۔ بات چیت کے دوران اُسے نکالنا نہ ہو گا"۔ عمرانے کہا۔

"یہ کیسی شرط ہے باس۔ کون سی سٹک"۔ جوزف نے ایک بار پھر حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ شائد لولی پاپ کا آئیڈیا بتا رہے ہیں"۔ ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے چونک کر کہا۔ اور لولی پاپ کا نام سن کر جوزف اور جوانا بھی بُری طرح چونک پڑے تھے۔

"یہ میں آئیڈیا نہیں بتا رہا۔ گریٹ وچ ڈاکٹر تاجی کی روح کا آئیڈیا ہے۔ کیوں جوزف۔ کیا تم گریٹ وچ ڈاکٹر تاجی کے حکم سے انکار کر سکتے ہو"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ نو باس۔ گریٹ وچ ڈاکٹر تاجی کے حکم سے تو چلتے دریا رک جاتے ہیں۔ پہاڑ اپنی جگہ سے سرک جاتے ہیں اور درخت جھک جاتے ہیں۔ گریٹ وچ ڈاکٹر تاجی کے حکم سے انکار کا مطلب خوفناک اور عبرتناک موت ہوتا ہے باس۔ مگر لولی پوپ کا کیا مطلب ہوا باس"۔ جوزف نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گریٹ وچ ڈاکٹر تاجی کی روح نے مجھے بتایا ہے کہ اب پرنس کے دوبارہ عظیم بننے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اُسے لولی پوپ پرنس بنا دیا جائے۔ اور چونکہ گریٹ وچ ڈاکٹر تاجی کو پرنس جوزف سے بے حد محبت ہے لہذا اس نے حکم دیا ہے کہ اب جوزف لولی پوپ پرنس کہلائے گا اور بنے گا۔ چنانچہ اس کی روح نے مجھے جو نسخہ بتایا ہے اس نسخے کے مطابق لوہے کی سٹک لے کر اس کے ایک سرے پر ببول کی گوند۔ مچھلی کے چانے کا چورہ ملا کر اس میں کائی کا رس ڈال کر گولا بنایا جائے۔ یہ لولی پوپ بن جائے گا۔ ایسا لولی پوپ جو صرف پرنس ہی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس لولی پوپ کو جب پرنس جوزف اپنے منہ میں رکھے گا تو وہ دوبارہ شیر بن جائے گا۔ وہی پرنس جس کی دہشت سے شیر کے جبڑے خود بخود چڑ جاتے تھے اور افریقہ کی کنواری دوشیزاؤں کے کانوں میں موجود بالے لرزنے لگ جاتے تھے اب جوزف کی مرضی کہ وہ گریٹ وچ ڈاکٹر تاجی کی روح کا حکم مان کر دوبارہ پرنس بن جائے لولی پوپ پرنس یا انکار کرے سزا پالے یہ جوزف کی اپنی مرضی ہے"۔ عمران نے

سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس۔ تھینک گاڈ۔ گریٹ وچ ڈاکٹر ٹاجی نے میری مدد کر دی مجھے دوبارہ پرنس بنا دیا۔ لولی پوپ پرنس ہی سہی بہرحال میں دوبارہ پرنس بن گیا۔ تھینک گاڈ"۔ جوزف نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تینوں شرطیں بھی ساتھ ہیں ورنہ سزا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیس باس۔ وہ تو میں پہلے قبول کر چکا ہوں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"سوچ لو۔ دو گواہ بھی موجود ہیں۔ یہ نہ ہو کہ تم بعد میں نکاح سے ہی مکر جاؤ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نکاح۔ کیسا نکاح"۔ جوزف نکاح کے لفظ پر بے اختیار اچھل پڑا۔

"لولی پوپ سے نکاح تین بار قبول ہے منظور ہے کہہ چکا ہو۔ دو گواہوں کے سامنے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیس باس۔ ارے اوہ باس۔ کہیں تم کسی عورت کو تو لولی پوپ نہیں کہہ رہے"۔ جوزف نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے آثار چھا گئے تھے۔ جوانا اور ٹائیگر دونوں اس کے اس انداز پر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"مجھے معلوم ہے تمہارا قبیلہ آدم خوری چھوڑ چکا ہے۔ اس لئے اب تو گوند ببول والا لولی پوپ ہی تمہارے جبڑوں میں رہ سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تھینک گاڈ۔ کہ لولی پوپ عورت نہیں ہے۔ ورنہ مجھے گریٹ وچ ڈاکٹر ٹاجی کے حکم پر اُسے بھی منہ میں رکھنا پڑتا"۔ جوزف نے انتہائی طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور اس بار جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ عمران بھی ہنس پڑا۔

"او۔ کے۔ پھر پہلی شرط کے مطابق شروع ہو جاؤ ڈنڈ نکالنے جب تک سامان یہاں پہنچ جائے گا" اور جوزف ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور ایک طرف ہٹ کر اس نے تیزی سے ڈنڈ نکالنے شروع کر دیئے۔ اُسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور ناٹران اندر داخل ہوا۔ وہ اس وقت دوسرے میک اپ میں تھا جب کہ اس کے ساتھ سردار ماجو تھا جس کے میک اپ میں پہلے ناٹران خود تھا۔ وہ دونوں حیرت سے جوزف کو ڈنڈ نکالتے ہوئے دیکھنے لگے۔

"مجھ سے بات کرو۔ یہ لولی پوپ پرنس بننے کی تیاری کر رہا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناٹران چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"فیصل جان سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ نہیں ہو رہا۔ اس لئے مجھے واپس آنے میں دیر ہو گئی ہے۔ میرا خیال ہے مجھے فوراً واپس دارالحکومت پہنچنا چاہئے۔ کیونکہ فیصل جان کے کال اٹنڈ نہ کرنے کا مطلب ہے کہ وہاں کوئی لمبی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ میں نے اسی لئے میک اپ بدل لیا ہے۔ سردار ماجو یہاں آپ کا ہر طرح سے خیال رکھے گا"۔ ناٹران نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔

"مجھے ناٹران نے تفصیل بتا دی ہے عمران صاحب۔ میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو یہاں خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ آپ کے اشارے پر میں تو کیا پورا کاش قبیلہ گردنیں کٹوا دے گا" سردار ماجو نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔

"شکریہ سردار ماجو۔ ٹھیک ہے ناٹران۔ تم جاؤ۔ وہ نقشہ"۔ عمران نے کہا۔ اور ناٹران نے چونک کر جیب سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"مجھے وہ پہاڑی مارک کرانے کا وقت ہی نہیں ملا۔ آپ خود سردار ماجو سے ڈسکس کر لیں"۔ ناٹران نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ ناٹران سلام کر کے تیزی سے مڑا۔ اور بیرونی دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"آپ کس پہاڑی کی بابت پوچھ رہے ہیں"۔ سردار ماجو نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں کوئی زرشک پہاڑی ہے"۔ عمران نے نقشہ کھول کر چٹائی پر بچھاتے ہوئے کہا۔

"زرشک پہاڑی۔ ہاں ہے۔ وہاں جہازوں کا ایک بڑا اڈہ بھی ہے۔ بڑا طویل عرصے تک یہ اڈہ بنتا رہا ہے"۔ سردار ماجو نے جواب دیا۔

"پہاڑی پر جہازوں کا اڈہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"جناب زرشک پہاڑی بہت بڑی پہاڑی ہے۔ فوج نے آدھی پہاڑی بارود کے دھماکوں سے اڑا دی۔ اور وہاں خاصی بڑی جگہ سیدھی کر لی۔ اسی سیدھی جگہ پر انہوں نے اڈہ بنا لیا۔ لیکن اس اڈے پر طیارے نہیں ہوتے۔ صرف جنگی ہیلی کاپٹروں کا اڈہ ہے۔ اور جناب باقی آدھی پہاڑی کے اوپر انہوں نے چیکنگ مرکز بنا لیا۔ ایک لفٹ اڈے سے اوپر چوٹی تک جاتی ہے۔ اور انہوں نے ایسی بڑی بڑی لائٹیں بھی فٹ کی ہوئی ہیں جو رات کو اڈے اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر اس قدر تیز روشنی ڈالتی ہیں کہ زمین پر پڑی ہوئی سوئی بھی اندھے کو نظر آنے لگ جائے۔ چوٹی پر انہوں نے کوئی بہت بڑا گھومنے والا چکر لگایا ہوا ہے۔ ادھر کوئی نہیں جا سکتا۔ اڈے کے گرد انہوں نے باقاعدہ پتھروں سے اونچی چار دیواری بنائی ہوئی ہے۔ جس میں بڑا سا

گیٹ نصب ہے۔ مجھے یوں یہ ساری تفصیل معلوم ہے جناب کہ ہمارا قبیلہ وہاں محنت مزدوری کرتا رہا ہے جناب"۔سردار ماجو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نقشہ سمجھتے ہو"۔عمران نے نقشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں جناب۔ میں چونکہ قبیلے کا سردار ہوں اور میرا قبیلہ وہاں پہاڑی پر مزدوری کرر ہا تھا اس لئے بڑے افسر نے مجھے ان کا نگران مقرر کیا تھا۔ مجھے چار ہزار روپیہ مہینہ تنخواہ ملتی تھی جناب۔آٹھ سال تک ملتی رہی ہے۔اس افسر نے مجھے نقشہ پڑھنا سمجھایا تھا جناب تاکہ میں مزدوروں سے صحیح کام لے سکوں"۔سردار ماجو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔اور عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اچھا دیکھو یہ نشان تو اس بستی کا ہے۔اتر کاش بستی جس میں ہم موجود ہیں۔یہ طرف مشرق ہے یہ مغرب یہ شمال اور یہ جنوب اب بتاؤ کہ اس بستی لٹنے زرشک پہاڑی یا جنگی ہیلی کا پٹروں کا اڈہ کس طرف ہے"۔عمران نے اُسے نقشے کی سمتیں سمجھاتے ہوئے کہا۔اور سردار ماجو نے غور سے دیکھتا رہا۔پھر اس نے ایک اور نشان پر انگلی رکھ دی۔

"یہ بستی لٹنے شمال کی طرف یہ ہے زرشک پہاڑی"۔سردار ماجو نے کہا۔اور عمران اس نشان پر جھک گیا۔کافی دیر تک وہ اُسے غور سے دیکھتا رہا۔پھر اس نے سر اٹھایا۔

"اس بستی سے اس کا فاصلہ کتنا ہے"۔عمران نے پوچھا۔

"دس کوس کا راستہ ہے جناب۔کافی دور ہے۔یہ راستہ اس پہاڑی کے قریب سے ہوکر ماتاش بستی کی طرف جاتا ہے۔لیکن راستے میں آج کل فوجیوں نے باقاعدہ پڑتال شروع کر رکھی ہے۔ ہر آدمی کی پوری تلاشی لیتے ہیں۔سامان کی پڑتال کرتے ہیں پوچھ گچھ کرتے ہیں پھر آگے جانے دیتے ہیں"۔سردار ماجو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں ٹھیک ہے۔اچھا اب یہ بتاؤ کہ یہاں ببول کی گوند مل جائے گی۔بستی کے عقب میں میں نے ببول کے درخت کافی تعداد میں دیکھے ہیں۔اور کافی ساری کائی بھی چاہیئے"۔عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے سردار ماجو سے پوچھا۔جوزف اس وقت سے مسلسل ڈنڈ لگانے میں مصروف تھا۔اس کا پورا لباس پسینے میں بھیگ گیا تھا۔چہرہ بھی پسینے میں ڈوبا ہوا تھا۔وہ ساتھ ساتھ گنتی بھی کر رہا تھا۔اور ابھی وہ تین سو تک پہنچا تھا۔

"ببول کی گوند تو یہاں عام مل جاتی ہے۔ہم لوگ اسے بھون کر خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں لیکن یہ کائی کیا ہوتی ہے"۔سردار ماجو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جہاں پانی کافی عرصہ تک کھڑا رہے تو اس پر سبز رنگ کا چھلکا سا چڑھ جاتا ہے۔ اسے کائی کہتے ہیں"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ وہ بھی مل جائے گی۔ یہاں ایک بڑا جوہڑ ہے جہاں قبیلے والے مچھلیاں پکڑتے ہیں۔ اس کے کنارے پر بہت کائی ہے۔ ہم اسے باچھو کہتے ہیں"۔ سردار ماجو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو یہاں مچھلی کے چانے بھی مل جائیں گے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مچھلی کے چانے وہ آپ نے کیا کرنے ہیں۔ مل تو جاتے ہیں لیکن چورہ ملتا ہے۔ ہم اس چورے کو جانوروں کی خوراک میں ملاتے ہیں۔ تازے چانوں کے لئے تو مچھلی پکڑ کر انہیں اتارنا پڑے گا"۔ سردار ماجو نے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں گریٹ وچ ڈاکٹر کا نسخہ۔ کہ ہر چیز اس ویران اور پہاڑی مقام پر بھی مل جاتی ہے۔ او۔ کے سردار ماجو۔ تھوڑی سی گوند۔ چانوں کا خشک چورا اور کافی ساری کائی لے آؤ۔ جلدی کرو تاکہ لولی پوپ پرنس تیار ہو سکے"۔ عمرانے کہا۔

"لولی پوپ پرنس۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں"۔ سردار ماجو اور زیادہ حیران ہو گیا۔

"تم چیزیں لے آؤ۔ بس۔ جوزف کی گنتی پوری ہونے والی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سردار ماجو سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ اور اس بار اندرونی دروازے کی بجائے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے نائٹروم سکسٹی کا اچھا متبادل تلاش کیا ہے عمران صاحب۔ کائی کا رس اور مچھلی کے چانے مل کر نائٹروم سکسٹی کا متبادل ہی بن جائیں گے"۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ نسخہ وچ ڈاکٹر نے بتایا ہے اور ابھی وچ ڈاکٹروں نے سائنس نہیں پڑھی۔ پھر نائٹروم سکسٹی تو بغیر ڈاکٹر کے نسخے کے ملتا ہی نہیں۔ اس لئے یہی ٹھیک ہے ہر جگہ مل جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر بھی مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"ماسٹر۔ کیا یہ پہلی شرط اکٹھی ہی پوری کرنی ہے۔ قسطوں میں پوری نہیں ہو سکتی۔ جوزف کی حالت دیکھ رہے ہیں آپ"۔ جوانا نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ شرط اکٹھی ہی ہے۔ اب یہ تو وچ ڈاکٹر کی مرضی تھی۔ آخر یہ دوبارہ پرنس بن رہا ہے تو کچھ خون تو گرم ہونا ہی چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ جوزف کی حالت واقعی خاصی خراب نظر آ رہی تھی۔ وہ ہانپ رہا تھا اور چہرہ بھی مسلسل مشقت سے بگڑ سا گیا تھا لیکن وہ مسلسل ڈنڈ نکالے چلا جا رہا تھا۔ عمران پھر نقشے پر جھک گیا۔

"اسے چیک کرنا پڑے گا۔ اس اڈے کے نیچے لیبارٹری ہوگی"۔ عمران نے کہا۔

"سر پہلے تو اس چوٹی پر موجود نگران چوکی کو اڑانا پڑے گا۔ ورنہ تو ہم اڈے میں داخل بھی نہ ہوسکیں گے۔ انہوں نے سرچ لائٹیں لگائی ہی تو لازماً بھاری مشین گنیں اور راکٹ گنیں بھی فٹ کی ہوئی ہوں گی"۔ ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"صرف چیک کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ ہمیں پوری تیاری سے وہاں جانا ہوگا۔ ایک پارٹی ٹاور تباہ کرے گی دوسری اڈے میں داخل ہوگی اور پھر لیبارٹری کے اندر جو حفاظتی انتظامات ہوں گے وہ ختم کرنے پڑیں گے۔ ورنہ تو اگر صرف چوکی ختم ہوئی تو پورے کافرستان کی فوج اس پہاڑی کے گرد گھیرا ڈال لے گی"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ ویسے ہمیں وہاں جا کر جائزہ تو لینا چاہیئے"۔ جوانا نے کہا۔

"وہ لوگ بے حد چوکنا ہیں اس لئے اگر وہ مشکوک ہوگئے تو پھر پوری بستی کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیں گے۔ ابھی شاگل یہاں موجود نہیں ہے ورنہ شاید ہم اتنے اطمینان سے یہاں نہ بیٹھے ہوتے"۔ ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ سردار باجو دوبارہ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تھیلا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس نے کافی ساری کائی ایک موٹے کپڑے میں باندھی ہوئی تھی موٹا کپڑا باہر سے تر ہو رہا تھا۔

اُسی لمحے جوزف کے منہ سے بھی پانچ سو کا لفظ نکلا اور اس کے ساتھ ہی جوزف ہانپتا ہوا بیٹھ گیا۔

"ارے اتنے جلدی کیسے پانچ سو ہوگئے۔ کیا شارٹ ہینڈ کی طرح شارٹ گنتی تو نہیں ایجاد کر لی تم نے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ پورے پانچ سو گئے ہیں"۔ جوزف نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"اگر مجھے یہ خیال نہ آتا کہ شراب چھوڑنے کی وجہ سے تمہاری یہ حالت ہوگئی ہے تو پانچ سو ڈنڈ پر اس طرح ہانپنے پر میں تمہیں لازماً سرخ گدھوں کے سامنے ڈال دیتا"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ آئندہ نہیں ہانپوں گا۔ بب۔ باس"۔ جوزف سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ اٹھاؤ یہ نسخہ اور شروع ہو جاؤ۔ میں تمہیں اس کی مقداروں کا تناسب بتاتا جاتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور سردار باجو کا لایا ہوا سامان اس نے جوزف کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے وہ بورا اٹھایا جو وہ ساتھ لے آئے تھے۔ اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر اس نے ایک بالشت لمبی اور انگوٹھے جتنی موٹی لوہے کی سلاخ نکالی اور جوزف کی طرف پھینک دی۔ اب سب لوگ جوزف کو دیکھ رہے تھے۔

ان کے انداز میں گہری دلچسپی تھی۔

پھر عمران کے بتانے پر جوزف نے تھوڑی سی گوند کو ہاتھوں سے مسل کر توڑا۔ اس میں کچھ چورا ملایا اور انہیں مکس کرنے لگا۔

"برتن لے آؤں جناب"۔ سردار ماجو نے کہا۔

"ہاں اور آٹھ دس اس جیسے لوہے کی سلاخیں بھی لے آؤ"۔ عمران نے کہا اور سردار ماجو سر ہلاتے ہوئے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ایک چوڑا مگر خاصا گہرا برتن اٹھایا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں بالشت بھر لمبی اور عمران والی سلاخ سے قدرے پتلی سلاخیں بھی تھیں۔ عمران اب باقاعدہ کسی کیمیاگر کی طرح جوزف کو ہدایات دینے لگا۔ گوند اور چورے کو برتن میں ڈال کر جوزف نے کائی کو مٹھی میں دبا کر اس سے نکلنے والا سبز رنگ کا رس اس برتن میں ڈالنا شروع کر دیا۔ ایک مخصوص مقدار میں جب کائی کا رس نکل کر برتن میں پہنچ گیا تو عمران نے اسے مزید رس ڈالنے سے منع کر دیا گوند اور چورے کی گہرائے براؤن رنگ کی پیسٹ سی بن گئی۔ پھر عمران خود آگے بڑھا اور اس نے اس کے ایک سرے پر اس پیسٹ کا گولا سا بنانا شروع کر دیا۔

"بس اتنا موٹا گولہ ہونا چاہئے نہ اس سے زیادہ نہ کم"۔ عمران نے وہ سلاخ جوزف کو دکھاتے ہوئے کہا اور جوزف نے سر ہلاتے ہوئے دوسری سلاخوں کے سروں پر گولے بنانے شروع کر دیئے۔ سارے گولے جلد ہی سوکھ کر سخت ہو گئے۔

"لو اب اسے منہ میں رکھو اور تیسری شرط پوری کرنے کی پریکٹس شروع کر دو"۔ عمران نے کہا اور جوزف نے جھجکتے ہوئے گولہ منہ میں ڈالا۔ سب انتہائی دلچسپی سے جوزف کو دیکھ رہے تھے وہ اس لوہے کے لولی پوپ کو چوسنے لگا۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد اس کے آنکھوں میں تیز چمک پیدا ہونے لگ گئی۔

"وہ۔ وہ۔ وہ۔ واری۔ واری"۔ جوزف نے مسرت بھرے انداز میں بولنا چاہا لیکن منہ میں آئرن لولی پوپ کی وجہ سے نہ وہ پورا منہ کھول سکتا تھا اور نہ اُسے نکال کر بات کر سکتا تھا۔ ورنہ تیسری شرط پوری نہ ہوتی اور جوزف دوبارہ پرنس نہ بن سکتا تھا۔

"ہاں ہاں بولتے رہو۔ جلد ہی تمہیں پریکٹس ہو جائے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف نے ایک بار پھر وہ۔ وہ کی گردان شروع کر دی۔ شروع میں تو وہ سلاخ کو منہ کے درمیان رکھ کر بات کر رہا تھا۔ لیکن پھر اس نے اُسے دائیں کونے کی طرف کر دیا اور اب وہ ویری کہنے میں کامیاب ہو گیا۔

"ویری۔ گا۔ گا۔ گاڈ"۔ جوزف نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔ باقی سب خاموش بیٹھے صرف مسکرا

رہے تھے۔ جوزف واقعی پوری کوشش میں مصروف تھا کہ وہ لولی پوپ کی موجودگی میں صحیح طریقے سے بولنا شروع کردے۔ ساتھ ساتھ وہ لولی پوپ کو چوستا بھی جارہا تھا۔ اب اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر تک مسلسل آؤ۔ اوکرنے کے بعد آخرکار وہ ایک صحیح فقرہ بولنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

"ویری گڈ باس۔ یہ تو شراب سے بھی زیادہ سرور دے رہا ہے۔ آہ۔ اب میں واقعی پرنس بن گیا ہوں"۔ جوزف نے مسرت بھرے انداز میں قلقاری مارتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"اب تم واقعی لولی پوپ پرنس بن گئے ہو۔ مبارک ہو۔ یہ اپنا سٹاک اٹھا کر جیب میں ڈال لو"۔ عمران نے کہا۔

اور جوزف نے مسرت بھرے انداز میں دوسرے آئرن لولی پوپ کو اس طرح جھپٹ کر اٹھایا جیسے وہ لولی پوپ نہ ہوں شراب کی بھری ہوئی بوتلیں ہوں۔

"بس ان تینوں۔ کی مقدار کے تناسب کا خیال رکھنا۔ اگر مقداروں کے تناسب میں ذرا بھی کمی بیشی ہوگئی تو پھر پرنس کی بجائے سوئیپر بنے نظر آؤ گے۔ سمجھے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف نے اس بار بولنے کی بجائے اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔

"رام دیال نے بڑی جلدی جان چھوڑ دی ہے۔ ویسے اب ہمیں یہاں سے چلا جانا چاہئے"۔ سیکرٹ سروس ہیڈکوارٹر سے باہر نکلتے ہی صفدر نے جولیا سے مخاطب ہوکر کہا اور پیدل ہی چلتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔

"صبح سے پہلے تو نہیں جاسکتے۔ اگر ہم گئے تو انہیں اور زیادہ شک پڑ سکتا ہے"۔ جولیا نے سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس دوران کوئی کلیو مل جائے۔ اور وہ ہم پر اچانک چڑھ دوڑے"۔ چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب مجبوری یہ ہے کہ ہم نہ ہی فرار ہوسکتے ہیں اور نہ چھپ سکتے ہیں۔ بہرحال ہمیں کل صبح تک تو انتظار کرنا پڑے گا"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے۔ ہمیں فیصل جان سے کہنا چاہیئے کہ وہ ہمیں کوئی ایسی رہائشگاہ دے دے جس میں نکلنے کے خفیہ راستے ہوں اور ہم رات کو باقاعدہ نگرانی بھی کریں"۔ صفدر نے کہا۔

"میری تجویز یہ ہے کہ ہم رات کو کوٹھی جائیں ہی نہیں۔ ہم مختلف گروپوں میں تقسیم ہوکر نائٹ کلبوں میں گھس جائیں۔ آخر ہم سیاح ہیں۔ ہمیں نائٹ کلبوں میں ڈانس دیکھنے یا رات گزارنے سے تو کوئی منع نہیں کرسکتا۔ صبح کو ہم ہیلی کاپٹر پر چلے جائیں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ اچھی تجویز ہے۔ اس طرح ہم سارے اکٹھے کسی خطرے سے دوچار ہونے سے بچ جائیں گے"۔ جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور تنویر کے چہرے پر چمک ابھر آئی۔

"لیکن صبح کو تو ہمیں ہر صورت واپس جانا ہی پڑے گا۔ اگر اس فیصل جان سے رابطہ ہوجائے تو ہم صبح کو کسی اور جگہ اکٹھے ہوکر جانے کا پروگرام بنا سکتے ہیں۔ ہمارا سامان وہ خود منگوا لے گا وہاں سے"۔ اس بار خاور نے کہا اور سب نے سرہلا دیئے۔

"یہ واقعی بہتر رہے گا۔ لیکن اس کا کوئی فون نمبر تو ہمارے پاس نہیں ہے۔ البتہ سپر ٹریولز کے ہیڈکوارٹر فون کرکے اُسے ٹریس کیا جاسکتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں اس قدر تشویش کی بھی ضرورت نہیں ہے اگر رام دیال کوئی حرکت کرے

گا تو اس سے نپٹا جا سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ہم کسی لمبے چکر میں پھنس گئے تو پھر آسانی سے اتر کاش نہ جا سکیں گے۔ اس لئے نائٹ کلبوں میں رات گزارنے والا آئیڈیا درست ہے"۔ تنویر نے فوراً ہی اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں تنویر کی تجویز بہتر رہے گی۔ خواہ مخواہ کسی مسئلے میں الجھنے کی بجائے بہتر یہی ہے کہ خاموشی سے یہاں نکل جائیں۔ ظاہر ہے اصل مشن تو یہاں مکمل نہیں ہوگا۔ اس لئے یہاں تو جتنا بھی وقت گزرے گا وہ ضائع ہی جائے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"او۔ کے۔ پھر تین گروپس بنا لیتے ہیں۔ صبح کوٹھی میں ہی واپس ہوگی"۔ تنویر نے جلدی سے کہا۔

"پہلے فیصل جان کو فون کر لیں۔ ادھر سامنے وہ بار ہے۔ وہاں چلتے ہیں۔ میں وہاں سے فون کر کے بات کر لوں گا"۔ صفدر نے کہا۔ اور سب سر ہلاتے ہوئے سڑک پار کر کے دوسری طرف موجود بار کی طرف بڑھنے لگے۔ بار میں کچھ زیادہ رش نہ تھا۔ اس لئے کافی کرسیاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سب ایک بڑی میز کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ صفدر ایک طرف موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جی فرمائیے"۔ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے نوجوان نے مسکراتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ صفدر چونکہ غیر ملکی میک اپ میں تھا۔ اس لئے کاؤنٹر مین کچھ زیادہ ہی خوش اخلاق بن رہا تھا۔

"فون کرنا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ان لینڈ کرنا ہے یا۔۔۔۔۔۔"۔ کاؤنٹر بوائے نے چونک کر پوچھا۔

"یہی دارالحکومت میں سپر ٹریولز کے ہیڈ کوارٹر میں کرنا ہے"۔ صفدر نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا۔ میں ملا دیتا ہوں۔ مجھے ان کے نمبرز معلوم ہیں۔ وہاں سیکنڈ منیجر میرا بڑا بھائی ہے"۔ کاؤنٹر بوائے نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کاؤنٹر بوائے نے ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یہ لیجئے۔ بات کیجئے"۔ کاؤنٹر بوائے نے ریسیور صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ میں جیک بول رہا ہوں۔ آپ کے ایک ایجنٹ مسٹر فیصل سے ہمارا ٹریولنگ کنٹکٹ ہے ان سے بات کرنی ہے"۔ صفدر نے گریٹ لینڈ کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فیصل۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کیجئے۔ میں معلوم کرتی ہوں"۔ دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی اور صفدر خاموش ہو کر ہال میں بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہیلو۔ فیصل جان بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں"۔ چند لمحوں کے بعد فیصل کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"مسٹر فیصل۔ میں جیک بول رہا ہوں مس جولیا کا ساتھی۔ ہم لوگ اس وقت ٹائم بار میں موجود ہیں۔ اور آپ سے فوری ملنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ سے آئندہ کا پروگرام تفصیل سے ڈسکس کر لیا جائے"۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں ابھی چند منٹ میں پہنچ جاتا ہوں"۔ دوسری طرف سے فیصل کی مودبانہ آواز سنائی دی۔ اور صفدر نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"شکریہ مسٹر"۔ صفدر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ میز پر باقی ساتھیوں کے لئے وہسکی اور جولیا کے لئے شمپین سرو ہو چکی تھی۔ اس بار چونکہ وہ غیر ملکی سیاحوں کے روپ میں تھے۔ اور اس میک اپ میں ظاہر ہے شراب سے اجتناب کرنا اپنے آپ کو مشکوک بنانا تھا۔ اس لئے وہ سب ان گولیاں کی کافی مقدار ساتھ لئے آئے تھے جو بظاہر تو کیلشیم کی گولیاں تھیں۔ لیکن دراصل میں وہ گولیاں شراب کو بے ضرر کر کے عام مشروب بنا دیتی تھیں۔ اس لئے جیسے ہی جام بھر کر صفدر کے سامنے رکھ گیا صفدر کا ہاتھ جیب سے باہر آیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے ہاتھ جام کے اوپر پھیلایا۔ اس کے ہتھیلی میں موجود گولی جب شراب میں غائب ہو گئی تو اس نے جام کو اٹھایا اور پھر واپس رکھ دیا۔

"وہ آ رہا ہے"۔ صفدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ صفدر نے اب جام اٹھا کر اس کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔ وہ سب آپس میں ہلکی پھلکی باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

تھوڑی دیر بعد فیصل بار کے دروازے پر نظر آیا اور پھر وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں انہیں سلام کیا اور ایک خالی کرسی لے کر بیٹھ گیا۔

"کیا پینا پسند کریں گے آپ مسٹر فیصل"۔ جولیا نے بڑے مہذب انداز میں پوچھا۔

"سوری مس۔ میں شراب نہیں پیتا۔ صرف کوک پیوں گا"۔ فیصل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے مڑ کر قریب موجود ویٹر کو ایک کوک لانے کے لئے کہہ دیا۔

"مسٹر فیصل۔ اس ملک کے سیکرٹ سروس کو نجانے کیوں ہم پر کوئی شک پڑ گیا۔ ہم ہوٹل میں موجود تھے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان ہمیں ہیڈ کوارٹر لے گئے"۔ جولیا نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع مل گئی تھی مس اور میں نے محکمہ سیاحت کے ڈائریکٹر جنرل کے ذریعے وہاں بات کی تو چیف شاگل کے سپیشل اسسٹنٹ رام دیال نے مجھے بتایا کہ شک کی بنا پر ایسا کیا گیا تھا لیکن شک دور ہونے پر

آپ کو واپس بھیج دیا گیا ہے۔ میں نے کوٹھی فون کیا لیکن وہاں سے کسی نے فون نہ اٹھایا اتنی دیر میں مسٹر جیک کی کال آ گئی"۔ فیصل نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فیصل۔ ہم اب مزید زیادہ دیر یہاں نہیں رکنا چاہتے۔ اس لئے کیا ایسا انتظام ہو سکتا ہے کہ ہم فوری طور پر اتر کاش جا سکیں"۔ جولیا نے کہا۔

"مس مجھے خود اس بات کا احساس ہے کہ آپ کو سیکرٹ سروس کی وجہ سے بے حد ڈسٹرب ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے آپ کی فوری روانگی کے انتظامات کر لئے ہیں۔ اگر آپ کی خواہش ہو تو ہم یہاں سے ایک اور جگہ چلے جاتے ہیں۔ وہاں سے ایک گھنٹے بعد ہماری روانگی ہو سکتی ہے"۔ فیصل جان نے اُسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ہمارا سامان"۔ جولیا نے کہا۔

"اس کی فکر نہ کریں وہ پہنچ جائے گا۔ دراصل میں نے کسی اور جگہ جانے کے انتظامات اس لئے بھی کئے ہیں کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ سیکرٹ سروس والے انتہائی سخت نگرانی کر رہے ہیں۔ کوٹھی پر نجانے انہیں کیا شک پڑ گیا ہے"۔ فیصل جان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں۔ لیکن ظاہر ہے یہاں بھی نگرانی رہی ہو گی ہماری"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ شاید ابھی رام دیال کو ابھی اس بات کا خیال نہیں آیا کہ آپ کوٹھی کی بجائے کہیں اور بھی جا سکتے ہیں۔ اس لئے اس کا سارا زور کوٹھی پر ہی ہو گا۔ ویسے میں کلرڈ شیشوں والی سٹیشن ویگن لے آیا ہوں اگر آپ پسند کریں تو"۔ فیصل نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ آپ واقعی اچھے ٹریولنگ ایجنٹ ثابت ہو رہے ہیں چلئے"۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ہینڈ بیگ کھول کر اس میں سے بل کی رقم نکالنی چاہی۔

"مس۔ اچھا میزبان بھی ہوں۔ آپ باہر چلیں میں بل دے دیتا ہوں"۔ فیصل جان نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ظاہر ہے باقی ساتھیوں نے اس کی پیروی کرنی تھی۔ فیصل جان بھی فوراً ہی ان کے پیچھے بار سے باہر آیا۔ اور انہیں ایک کلرڈ شیشوں والی سٹیشن ویگن پر سوار کر کے وہ بار کے کمپاؤنڈ سے باہر آ گیا۔ یہ عام سی ویگن تھی اس سپر ٹریولز والوں کا نام درج نہ تھا۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد فیصل جان نے جس سڑک پر کار موڑی۔ وہ شہر کے مضافات کی طرف جانے والی سنگل روڈ تھی جس پر ٹریفک قطعاً موجود نہ تھی۔ اور پہلے تو اس سڑک کے اطراف میں کچے پکے مکان نظر آتے

رہے۔ اس کے بعد کھیتوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوگیا۔ سڑک آگے جا کر کچے راستے میں بدل گئی۔ اور سٹیشن ویگن اس کچے راستے پر ہچکولے کھاتی ہوئی کھیتوں کے درمیان نکلتی کافی دور درختوں کے ایک وسیع جھنڈ کے اندر داخل ہوگئی۔ یہ درختوں کا ایک وسیع ذخیرہ تھا۔ سارے درخت باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت لگائے گئے تھے۔ اور یہ سارے درخت عمارتی لکڑی والے تھے۔ اس ذخیرے کے عین درمیان میں ایک حویلی نما عمارت موجود تھی۔ جو رقبے کے لحاظ سے تو خاصی وسیع تھی لیکن تھی یک منزلہ۔ اس کا لکڑی کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔ فیصل جان نے سٹیشن ویگن کو پھاٹک کے سامنے روک دیا۔ اور پھر مخصوص انداز میں ہارن بجایا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ پھاٹک کھولنے والا ایک مقامی نوجوان تھا۔ جس کے جسم پر دیہاتی لباس تھا۔ فیصل جان سٹیشن ویگن اندر لے گیا اور اندر داخل ہوتے ہی جولیا سمیت سارے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ عمارت کے وسیع کھلے حصے میں چار بڑے بڑے ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ چاروں ہیلی کاپٹر پرایسے نشانات موجود تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ سپر ٹریولز کے ذاتی ہیلی کاپٹر ہوں۔

"یہ ہیلی کاپٹر کیا کمپنی کی ملکیت ہیں"۔ جولیا نے سٹیشن ویگن سے نیچے اترتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ بین الاقوامی سروے ڈیپارٹمنٹ نے تین سال قبل کافرستان کے پہاڑی علاقے کا سروے کیا تھا۔ جب سروے کا کام ختم ہوگیا تو انہوں نے یہ ہیلی کاپٹر فروخت کر دیئے اور باس ناٹران نے سپر ٹریولز کی طرف سے انہیں خرید لیا۔ یہ کل چھ ہیلی کاپٹر تھے جس میں سے دو واقعی سپر ٹریولز کے استعمال میں رہتے ہیں۔ جب کہ یہ چار یہاں موجود ہیں۔ انہیں ایمرجنسی میں استعمال کیا جاتا ہے"۔ فیصل جان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ فیصل جان انہیں لے کر عمارت کے اندر پہنچا۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا جس میں صوفے اور کرسیاں موجود تھیں۔

" آپ یہاں تشریف رکھیں۔ میں آپ کا سامان بھی وہاں منگوا کر اور دوسرا ضروری سامان بھی لے کر واپس آتا ہوں۔ اس کے بعد ہم یہاں سے اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے روانہ ہوجائیں گے"۔ فیصل جان نے کہا اور پھر جولیا کے سر ہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ لیکن چند لمحے بعد وہ اُسی نوجوان کے ساتھ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ مشتاق ہے۔ میری واپسی تک یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ یہاں ہر چیز موجود ہے۔ کھانے پینے کا وافر سامان۔ حتیٰ کہ نیچے تہہ خانے میں جدید ترین اسلحہ بھی موجود ہے آپ جو چاہیں لے سکتے ہیں"

" کافی مل جائے گی"۔ اس بار صفدر نے کہا۔

"یس سر۔ میں لے آیا ہوں"۔ مشتاق نے کہا اور پھر وہ فیصل جان کے ساتھ ہی باہر چلا گیا۔

"ہمارے اس طرح اچانک غائب ہو جانے سے سیکرٹ سروس لازماً مشکوک ہو جائے گی اور پھر انہوں نے پوری توجہ اتر کاش کی پہاڑیوں کی طرف کر دینی ہے"۔ خاور نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ ہم سیاح ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ ہم لازماً کل ہی جائیں۔ پھر سپر ٹریولز کے ہیلی کاپٹر پر ہم وہاں گئے ہیں سیاحت کرنے۔ سیکرٹ سروس اس سے کیا ثابت کر سکے گی"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"وہ ہماری وہاں کڑی نگرانی شروع کر دے گی۔ اس طرح ہم کھل کر کام نہ کر سکیں گے"۔ تنویر نے کہا۔

"وہاں کام عمران کے پہنچنے کے بعد ہی شروع ہو گا اور جہاں عمران موجود ہو وہاں نگرانیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو تنویر کے ہونٹ خود بخود بھنچتے گئے۔

"اصل بات تو اتر کاش پہنچنا ہے۔ چیف نے ہمیں سیاحوں کے روپ میں یہاں ایک پلاننگ کے تحت بھیجا ہے اور باقاعدہ سپر ٹریولز کے تحت سارے کام کرائے گئے ہیں۔ اس لئے فکر کی کوئی بات نہیں۔ ویسے مس جولیا کیا چیف نے آپ کو سپر ٹریولز کے بارے میں پہلے ہی بریف کر دیا تھا۔ ورنہ آپ ایئر پورٹ پر فیصل سے کنٹکٹ کرنے سے انکار بھی تو کر سکتی تھیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ سپر ٹریولز کا نام تو نہ لیا تھا صرف اتنا کہا تھا کہ ایئر پورٹ پر ایک آدمی فیصل ملے گا۔ اس کے ساتھ ہم نے جانا ہے اور بس"۔ جولیا نے جواب دیا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد مشتاق ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے پر کافی کی آٹھ پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ادب سے ایک پیالی سب کے ہاتھ میں دی اور ٹرے لے کر واپس کمرے سے باہر چلا گیا۔ وہ سب لطف لے کر کافی سپ کرنے لگے۔ لیکن ابھی پیالیاں ختم ہی ہوئی تھیں کہ یک لخت باہر سے ایک دردناک انسانی چیخ سنائی دی اور وہ ابھی یہ آواز سن کر چونکے ہی تھے کہ یک لخت دس مشین گنوں سے مسلح افراد دوڑتے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی"۔ ان میں سے ایک نے چیختے ہوئے کہا جب کہ باقی افراد بجلی کی سی تیزی سے کمرے کے چاروں طرف پھیل کر کھڑے ہو گئے۔ البتہ ان کی مشین گنوں کا رخ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہی تھا۔

اسی لمحے رام دیال کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا اور چہرے پر

طنزیہ مسکراہٹ۔

"ہونہہ۔ تو تم سمجھ رہے تھے کہ سیکرٹ سروس سے بھاگ کر تم بچ جاؤ گے"۔ رام دیال نے انتہائی تحقیرانہ لہجے میں کہا۔

"یوشٹ اپ۔ نانسنس۔ تمہیں کس احمق نے سیکرٹ سروس میں شامل کر دیا ہے۔ ہم سیاح ہیں جہاں چاہیں جائیں جہاں چاہیں نہ جائیں۔ تم کون ہو پوچھنے والے"۔ جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سیاح۔ ہونہہ۔ تم سمجھتے تھے کہ سپیشل میک اپ کر کے تم اسی طرح سیاح بنے رہو گے۔ یہ دیکھو تمہاری اصل شکلوں کی تصویریں"۔ رام دیال نے اُسی طرح طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا۔ اور دوسرے لمحے بجلی کی سی تیزی سے اس نے ہاتھ کو آگے کی طرف جھٹکا تو سفید رنگ کی ایک گیند جولیا اور اس کے ساتھیوں کے درمیان فرش پر گر کر پھٹی اور دوسرے لمحے کمرہ سفید رنگ کے تیز دھوئیں سے بھر گیا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ مل سکا اور ان کے ذہن تاریک ہو گئے۔ پھر جب جولیا کو ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ ایک وسیع ہال نما کمرے میں لوہے کی کرسی پر جکڑی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سارے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر اس طرح جکڑے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی باری باری سب کے بازو میں انجکشن لگاتا جا رہا تھا۔ آخری آدمی کو انجکشن لگا کر وہ تیزی سے مڑا اور ایک طرف دیوار میں بنے ہوئے لوہے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ باہر جا کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔

"یہ ہم کہاں ہیں"۔ اسی لمحے جولیا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تنویر کی آواز سنائی دی اور جولیا نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔

"یقیناً سیکرٹ سروس کے کسی اڈے میں ہیں۔ اوہ فیصل جان بھی یہاں موجود ہے"۔ جولیا نے آخر میں کرسی پر موجود بے ہوش فیصل جان کو دیکھتے ہوئے چونک کر کہا اور پھر ایک ایک منٹ کے وقفے سے سارے ہوش میں آتے گئے۔ سب سے آخر میں فیصل جان ہوش میں آیا۔ وہ بھی ہوش میں آنے کے بعد حیرت بھرے انداز میں سر گھما کر انہیں دیکھ رہا تھا۔

"مس جولیا۔ اگر آپ اس طرح لیڈری کرتی رہیں تو پھر ہم بے بس چوہوں کی طرح مار ڈالے جائیں گے"۔ یک لخت تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"۔ جولیا نے چونک کر تنویر سے پوچھا۔ اس کے لہجے میں غصہ تھا۔

"مس جولیا۔ اگر ہم نے اسی طرح مسلسل دفاعی انداز اختیار کئے رکھا تو پھر اس کا یہی نتیجہ نکلے گا۔ یہ سیکرٹ سروس اب بھوت کی طرح ہمارے پیچھے پڑ گئی ہے۔ اب یہ آسانی سے ہماری جان نہ چھوڑے گی جیسے ہی پہلی بار انہیں ہم پر شک ہوا تھا ہمیں فوراً خود ان کے خلاف حرکت میں آجانا چاہئے تھا"۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اب واقعی ہمارا یہ انداز ہمیں کام نہ دے سکے گا"۔ صفدر نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"فیصل جان تم کیسے ان کے ہاتھ چڑھ گئے"۔ جولیا نے صفدر یا تنویر کو کوئی جواب دینے کے بجائے سب سے آخر میں بیٹھے فیصل جان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"میں سٹیشن ویگن پر واپس جب شہر پہنچا تو ایک جگہ پولیس گاڑیوں کے کاغذات چیک کر رہی تھی۔ میرے کاغذات درست تھے اس لئے میں بے فکر تھا۔ لیکن جیسے ہی میں کاغذات چیک کرانے کے لئے نیچے اترا۔ ایک پولیس مین نے میری ناک پر کوئی چیز ماری اور اس کے بعد مجھے یہاں ہوش آیا ہے"۔ فیصل جان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ پلاننگ کے تحت ہمیں پکڑا گیا ہے۔ لیکن یہ لوگ اس ذخیرے تک کیسے پہنچ گئے"۔ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں عام لوگ نہیں ہیں اور پھر اپنے ملک میں ظاہر ہے ان کے ذرائع بھی زیادہ ہوں گے۔ اس لئے یہ بحث اب فضول ہے کہ کیا ہوا۔ بلکہ اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اب ہمارا اقدام کیا ہونا چاہئے"۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ واقعی اس طرح ہم لوگ ان سے پیچھا نہ چھڑا سکیں گے۔ اس لئے میں نے دو فیصلے کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمیں ہر صورت میں اتر کاش کی پہاڑیوں پر پہنچنا ہے جس قدر جلد ممکن ہو سکے اور دوسرا فیصلہ یہ کہ اب ہمارا انداز دفاعی نہیں ہوگا بلکہ جارحانہ ہوگا"۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ مس جولیا۔ اب لطف آئے گا کام کرنے کا۔ سیاح بن کر تو ہم بھیڑیں بن گئے تھے"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ لوہے کا دروازہ کھلا اور وہ سب شاگل کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک پڑے شاگل کے چہرے پر فاتحانہ رنگ نمایاں تھا۔ اس کے پیچھے رام دیال تھا۔ اور ان دونوں کے عقب میں ایک مشین گن بردار تھا۔

"واہ رام دیال۔ تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ساری ہی سیکرٹ سروس کو اکٹھا پکڑ لیا ہے۔ کاش وہ عمران بھی ان میں شامل ہوتا تو ان کی موت کا لطف دوبالا ہو جاتا"۔ شاگل نے بڑے مسرت بھرے انداز میں۔ ان سب کو دیکھتے ہوئے رام دیال سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف۔ یہ اپنی طرف سے تو فرار ہو گئے تھے۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ جدید میک اپ واشر نے صرف ان کے میک اپ کو ہی چیک نہیں کیا بلکہ ان کے چہروں پر ایسا محلول بھی لگا دیا ہے جسے مشین کے ذریعے چیک کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آپ کی کال ملتے ہی میں نے کوٹھی کی نگرانی پر موجود آدمیوں کو الرٹ کر دیا۔ لیکن جب کافی دیر بعد ان کی طرف سے اطلاع ملی کہ یہ لوگ وہاں نہیں پہنچے تو پھر میں نے چیکنگ مشین آن کرا دی۔ اور مشین پر ایک سٹیشن ویگن ابھر آئی جس میں یہ سب لوگ موجود تھے۔ پھر سٹیشن ویگن انہیں یہاں چھوڑ کر واپس چلی گئی تو میں نے پولیس چیکنگ بہانے اسے بیہوش کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوانے کا آرڈر دے دیئے اس نے فیصل جان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود گروپ لے کر ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں پہنچ گیا۔ اندر ایک ہی آدمی تھا جسے سائیلنسر لگے ریوالور سے گولی ماردی گئی اور ہم نے انہیں گھیر لیا۔ چونکہ یہ خطرناک لوگ تھے اس لئے میں سانس روک کر ان پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا اٹیک کر دیا۔ یہ سب بیہوش ہو گئے۔ چونکہ میرے ساتھی بھی ساتھ ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر کال کر کے دوسرے افراد منگوا لئے۔ اور انہیں بے ہوشی کے عالم میں یہاں بلیک روم میں کرسیوں سے جکڑ دیا گیا پھر آپ کے پہنچنے کی اطلاع ملتے ہی میں نے انہیں ہوش میں لانے کے انجکشن لگوا دیئے اور اب یہ اس بے بسی کے عالم میں آپ کے سامنے موجود ہیں"۔ رام دیال نے مکمل رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ اور جولیا سمیت سب کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"یہاں کی سیکرٹ سروس میں سب احمقوں کو بھرتی کیا جاتا ہے پہلے ہمارے میک اپ چیک کئے گئے۔ اور اب ہمیں یہاں لا کر قید کر دیا گیا۔ ہر بار یہی کہا جا رہا ہے کہ ہم مشکوک ہیں آخر آپ لوگوں کی تسلی کیسے ہو گی"۔ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"رام دیال ابھی نیا آیا ہے سیکرٹ سروس میں مس جولیا۔ جبکہ مجھے آپ لوگوں سے سابقہ پڑتے ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہے اس لئے میں جانتا ہوں کہ اس عمران نے ایسا میک اپ ایجاد کر رکھا ہے جو کسی بھی کیمیکل سے صاف نہیں ہوتا صرف سادہ پانی سے صاف ہوتا ہے۔ چنانچہ فکر مت کرو۔ ابھی چند لمحوں میں تم اصل شکلوں میں ہو گے"۔ شاگل نے فاخرانہ لہجے میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"سادہ پانی"۔ رام دیال نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جاؤ۔ سادہ پانی اور تولیہ لے آؤ۔ پھر دیکھو ان کی اصل شکلیں"۔ شاگل نے اُسی طرح

فاخرانہ لہجے میں کہا اور رام دیال سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ شاگل کی بات سن کر اس سب کے جسم بے اختیار کسمانے لگ گئے تھے۔ کیونکہ ظاہر ہے پانی سے ان کا میک اپ صاف ہو ہی جانا تھا۔ اور اس کے بعد شاگل نے ان میں سے ایک ایک کے جسم میں مشین گن کے پورے برسٹ اتار دینے تھے۔ لیکن کرسیوں کی گرفت کچھ اس قدر سخت تھی کہ سوائے کسمانے کے وہ کچھ اور کر بھی نہ سکتے تھے۔

"جناب۔ میرا کیا قصور ہے۔ مجھے کیوں پکڑا گیا ہے"۔ اچانک فیصل جان نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم ان کے ساتھی نہیں ہو"۔ اچانک شاگل نے چونک کر فیصل جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میں تو سپر ٹریولز کا ایجنٹ ہوں۔ میرا ان سے کیا تعلق۔ میری ائیر پورٹ پر ڈیوٹی تھی۔ یہ سیاح وہاں اترے تو میں نے انہیں کنٹکٹ کیا۔ یہ سپر ٹریولز کی خدمات حاصل کرنے پر تیار ہو گئے۔ چنانچہ میں ان کی فرمائش پر انہیں کوٹھی میں چھوڑ گیا۔ اس کے بعد انہوں نے اترکاش کی پہاڑیوں کی سیر کرنے کے لئے کہا۔ میں نے ان کے کاغذات چیک کرائے اجازت نامے حاصل کئے۔ کل صبح جانے کا پروگرام تھا کہ ان کا فون ہیڈ کوارٹر آیا۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک کلرڈ شیشوں والی ویگن لے کر بار میں آجاؤں۔ یہ فوری طور پر روانگی چاہتے تھے۔ چنانچہ میں وہاں آیا اور پھر ویگن پر انہیں ذخیرے میں لے گیا۔ وہاں سپر ٹریولز کے ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ انہیں وہیں چھوڑ کر میں انتظامات کرنے جا رہا تھا کہ پولیس نے مجھے بیہوش کر دیا۔ اور پھر میری آنکھ یہاں کھلی"۔ فیصل جان نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

لیکن اسی لمحے رام دیال ایک اور آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ دوسرے آدمی نے ایک بالٹی اٹھائی ہوئی تھی اور کاندھے پر تولیہ ڈالا ہوا تھا۔

"رام دیال۔ اس سپر ٹریولز ایجنٹ کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔ شاگل نے رام دیال سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف۔ یہ سپر ٹریولز کا ایجنٹ ہے۔ میں نے خود سپر ٹریولز ہیڈ کوارٹر جا کر تحقیقات کی تو انہوں نے اسے اپنا باقاعدہ ایجنٹ تسلیم کیا ہے۔ میں تو اسے رہا کر دینا چاہتا تھا لیکن میں نے سوچا کہ آپ جو فیصلہ کریں"۔ رام دیال نے جواب دیا۔

"اس اڈے کی تلاشی لی تھی جہاں یہ انہیں لے گیا تھا۔" شاگل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ مگر وہاں سوائے کھانے پینے کے سامان اور سپر ٹریولز کے ان ہیلی کاپٹروں کے علاوہ اور

کچھ نہ تھا وہ واقعی سپر ٹریولرز کا ہی پوائنٹ ہے انہوں نے اُسے تسلیم کیا ہے"۔رام دیال نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ان سب کا میک اپ صاف کراؤ"۔شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اور رام دیال کے کہنے پر بالٹی اٹھائے ہوئے آدمی تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا۔جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔اس آدمی نے بالٹی نیچے رکھی اور پھر تولیہ اس کے اندر موجود پانی میں بھگویا۔اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کے چہرے کو بھیگے ہوئے تولئے سے رگڑنا شروع کر دیا۔جولیا نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

"باس۔یہ میک اپ میں نہیں ہے"۔چند لمحوں کے بعد اس آدمی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور جولیا نے نہ صرف چونک کر آنکھیں کھول دیں بلکہ دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر بھی قدرے حیرت کے آثار ابھر آئے۔کیونکہ واقعی اس سپیشل میک اپ کو سادہ پانی سے فوراً صاف ہو جانا چاہئے تھا لیکن پانی سے بھیگے ہوئے تولیے کے رگڑنے کے باوجود جولیا کا چہرہ ویسے کا ویسا ہی تھا معمولی سا فرق بھی نہ پڑا تھا۔

"اوہ۔کیا مطلب۔یہ میک اپ کیوں صاف نہیں ہوا"۔شاگل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میک اپ ہوتا تو صاف ہوتا۔تم لوگ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔ایک بات تم نے اپنے ذہن میں بٹھالی کہ ہم مشکوک ہیں اور ہمارے چہرے پر میک اپ ہے۔اور اب اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہو"۔جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے دکھاؤ تولیہ۔میں خود اس کا میک اپ صاف کرتا ہوں"۔شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔اور پھر اس نے تولئے کو اچھی طرح پانی میں بھگویا اور جولیا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھ گیا۔اس نے واقعی تنویر کے چہرے پر تولئے کو پوری قوت سے رگڑنا شروع کر دیا۔لیکن نتیجہ وہی نکلا جو پہلے جولیا کے چہرے پر تولیہ رگڑنے سے نکلا تھا۔تنویر کا چہرہ بھی ویسے کا ویسے ہی تھا۔اور شاگل نے انتہائی غصیلے انداز میں ہاتھ میں پکڑا ہوا تولیہ فرش پر دے مارا۔اس کے چہرے پر بے پناہ جھنجلاہٹ تھی۔بالکل اس شکاری جیسی جھنجلاہٹ جسے بڑی مشکل سے شکار نظر آیا ہو۔مگر اس سے پہلے کہ وہ اُسے شکار کر سکتے۔شکار غائب ہو جائے۔

"تم الو۔احمق۔نانسنس۔ڈیم فول۔تم ان غیر ملکی سیاحوں پر خواہ مخواہ شک کر بیٹھے۔جب تم نے چیک کر ہی لیا تھا تو پھر دوبارہ کیوں انہیں پکڑا"۔شاگل نے یک لخت غصے سے چیختے ہوئے رام دیال پر چڑھ دوڑا۔

"بب۔بب۔باس۔آپ نے تو کہا تھا کہ جولیا ان کی ساتھی ہے۔مم۔میں نے انہیں چیک کر کے چھوڑ دیا تھا"۔رام دیال نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم نے کال ہی ایسے کی تھی جیسے تم نے کوئی بڑا تیر مار لیا ہے۔ اب ادھر وہ نانسں ریکھا اس شیطان عمران کے مقابلے میں اکیلی رہ گئی ہے۔ اور وہ احمق لڑکی کو آسانی سے بے وقوف بنا لے گا۔ ادھر محکمہ سیاحت علیحدہ ہم پر چڑھ دوڑے گا۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا۔ نانسں۔ انہیں آزاد کر کے واپس بھجوا دو۔ اس ٹریولنگ ایجنٹ کو بھی۔ میں واپس جا رہا ہوں۔ واپسی پر خود سنبھال لوں گا"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں رام دیال سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جولیا اور ان کے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

" آئی۔ ایم سوری۔ آپ لوگوں کو واقعی تکلیف اٹھانی پڑی۔ لیکن جن لوگوں کا شک آپ پر کیا گیا تھا وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ہمیں بار بار چیک کرنا پڑا۔ بہر حال اب آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اسے بھول جائیں گے"۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سب کچھ مجبوراً کر رہا ہے۔ اگر جولیا اور اس کے ساتھی غیر ملکی سیاح نہ ہوتے تو یقیناً وہ معذرت کرنے کے بجائے انہیں بیگناہ سمجھنے کے باوجود گولی مار کر دفن کر دینے کا فیصلہ کرتا۔

"اب آپ نے معذرت کر لی ہے تو ٹھیک ہے ہم بھی کوئی شکایت نہ کریں گے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور شاگل تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*-*-*

ریکھا کا چہرہ بُری طرح بجھا ہوا تھا۔ اب تک کہیں سے بھی کوئی مثبت رپورٹ نہ مل رہی تھی۔ آر۔ ایلون بھی ان مقامی کوہستانیوں کو اتر کاش کی بستی میں چھوڑ کر واپس آ گیا تھا۔

"کیا واقعی میرا اندازہ غلط ہے۔ اوہ یہ شاگل تو مجھے کچا چبا جائے گا"۔ ریکھا نے اٹھ کر خیمے میں ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے بڑبڑانا شروع کر دیا۔ لیکن پھر ٹہلتے ٹہلتے اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ ایک لمحے کے لئے وہ اس طرح ساکت کھڑی رہی۔ جیسے اچانک اُسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر مجسمے میں تبدیل کر دیا ہو۔ مگر دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے دوڑتی ہوئی ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"اوہ اوہ۔ مجھ سے بڑی حماقت ہوئی ہے۔ اوہ یہ عمران واقعی دنیا کا سب سے بڑا دھوکہ باز ہے۔ کاش مجھے اس بات کا پہلے خیال آ جاتا۔ اوہ اور"۔ ریکھا نے جلدی جلدی سے فریکونسی سیٹ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ یک لخت چونک کر ایک بار پھر اچھلی اور پھر تیزی سے بھاگتی ہوئی خیمے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ اس کے دونوں ماتحت خیمے سے باہر تھے۔ ریکھا نے خود ہی انہیں باہر کھڑے ہونے کا کہا تھا۔

"آر۔ ایلون۔ ادھر آؤ جلدی"۔ دروازے پر پڑا پردہ ہٹا کر ریکھا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم"۔ باہر سے آر۔ ایلون کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے آر۔ ایلون بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

"آر۔ ایلون۔ تم نے دیکھا تھا کہ اس رابو کے ہاتھ میں انتہائی جدید انداز کی گھڑی موجود تھی۔ تم نے چیک کیا تھا"۔ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس میڈم۔ اس کے ہاتھ میں گھڑی تو تھی۔ لیکن وہ تو عام سی گھڑی تھی البتہ قیمتی ضرور تھی"۔ آر۔ ایلون نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ گھڑی عام نہیں تھی۔ سپیشل گھڑی تھی۔ ٹرانسمیٹر فٹڈ۔ اوہ ایک مقامی کوہستانی کے ہاتھ میں ایسی گھڑی۔ وہ یقیناً عمران تھا۔ کاش مجھے پہلے خیال آ جاتا۔ جب وہ کلپ ہتھکڑی کھلنے کے بعد اپنی کلائیاں مسل رہا تھا"۔ ریکھا نے دانت پیسنے کے انداز میں کہا۔

"مم۔مم۔میڈم۔ ہوسکتا ہے کہ یہ گھڑی اس نے خریدی ہو۔ آخر وہ لوگ سمگلنگ تو کرتے ہیں"۔آر۔الیون نے جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں۔ہو تو سکتا ہے۔لیکن نہیں۔اس گھڑی کی سائیڈ پر سپیشل ونڈ بٹن موجود تھا۔جیسا کہ ٹرانسمیٹر فیلڈ گھڑیوں میں ہوتا ہے۔بس اس کی ساخت عام تھی۔اس لئے مجھے اس پر شک نہ ہوا تھا۔اب اچانک میرے ذہن وہ ونڈ بٹن آ گیا ہے۔کاش یہ بات اس وقت میرے ذہن میں آ جاتی۔ٹھیک ہے۔کال کرنے کی بجائے مجھے خود وہاں جانا چاہئے"۔ریکھا نے کہا اور ایک بار پھر وہ ٹرانسمیٹر پر جھک گئی۔اس نے جلدی سے پہلے ایڈجسٹ ہوئی فریکونسی کو تبدیل کرنا شروع کر دیا۔پہلے وہ دلیپ کو کال کر کے ان لوگوں کو گرفتار کرانا چاہتی تھی۔لیکن اب اس نے ارادہ بدل دیا تھا۔اب وہ خود یہ ساری کاروائی کرنا چاہتی تھی۔اس لئے اب اس نے آر۔تھری کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی تھی تاکہ اُسے اپنے پیچھے چوکنا رہنے کی ہدایات دے سکے۔

"ہیلو ہیلو۔آر۔ون کالنگ اوور"۔فریکونسی ایڈجسٹ ہوتے ہی ریکھا نے چیخنا شروع کر دیا۔

"یس۔آر۔تھری۔اٹنڈنگ میڈم اوور"۔چند لمحوں کے بعد ٹرانسمیٹر سے آر۔تھری کی آواز سنائی دی۔

"آر۔تھری۔میں فوری طور پر اتر کاش بیس کیمپ جا رہی ہوں۔تم نے میری عدم موجودگی میں ہر لحاظ سے پوری طرح چوکنا رہنا ہے۔کسی قسم کی غفلت ناقابل معافی ہو گی۔سمجھ گئے اوور"۔ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔آپ بے فکر رہیں۔ہم پوری طرح چوکنا ہیں اوور"۔دوسری طرف سے آر۔تھری نے جواب دیا اور ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔اس کے بعد وہ چند لمحے کچھ سوچتی رہی۔پھر اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ریکھا کالنگ اوور"۔اس بار ریکھا نے اپنا اصل نام لیتے ہوئے کہا۔

"یس۔دلیپ اٹنڈنگ فرام فرسٹ کیمپ اوور"۔چند لمحوں کے بعد دوسری طرف سے لیپ کی آواز سنائی دی۔

"دلیپ۔چیف شاگل واپس آ گئے ہیں دارالحکومت سے اوور"۔ریکھا نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں مادام۔ وہ ابھی واپس نہیں آئے اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی اطلاع ہے اوور"۔دلیپ نے جواب دیا۔

"او۔کے۔میں خود فرسٹ کیمپ میں آ رہی ہوں اوور اینڈ آل"۔ریکھا نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف

کر کے وہ آر۔ الیون کی طرف مڑ گئی۔

"آر۔ الیون۔ تم مجھے فرسٹ کیمپ پر پہنچا کر یہاں واپس آ جانا۔ اور اگر آرتھری کی طرف سے کوئی اطلاع آئے تو تم نے مجھے فرسٹ کیمپ میں اطلاع دینا۔ سمجھ گئے"۔ ریکھا نے آر۔ الیون سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"۔ آر۔ الیون نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اور ریکھا سر ہلاتی ہوئی باہر آ گئی۔ وہاں دوسرا ماتحت موجود تھا۔ ریکھا نے اُسے وہیں رکنے اور پوری طرح چوکنا رہنے کی تلقین کی اور پھر تیزی سے جیپ کی طرف بڑھ گئی۔ آر۔ الیون نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور دوسرے لمحے جیپ کافی تیزی رفتاری سے پہاڑی راستوں پر چلتی ہوئی اتر کاش بستی کی طرف بڑھنے لگی۔ ریکھا پورے سفر کے دوران بالکل خاموش بیٹھی رہی۔ جب جیپ اتر کاش بستی کے قریب پہنچی تو رات کے سائے گہرے ہو چکے تھے۔ فرسٹ کیمپ آبادی سے کچھ دور شمال کی طرف ماتاش بستی کی طرف جانے والے راستے پر لگایا تھا۔ اس لئے آر۔ الیون جیپ کو بستی اتر کاش کی سائیڈ سے گزر کر فرسٹ کیمپ کی طرف بڑھتا گیا۔ بستی کے اختتام کے بعد ایک بار پھر خشک پہاڑی سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیکن کچھ ہی دور جانے کے بعد پہاڑی راستہ جیسے ہی دائیں طرف مڑا۔ موڑ کے فوراً بعد راستے کی سائیڈ پر پہاڑی کے دامن میں دو بڑے بڑے خیمے نصب دکھائی دیئے۔ موڑ سے آگے راستے پر باقاعدہ لکڑی کا راڈ لگا کر راستہ بلاک کر دیا گیا تھا اور راستے کے دونوں اطراف میں چار مسلح افراد فوجی وردی پہنے بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔

خیموں کے ساتھ موجود ایک چھوٹے مگر تیز رفتار ہیلی کاپٹر کو کھڑا دیکھ کر ریکھا چونک پڑی۔ کیونکہ یہ وہی ہیلی کاپٹر تھا جس سے چیف شاگل اس کے پاس پہاڑی میں آیا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ شاگل دارالحکومت سے واپس آ چکا ہے۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ جیپ بڑے خیمے کے قریب جا کر جیسے ہی رکی۔ خیمے کا پردہ ہٹا اور شاگل دو مسلح افراد کے ساتھ باہر آ گیا۔ ریکھا کو جیپ سے اترتے ہوئے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"اوہ ریکھا۔ تم اور یہاں۔ کیا ہوا۔ کیا پہاڑی پر سے چیکنگ ختم کر دی ہے"۔ شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"چیف۔ میں آپ کو ایک اہم رپورٹ دینے آئی ہوں۔ آپ بیحد تجربہ کار اور سینیر آفیسر ہیں اس لئے آپ کا مشورہ یقیناً میرے لئے بھی انتہائی اہم اور قابل قدر ہو گا"۔ ریکھا نے جان بوجھ کر شاگل کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اور نتیجہ بالکل اس کی توقع کے عین مطابق نکلا۔ اپنی تعریف اس کر شاگل کا چہرہ فخر و مسرت سے نہ صرف دمک اٹھا بلکہ اس کا سینہ بھی خود بخود کئی انچ تک چوڑا ہو گیا۔

"اوہ مس ریکھا۔ آپ کی ذہانت کا تو میں خود بھی قائل ہوں۔ آؤ خصوصی خیمے میں آ جاؤ"۔ شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریکھا مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے چلتی ہوئی دوسرے چھوٹے خیمے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اپنی ذہانت سے شاگل کی نفسیات کو اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔ اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک شاگل سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ اسے ذہانت کی مدد سے باقاعدہ استعمال کیا جائے۔ تاکہ وہ اس کے مشن میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہ ڈال سکے۔ اور اس فیصلے کے مطابق اس نے دانستہ شاگل کی تعریف شروع کر دی تھی۔

"ہاں اب بتاؤ۔ ریکھا کیا بات ہے"۔ شاگل نے خیمے میں موجود کرسی پر ریکھا کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس نے خود بھی ریکھا کے بیٹھنے کے بعد ایک کرسی سنبھال لی تھی۔

"چیف میں نے جن کوہستانیوں کی گرفتاری کا حکم دیا تھا۔ ان کے متعلق آر۔ تھری نے مکمل چھان بین کی وہ واقعی کوہستانی تھے۔ میں نے بھی ان کا میک اپ چیک کرایا۔ ان کے متعلق دلیپ کے ذریعے انکوائری کی"۔ ریکھا نے بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ دلیپ مجھے پوری رپورٹ دے چکا ہے وہ مقامی سردار ماجو کا بیٹا رابو اور اس کے دوست اور ملازموں کا گروپ تھا۔ میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ یہاں آتے ہی میں نے ان سب کی باقاعدہ چھان بین کرائی تھی۔ یہ لوگ صدیوں سے یہاں رہتے ہیں۔ اور حکومت کافرستان کے ساتھ ان کا باقاعدہ معاہدے کی رو سے پابند ہے"۔ شاگل نے ریکھا کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ مجھے بھی سردار ماجو کے بیٹے رابو نے بھی بتایا تھا۔ اس لئے میں نے خیر سگالی کے طور پر آر۔ الیون کے ساتھ انہیں جیپ کے ذریعے یہاں بستی میں بھجوا دیا تھا۔ لیکن اب اچانک مجھے ایک خیال آیا ہے۔ اور میں اس لئے آپ کے پاس آئی ہوں تاکہ اس خیال پر ڈسکس کر لیا جائے"۔ ریکھا نے جواب دیا۔

"کون سا خیال"۔ شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"چیف۔ اس رابو کی کلائی میں جو گھڑی تھی وہ بظاہر تو ایک عام سی گھڑی تھی۔ لیکن اب مجھے خیال آیا ہے کہ اس کا ونڈ بٹن سپیشل نوعیت کا تھا۔ ایسا ونڈ بٹن صرف ان گھڑیوں میں ہوتا ہے جو ٹرانسمیٹر فٹڈ ہوں"۔ ریکھا نے جواب دیا اور شاگل اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر وہ عام کوہستانی نہیں ہو سکتا۔ عام کوہستانی کیا ضرورت ہے ٹرانسمیٹر فٹڈ گھڑی کلائی پر باندھنے کی"۔ شاگل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ویسے تو اس کا رابو کا قد و قامت بالکل اس علی عمران جیسا ہے۔ لیکن میک اپ واشر نے بتایا ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں ہے۔ پھر میں نے تفصیل انکوائری کی دلیپ کے ذریعے اس کے باپ کو ٹرانسمیٹر پر

بلا کر جرح کی۔ رابو نے اپنے دادا۔ بھابی۔ بھائی اور ان کے بچوں کے نام۔ شناخت وغیرہ سب کچھ درست بتایا ہے۔ اس لحاظ سے تو کسی طرح بھی شک نہیں کیا جاسکتا۔ کہ وہ علی عمران ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ ٹرانسمیٹر فٹڈ گھڑی نے مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق تو میں نے انہیں گولی مارنے کا حکم دے دیا تھا۔ لیکن اس رابو نے دھمکی دی کہ اگر انہیں مارا گیا تو پھر کاش قبیلہ حکومت کافرستان سے معاہدہ توڑ کر پاکیشیا کے ساتھ مل جائے گا۔ اور یہ سارا علاقہ کافرستان کی بجائے پاکیشیا کے قبضے میں چلا جائے گا۔ اس لئے مجبوراً مجھے اُسے چھوڑنا پڑا"۔ ریکھا نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی اس نے درست کہا ہے۔ ایسا بھی ہوسکتا ہے اس لئے ہمیں محتاط رہنا چاہئے۔ لیکن اس رابو کے متعلق ہمیں لازماً چھان بین کرنی چاہئے۔ کیونکہ عمران ایک شیطانی روح ہے وہ ایسے میک اپ بھی کرسکتا ہے۔ جو دنیا کے کسی کیمیکل سے صاف نہ ہوں بلکہ سادہ پانی سے صاف ہوسکیں۔ وہاں دارالحکومت میں رام پال نے غیر ملکی سیاحوں کے ایک گروپ کو مشکوک سمجھ کر پکڑ لیا کہ وہ سیاح نہیں ہیں بلکہ سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں لیکن جدید ترین میک اپ واشر نے انہیں کلیئر کر دیا۔ میں نے جا کر ان کے چہرے پانی سے دھلوائے مگر وہ لوگ درست نکلے۔ چنانچہ میں نے ان کی رہائی کا حکم دے دیا۔ وہ بھی ادھر اتر کاش کی پہاڑیوں میں ہی سیاحت کرنے آرہے ہیں"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"اوہ باس۔ پھر تو وہ واقعی مشکوک ہیں۔ یہاں سیاحوں کی دلچسپی کی کون سی چیز ہے"۔ ریکھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مصیبت تو یہی ہے کہ سیاحوں کو پابند تو نہیں کیا جاسکتا۔ وہ اگر خشک پہاڑیوں دیکھنا چاہتے ہیں تو ..... ہم انہیں کیسے روک سکتے ہیں۔ بہرحال وہ اب مکمل طور پر شک سے مبرا ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم ان کے یہاں پہنچنے پران کی نگرانی کریں گے۔ لیکن اب رابو کا کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے اُسے اچانک بلا کر اس کی منہ پانی سے دھلوایا جائے"۔ شاگل نے کہا۔

"باس۔ اگر پھر بھی میک اپ نہ اترا تو"۔ ریکھا نے کہا۔

"تو پھر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ بولو۔ تمہارے ذہن میں کوئی آئیڈیا ہو تو بتاؤ"۔ شاگل نے کہا۔

"چیف اگر یہ رابو یا وہ سیاح واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں تو ان کا مشن بہرحال لیبارٹری کے خلاف ہی ہوگا۔ اگر ہم لیبارٹری کے اردگرد علاقے کا اس طرح محاصرہ کرلیں کہ کسی کو اس کا علم نہ ہوسکے تو پھر ہم لازماً انہیں گرفتار کر سکتے ہیں۔ لیبارٹری کے اوپر اڈہ ہے اور اس کے اوپر نگران چوکی ہے۔ ان دونوں جگہوں سے بھی انہیں چیک کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس اڈے کے گرد چاروں طرف بھی ہم اپنے

آدمی تعینات کر سکتے ہیں"۔ ریکھا نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری تجویز بالکل درست ہے۔ واقعی اصل مشن کی حفاظت زیادہ ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں اور ادھر پہاڑیوں میں ان کا انتظار میں بیٹھے رہیں اور وہ کسی بھی روپ میں یہاں پہنچ کر لیبارٹری کو ہی اڑا دیں۔ اس بار اگر واقعی انہوں نے لیبارٹری کو نقصان پہنچا دیا تو وزیر اعظم صاحب ہم دونوں کو کچا چبا جائیں گے"۔ شاگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں اپنے گروپ کو ان پہاڑیوں سے واپس طلب کر لیتی ہوں اور انہیں اس لیبارٹری کے گرد پھیلا دیتی ہوں۔ آپ کا گروپ یہاں ناکہ بندی کئے ہوئے ہے۔ اس طرح وہ لوگ کسی بھی طرح اصل مشن تک نہ پہنچ سکیں گے"۔ ریکھا نے کہا۔

"نہیں۔ اس محاصرے کو اس طرح ایڈجسٹ کریں کہ تم اپنے گروپ سمیت اس اڈے اور نگران چوکی کو کور کرو۔ میرے آدمی پہاڑی کے گرد کے علاقے اور یہاں کی ناکہ بندی کریں گے۔ تم خود وہاں نگران چوکی میں رہنا۔ وہاں سے تم چاروں طرف کی بخوبی نگرانی کر سکتی ہو۔ جب کہ میں باہر مورچہ بند رہوں گا۔ ہم دونوں کے درمیان ٹرانسمیٹر پر رابطہ رہے گا۔ اس طرح کوئی بھی مشکوک آدمی آسانی سے گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ اور لیبارٹری کی بھی مکمل طور پر حفاظت کی جا سکتی ہے"۔ شاگل نے فوراً ہی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہ خود گرفتار کرے۔ اس لئے بیرونی نگرانی کا چارج اس نے اپنے پاس رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ کا یہ فیصلہ بے حد دانشمندانہ ہے"۔ ریکھا نے فوراً ہی اس فیصلے کو قبول کر لیا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ شاگل پہلے کی طرح اب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ روک سکے گا۔ اس طرح جب وہ لوگ اڈے میں داخل ہوں گے تب وہ انہیں پکڑ لے گی۔ اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر وزیر اعظم صاحب لازماً شاگل کو سیکرٹ سروس سے فارغ کر دیں گے اور وہ خود سیکرٹ سروس کی فل چیف بن جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ذہنی طور پر یہ فیصلہ بھی کر لیا تھا کہ اگر کوئی مشکوک گروپ اسے اڈے سے باہر نظر آیا بھی تو وہ شاگل کو اس کی اطلاع نہ کرے گی۔

"او۔ کے۔ پھر آؤ۔ اس کے مطابق فوری طور پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے"۔ شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر خیمے سے باہر کی طرف چل پڑا۔ ریکھا بھی مسکراتی ہوئی اس کے عقب میں چل پڑی۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

عمران۔ ٹائیگر کے ساتھ ویران پہاڑیوں کے اندر انتہائی محتاط انداز میں رینگتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اس وقت وہ دونوں گہرے سیاہ رنگ کے چست لباسوں میں ملبوس تھے۔ جوزف اور جوانا کو عمران نے ایک اور سمت سے زرشک پہاڑی کی طرف بڑھنے کا حکم دیا تھا۔ اس لئے وہ ان کے ساتھ نہ تھے۔ عمران نے اپنے اوپر سے رابو کا میک اپ ختم کر دیا تھا اور عام سا مقامی میک اپ کر لیا تھا۔ جب کہ اس نے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کا میک اپ بھی تبدیل کر دیا تھا۔ بستی سے روانہ ہونے سے قبل اس نے سردار ماجو کے بیٹے رابو کو بلا کر اُسے پوری تفصیل بتا دی تھی تاکہ اگر شاگل یا ریکھا دوبارہ رابو کو کسی شک کی بنا پر چیک کرنا چاہیں تو رابو ان کی مکمل تسلی کرا سکے۔ ناٹران بھی واپس نہ آیا تھا۔ لیکن اس کی کال آ گئی تھی جس میں اس نے سیکرٹ سروس کے پکڑے جانے اور پھر شاگل کے سادہ پانی سے اس نے چہرے چیک کرنے کے بعد انہیں چھوڑ دینے کی پوری تفصیل بتا دی تھی۔ جس پر پہلے تو عمران بھی بے حد حیران ہوا تھا۔ کیونکہ واقعی سیکرٹ سروس کے چہروں پر جو سپیشل میک اپ تھا اُسے سادہ پانی سے فوری طور پر صاف ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن پانی کے استعمال کے باوجود وہ میک اپ صاف نہ ہوئے تھے۔ لیکن پھر جب اس نے مکمل رپورٹ سنی تو اُسے پتہ چل گیا کہ ایسا کیوں نہ ہوا تھا۔ اور اس نے ناٹران کو ہدایات دے دی تھیں کہ وہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنے ساتھ لے کر جب یہاں پہنچے تو وہ بستی سے ذرا ہٹ کر کیمپ لگائیں اور سارا دن وہ واقعی سیاحت ہی کریں تاکہ یہاں موجود سیکرٹ سروس کے ارکان کو ان پر ہر قسم کا شک دور ہو جائے۔ اس دوران وہ لیبارٹری اور اس کے اردگرد کے ماحول کا جائزہ لے کر کوئی واضح ایکشن پلان بنائے گا جس پر کل رات عمل ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس وقت لیبارٹری اور اس کے اردگرد کا جائزہ لینے کے لئے ٹائیگر کے ساتھ پہاڑیوں میں رینگتا ہوا اس طرف کو بڑھ رہا تھا جدھر سردار ماجو نے زرشک پہاڑی کے متعلق بتایا تھا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا جب کہ جوزف اور جوانا دوسری سمت سے ادھر گئے ہوئے تھے جب سے جوزف کو لولی پوپ ملا تھا۔ اس کے تمام حسیات جو شراب نہ ملنے کی وجہ سے سو گئی تھیں اس لولی پوپ کی تاثیر کی وجہ سے دوبارہ پہلے کی طرح جاگ اٹھی تھیں اور اب جوزف بالکل وہی پرانا جوزف بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہوشیار اور چاق و چوبند نظر آ رہا تھا اس نے مسلسل پریکٹس کرنے کی وجہ سے اب لولی پوپ کی منہ میں موجودگی کے باوجود واضح طور پر گفتگو کرنا سیکھ لیا تھا۔

"باس آپ پہلے میک اپ صاف نہ ہونے کا سن کر بیحد حیران ہوئے تھے۔ لیکن پھر رپورٹ سننے

کے بعد آپ مطمئن ہو گئے تھے۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر پانی سے میک اپ صاف کیوں نہیں ہوا"۔ ٹائیگر نے سرگوشی کے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ جب سے ناٹران کی کال آئی تھی وہ ذہنی طور پر اسی ادھیڑ بن میں مبتلا تھا۔ اس نے اپنے طور پر اس کی توجیہ سوچنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن کوئی توجیہ اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ عمران جس طرح تفصیلی رپورٹ سن کر مطمئن ہو گیا ہے۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ کوئی نہ کوئی توجیہ بہرحال موجود ہے۔ جسے عمران تو سمجھ گیا ہے لیکن وہ نہیں سمجھ سکا۔ لیکن اب تک وہ اس لئے خاموش رہا تھا کہ اُسے معلوم تھا کہ عمران صرف وہی کچھ بتاتا ہے جو وہ بتانا چاہے۔ اس لئے اگر وہ بتانا چاہتا تو خود ہی بتا دیتا لیکن عمران نے اس موضوع پر چونکہ کوئی بات ہی نہ کی تھی۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ نہیں بتانا چاہتا۔ لیکن ٹائیگر سے آخر کار نہ رہا جا سکا تو اس نے ہمت کر کے یہ بات خود ہی پوچھ لی۔

"تم نے ناٹران کی کال میرے ساتھ بیٹھ کر سنی تھی"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"جی ہاں لیکن ۔۔۔"۔ ٹائیگر نے جھجکتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے باوجود تمہیں وجہ سمجھ نہیں آ سکی تو اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ تمہارا ذہن بھی اب

عام ہو گیا ہے۔ بدمعاشوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان جیسا ہوتا جا رہا ہے۔ تم بھی اب ان کی طرح سطحی انداز میں سوچنے لگ گئے ہو۔ بلکہ سوچنا ہی کیا ہے۔ بس خنجر چلایا۔ ریوالور کا ٹریگر دبایا۔ دوسروں پر رعب ڈالا اور بدمعاشی مکمل ہو گئی یہی بات ہے ناں"۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ خشک اور سرد ہو گیا تھا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ میں نے تو بہت سوچا ہے۔ مگر۔۔۔"۔ ٹائیگر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس بار بتا دیتا ہوں۔ لیکن آئندہ تم نے اگر اس طرح سطحی انداز میں سوچنے کا مظاہرہ کیا تو پھر اپنے ہاتھوں سے تمہارے جسم میں مشین گن کا پورا برسٹ داخل کر دوں گا۔ میں سطحی انداز میں سوچنے والے ساتھی کو ایک لمحے کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ میں تمہاری تربیت اس لئے نہیں کر رہا کہ تم بجائے آگے کی طرف بڑھنے کے ترقی معکوس کرنی شروع کر دو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ٹائیگر کے جسم میں بے اختیار خوف کی لہر سی دوڑ گئی۔

"مم۔ مم۔ میں شرمندہ ہوں باس۔ آئندہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہو گی"۔ ٹائیگر نے سہمے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"تم نے رپورٹ میں سنا کہ پہلے جب رام دیال انہیں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں لے گیا اور اس نے جدید میک واشر سے ان کا میک اپ چیک کیا۔ اور اس کے بعد انہیں چھوڑ دیا پھر اچانک ہی وہ خفیہ اڈے پر پہنچ گیا اور سیکرٹ سروس کے ارکان کو بے ہوش کر کے دوبارہ ہیڈ کوارٹر لے گیا جہاں شاگل نے بھی چیک

کیا"۔عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ یہ تفصیل تو مجھے معلوم ہے"۔ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"اور یہ بھی تم نے سنا لیا کہ شاگل کو رام دیال نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ اس جدید میک اپ واشر سے نہ صرف اس نے میک اپ چیک کیا بلکہ ان کے چہروں پر ایسا محلول بھی لگا دیا جس کا علم سیکرٹ سروس کے ارکان کو نہ ہوسکا۔لیکن اس نے مشین کے ذریعے انہیں باقاعدہ چیک کرلیا"۔عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ باس۔اب میں سمجھ گیا یقیناً اس محلول کی وجہ سے پانی نے میک اپ پر اثر نہ کیا ہوگا۔اوہ واقعی مجھے پہلے ہی یہ بات سمجھ لینی چاہیے تھی۔آئی۔ایم ویری سوری باس"۔ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"ہاں۔آئندہ پہلے سمجھ جایا کرو۔ورنہ ہماری فیلڈ میں جو لوگ بعد میں سمجھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔تم نے دیکھا کہ شاگل اور رام دیال بھی اس بات کو نہ سمجھ سکتے تھے ورنہ اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم زیر زمین پہنچ چکی ہوتی"۔عمران نے اُسی طرح خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔آئندہ آپ کو شکایت نہ ہوگی"۔ٹائیگر نے جواب دیا۔

"آئندہ شکایت کا موقع پیدا ہونے کے بعد تم معذرت کرنے کے قابل ہی نہ رہو گے"۔عمران نے اُسی طرح خشک لہجے میں جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی۔اچانک دائیں طرف سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی پہاڑی بھیڑیا غرایا ہو اور عمران ٹھٹک کر رک گیا۔اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بھی ویسی ہی غراہٹ نکلی اور دوسرے لمحے ایک چٹان کی اوٹ سے ایک سیاہ ہیولیٰ برق رفتاری سے نکل کر جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا۔یہ جوزف تھا۔وہ عمران اور ٹائیگر کے قریب آکر چٹان کی اوٹ میں جھک کر رک گیا۔اس کے منہ میں لولی پوپ کا راڈ باہر کو نکلا ہوا تھا۔

"باس۔یہاں سے تھوڑی دور مسلح فوجی پہاڑی چٹانوں میں چھپے ہوئے موجود ہیں۔ان کی تعداد کافی ہے اور وہ جگہ جگہ موجود ہیں"۔جوزف نے منہ میں لولی پوپ کی موجودگی کے باوجود واضح طور پر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی طرف ہیں یا۔۔۔۔"۔عمران نے پوچھا۔

"نو باس۔میں نے اور جوانا نے چیک کیا ہے وہ سوائے پہاڑی کے عقبی حصے کے باقی ہر طرف

موجود ہیں یوں لگتا ہے جیسے انہوں نے پہاڑی کا تین اطراف سے با قاعدہ محاصرہ کیا ہوا ہو"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آگے بڑھو اور ہمیں وہاں لے چلو"۔ عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا واپس پلٹا۔ اور برق رفتاری سے ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس کے انداز میں اس قدر چستی اور پھرتی تھی کہ ٹائیگر کو بے اختیار عمران پر رشک آنے لگا۔ جس نے چند معمولی سے اجزا سے ایسا نسخہ ترتیب دے دیا تھا کہ جوزف باوجود شراب نہ پینے کے اب پہلے سے کہیں زیادہ چاق و چوبند نظر آ رہا تھا۔ وہ دونوں بھی جوزف کی پیروی کرتے ہوئے اُسی انداز میں آگے بڑھتے گئے اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ جب ایک پہاڑی پر جلتی ہوئیں سرچ لائٹیں اندھیرے میں چمکتی ہوئی دکھائی دیں لیکن یہ سرچ لائٹیں صرف مشرق کی طرف فٹ تھیں اور ان کی روشنی اس طرف پہاڑی سے نیچے ایک مخصوص حصے پر پڑ رہی تھیں۔ یہ سارا حصہ جس پر سرچ لائٹوں کی تیز روشنی پڑ رہی تھی۔ اونچی چار دیواری سے ڈھکا ہوا تھا۔ لیکن اس چار دیواری کے اندر سے بھی تیز روشنی نکل رہی تھی۔ وہ ہیلی کاپٹروں کے سائے بھی ارد گرد چکر لگاتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ جوزف ابھی آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اس لئے وہ بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ جوزف کے آگے بڑھنے کے بعد جوزف رک گیا۔ اس کے حلق سے مدھم سی آواز نکلی جیسے کوئی پہاڑی خرگوش بولا ہو۔ اور اس آواز کے ساتھ ہی سامنے موجود ایک بڑی سی چٹان کے پیچھے سے ویسی ہی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے جوانا اس چٹان کی دوسری طرف سے نکل کر تیزی سے رینگتا ہوا ان کی طرف بڑھ آیا۔

"ماسٹر۔ ہم چاروں طرف کا راؤنڈ لگا کر یہاں پہنچے ہیں سوائے پہاڑی کے عقبی طرف کے باقی ہر طرف سخت ترین محاصرہ کیا گیا ہے"۔ جوانا نے قریب آ کر سرگوشانہ لہجے میں کہا۔

"پہاڑی سے کتنے فاصلے پر یہ محاصرہ قائم کیا گیا ہے اور ایک جگہ پر بیک وقت کتنے افراد ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"باس۔ سامنے وہ جو دو شاخہ چٹان نظر آ رہی ہے اس کے پیچھے وہ لوگ موجود ہیں اور چاروں طرف اتنا ہی فاصلہ رکھا گیا ہے۔ اور ایک جگہ چار سے زیادہ افراد نہیں ہیں ویسے ان کے پاس ٹرانسمیٹر ہیں اور وہ با قاعدہ ہر آدھے گھنٹے بعد رپورٹ دے رہے ہیں"۔ جوانا نے جواب دیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ وہ چٹان کی اوٹ سے سر نکالے اس پہاڑی کی چوٹی کو دیکھ رہا تھا۔ جس پر نگران چوکی موجود تھی۔

"اس چوٹی میں لائٹیں صرف اڈے کی طرف ہی نصب ہیں عقب میں نہیں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ ادھر سے اوپر چڑھا بھی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ادھر سے پہاڑی بالکل سیدھی ہے۔ کسی دیوار

کی طرح۔ اور دامن میں انتہائی گہری غاریں ہیں۔ ویسے یہ محاصرہ کرنے والے فوجی ادھر موجود نہیں ہیں"۔ جوانا نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ادھر چلو۔ میں خود یہ ساری صورتحال دیکھنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

اور جوزف اور جوانا سر ہلا کر رینگتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ ان سے کچھ فاصلہ دے کر عمران آگے بڑھنے لگا۔ جب کہ ٹائیگر عمران سے کچھ فاصلہ دے کر عقب میں آرہا تھا۔ تاکہ عمران کو عقب سے کور دے سکے۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک مسلسل مختلف چٹانوں کے پیچھے رینگنے کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جو اس زرشک پہاڑی کا عقب تھا۔ اور واقعی اس طرف ویسی ہی پوزیشن تھی جیسی جوانا نے بتائی تھی۔ عمران چٹان کی اوٹ میں لیٹا ہوا غور سے اس ساری سچوئیشن کو دیکھتا رہا۔ دونوں ہیلی کاپٹر باقاعدہ راؤنڈ کی صورت میں پہاڑی کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ اور جہاں انہیں کوئی شک ہوتا وہ فل لائٹ کھول دیتے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی چونکہ باہر کو نکلی ہوئی چٹان کے نیچے موجود تھے۔ اس لئے انہیں اوپر سے دیکھ لئے جانے کا کوئی خطرہ نہ تھا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک ہی صورت ہے۔ عقبی طرف سے اوپر بڑھ کر نگران چوکی پر قبضہ کیا جائے۔ نگران چوکی پر قبضہ کئے بغیر اس اڈے میں کسی صورت داخل نہیں ہوا جا سکتا"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہ ابھی کوشش کی جائے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ بغیر ضروری ساز و سامان کے اوپر نہیں پہنچا جا سکتا۔ اور ایک بار مشن شروع کر لینے کے بعد ہم کسی صورت پیچھے نہیں ہٹ سکتے ورنہ شاگل نے اس پورے علاقے پر ایٹم بموں کی بارش کرا دینی ہے۔ اس لئے یہ مشن کل رات کو مکمل کیا جائے گا۔ آؤ اب واپس چلیں"۔ عمران نے کہا اور واپسی کے لئے پلٹ پڑا۔ ظاہر ہے باقی ساتھیوں نے بھی اس کے پیروی ہی کرنی تھی۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

ریکھا کی آنکھیں انتہائی طاقتور ٹیلی سکوپ سے چمٹی ہوئی تھیں۔ وہ اس وقت زرشک پہاڑی کی چوٹی پر بنی ہوئی نگران چوکی میں موجود تھی۔ یہاں اس کے ساتھ صرف آر۔تھری موجود تھا جس کا نام سہاش تھا۔ ریکھا ٹیلی سکوپ سے اس طرف دیکھ رہی تھی جدھر پہاڑی کا عقب تھا۔ ٹیلی سکوپ اس قدر طاقتور تھی کہ باوجود گھپ اندھیرے کے اُسے دور دور تک کا علاقہ اس کے ذریعے اس طرح روشن نظر آ رہا تھا کہ وہ ایک ایک پتھر کو آسانی سے دیکھ رہی تھی۔ آج شام سے ہی شاگل اور اس نے اپنے پلان پر باقاعدہ عمل درآمد شروع کر دیا تھا۔ اپنے گروپ کو اس نے ہیلی کاپٹر بھجوا کر واپس منگوا لیا تھا۔ اور پھر ہیلی کاپٹر ریکھا نے سہاش کے ساتھ نگران چوکی پر ڈیرہ جما لیا تھا یہاں پہنچ کر اس نے جو صورت حال دیکھی تھی اس کے مطابق اس کے ذہن میں یہی آیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے اڈے پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو وہ لامحالہ اس نگران چوکی پر پہلے قبضہ کریں گے۔ کیونکہ یہاں قبضہ کئے بغیر وہ کسی طرح بھی محفوظ نہیں ہو سکتے تھے۔ یہاں موجود بھاری اور ریوالونگ مشین گنوں سے چند افراد تو ایک طرف پوری فوج کو اس بلندی سے آسانی سے ختم کیا جا سکتا تھا۔ اڈے کی طرف اس قدر تیز روشنی تھی کہ چٹانوں میں پھدکتا ہوا ٹڈہ بھی صاف دکھائی دیتا تھا اس لئے اس طرف سے ان لوگوں کی آمد تو صریحاً خودکشی تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ اگر ان لوگوں نے حملہ کیا بھی تو اسی طرف سے کریں گے۔ اور اس نے جان بوجھ کر اس طرف سرچ لائٹیں نصب نہ کرائی تھیں۔ تاکہ اگر واقعی یہ لوگ اس طرف سے آئیں تو وہ انہیں اندر آنے کا موقع دے سکے۔ تاکہ جب وہ پکڑے جائیں یا مارے جائیں تو اڈے کے اندر یہ سب کچھ ہو۔ اس طرح شاگل کی ناکامی روز روشن کی طرح ثابت ہو جائے گی۔ اور تمام کریڈٹ ریکھا کے کھاتے میں پڑ جائے گا اس کے بعد اس کا سیکرٹ سروس کی چیف بن جانا ایک یقینی امر ہو جائے گا۔ چونکہ اس سلسلے میں وزیراعظم سے اس کی تفصیلی بات چیت ہو چکی تھی۔ اس لئے دارالحکومت سے یہاں آتے ہوئے وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئی تھی۔ اور یہاں آتے ہوئے وہ اپنے ساتھ اپنا وہ مخصوص بیگ بھی لے آئی تھی جو اس نے شاگل کی نظروں سے بچانے کے لئے شروع سے آر۔تھری سہاش کی تحویل میں دے رکھا تھا۔ اس وقت بھی سہاش اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ اور بیگ اس کے قدموں میں پڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں سے بھی نائٹ ٹیلی سکوپ چمٹی ہوئی تھی لیکن وہ اس قدر طاقتور نہ تھی جس قدر ریکھا کے پاس تھی۔

"میڈم۔ ادھر سے تو کسی کا اوپر پہنچنا ناممکن ہی ہے"۔ سہاش نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے

ہٹاتے ہوئے ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی ناممکن ہی تو ان لوگوں کے لئے کشش رکھتا ہے۔ تم ذرا اپنے آپ کو ان کی جگہ رکھ کر سوچو کہ اگر یہی صورت حال ہمارے ساتھ ہوتی تو ہم کیا کرتے"۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ واقعی میڈم۔ آپ کا خیال بالکل درست ہے لیکن اس طرح تو وہ بڑی آسانی سے مارے جائیں گے"۔ سبھاش نے کہا۔

"اگر ہم انہیں ماریں گے۔ آپنے اپ وہ کیسے مرجائیں گے"۔ ریکھا نے ٹیلی سکوپ علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔ تو سبھاش بُری طرح چونک پڑا۔

"کیا مطلب میڈم۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں"۔ سبھاش کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"سنو۔ کیا تم سیکرٹ سروس کے سیکنڈ چیف بننا چاہتے ہو"۔ ریکھا نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکنڈ چیف۔ اوہ میڈم۔ میں کس طرح اس قدر ترقی کرسکتا ہوں۔ سیکنڈ چیف تو آپ ہیں"۔ سبھاش نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ وزیراعظم صاحب سے میری بات چیت مکمل ہو چکی ہے۔ وہ مجھے شاگل کے بجائے سیکرٹ سروس کا چیف بنانے کے لئے تیار ہیں۔ وہ شاگل کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن صدر مملکت شاگل کو آسانی سے نہ ہٹائیں گے۔ اس لئے یہ بات طے ہو چکی ہے۔ کہ اگر اس اہم مشن کے دوران میں شاگل کو شکست دے دوں تو پھر شاگل کی بجائے میں سیکرٹ سروس کی چیف ہوں گی اور تم سیکنڈ چیف۔ بولو کیا تم سیکنڈ چیف بننے کے لئے تیار ہو یا اس طرح تھرڈ گریڈ آفیسر ہی ساری عمر رہنا چاہتے ہو"۔ ریکھا نے کہا۔

"اوہ میڈم۔ اگر ایسا ہو جائے تو میں اسے اپنی خوش بختی سمجھوں گا مگر۔۔۔۔۔"۔ سبھاش نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اب میری پلاننگ سن لو۔ شاگل نے اپنے گروپ کے ساتھ اڈے سے باہر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو روکنے کے لئے محاصرہ قائم کر رکھا ہے۔ اس کی حتی الامکان یہی کوشش ہوگی کہ وہ باہر سے ہی ان کا خاتمہ کر دے۔ لیکن میں جانتی ہوں کہ وہ لوگ کسی نہ کسی طرح اڈے کے اندر داخل ہونے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ میں نے سیکرٹ سروس کے تمام ان سابقہ مشنز کی رپورٹیں پڑھی ہیں۔ جن میں کافرستان سیکرٹ سروس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان مقابلہ ہوا ہے اور ہر بار یہ لوگ کافرستان کی سیکرٹ سروس کو شکست دے کر اپنا مشن مکمل کر لینے میں کامیاب رہے ہیں۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ

لوگ ذہنی طور پر شاگل سے کہیں زیادہ آگے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اب بھی وہ لوگ شاگل کا محاصرہ توڑ کر اڈے کے اندر پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اگر ہم انہیں اڈے کے اندر گرفتار کر لینے یا مار ڈالنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اس کا وہی نتیجہ نکلے گا جو میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے"۔ ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا میڈم۔ اگر ایسا ہو سکتے تو پھر یقیناً آپ چیف بن جائیں گیں"۔ سجاش نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب سنو۔ میرے ذہن میں اس سلسلے میں کیا پلاننگ ہے۔ یہاں پہنچ کر میں نے جو پچوئشن دیکھی ہے۔ اس کے مطابق لازماً یہ لوگ اس پہاڑی کے عقب سے اڈے کے اندر یا براہ راست اس چوکی تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے لئے وہ دو طریقے استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ یہ گروپوں میں کام کریں۔ ایک گروپ اڈے کے سامنے کی طرف سے شاگل اور اس کے گروپ کو الجھائے اور دوسرا گروپ اس طرف سے پہلے نگران چوکی پر قبضہ کرے اور پھر یہاں سے اڈے کے اندر داخل ہو جائے یا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ خاموشی سے اس طرف سے نگران چوکی پر قبضہ کر کے یہاں سے نیچے اڈے میں اتر جائیں۔ اور اڈے کو تباہ کر کے لیبارٹری میں داخل ہو جائیں۔ لیکن چونکہ ان کا لیبارٹری تک پہنچ جانا ہماری بھی شکست بن جائے گا۔ اس لئے ہم نے صرف اتنا کرنا ہے کہ ان لوگوں کے اڈے تک یا اس چوکی تک پہنچنے تک کوئی کاروائی نہیں کرنی۔ جب وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں۔ پھر ہم اپنی کاروائی کا آغاز کریں اور انہیں ہلاک کر کے ان کا خاتمہ کر دیں"۔ ریکھا نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ پلاننگ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو از خود یہاں تک پہنچنے کا راستہ دینا ہے"۔ سجاش نے کہا۔ اور ریکھا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن میڈم۔ نجانے وہ لوگ کتنی تعداد میں ہوں اور کب آئیں"۔ سجاش نے کہا۔

"جب بھی آئیں۔ بہر حال ہم نے چوکنا رہنا ہے۔ اب آخری بار بولو کیا اس پلاننگ میں تم میرا ساتھ دو گے یا نہیں"۔ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ میں اب صرف آپ کے حکم کی تعمیل ہی کروں گا۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ جلد یا بدیر سیکرٹ سروس کی چیف بہر حال بن ہی جائیں گی۔ چیف شاگل ذہانت میں آپ کے پاسنگ ہی نہیں ہیں"۔ سجاش نے بڑے پُر خلوص لہجے میں کہا۔ اور ریکھا مسکرا دی۔

"او۔ کے۔ اب یہ بیگ کھولو اس کے اندر سرخ رنگ کے پلاسٹک کی بنی ہوئی ایک گن کے پارٹ

موجود ہیں۔ وہ باہر نکالو"۔ ریکھا نے کہا۔ اور سبھاش پیروں میں رکھے ہوئے بیگ پر جھک گیا۔ اس نے اس کی زپ کھولی اور پھر واقعی چند لمحوں بعد وہ سرخ رنگ کے پلاسٹک کے بنے ہوئے مختلف پارٹس بیگ میں سے نکال کر باہر رکھنے لگا۔

"یہ کس قسم کی گن ہے میڈم۔ میں نے پہلے تو ایسی گن کبھی نہیں دیکھی"۔ سبھاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تم تو کیا ابھی یہاں کافرستان میں کسی نے بھی نہیں دیکھی ہوگی۔ میں اسے خصوصی طور پر ایکریمیا کی سیک خفیہ لیبارٹری سے حاصل کر کے لے آئی ہوں۔ اور اس کا استعمال بھی تمہارے سامنے آجائے گا"۔ ریکھا نے نائٹ ٹیلی سکوپ کو تسمے کی مدد سے گلے میں لٹکایا اور پھر جھک کر اس نے پارٹس اٹھائے۔ اور انہیں بڑی مہارت سے ایک دوسرے میں ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہوگئی۔ چند لمحوں بعد وہ واقعی ایک گن کی شکل اختیار کر چکی تھی۔ ریکھا نے بیگ اٹھایا۔ اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر اس کا ایک خفیہ خانہ کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا کیپسول نکال کر اس نے اس گن کے ایک خانے میں ڈال کر خانہ بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے گن کا رخ پہاڑی کے عقبی طرف کر کے ہاتھ کو اونچا اٹھایا اور گن کا ٹریگر دبا دیا۔ شائیں کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی ریکھا کے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور دوسرے لمحے گن میں سے وہ سرخ کیپسول نکل کر اندھیرے میں غائب ہوگیا۔ ریکھا نے تیزی سے گن کو دوبارہ کھولنا شروع کر دیا۔ اس کے باقی پارٹس تو اس نے واپس بیگ میں رکھ دیئے۔ البتہ اس کے دستے کو اس نے چوکی کی دیوار کے ساتھ رکھ کر اس کے نچلے حصے میں کسی جگہ مخصوص انداز میں دباؤ ڈالا تو دوسرے لمحے دستے کا درمیانی حصہ کسی سکرین کی طرف روشن ہوگیا۔ اس سکرین پر پہاڑیوں کا خاصا وسیع حصہ اس طرح نظر آرہا تھا جیسے کوئی نائٹ ٹیلی سکوپ سے دیکھ رہا ہو۔

"اس کیپسول سے ایسی مخصوص ریز نکلتی ہیں جو وسیع علاقے پر پھیل جاتی ہیں۔ ان ریز میں یہ خاصیت ہے کہ یہ آڈیو اور وڈیو دونوں طرح کے کام دیتی ہیں۔ لیکن یہ ریز چونکہ انسانی آنکھ دیکھ نہیں سکتی اس لئے کسی کو ان کی موجودگی کا احساس تک نہیں ہوسکتا پہاڑی کے عقبی طرف کا تمام حصہ اب اس رسیونگ سسٹم میں چیک ہوسکتا ہے۔ اور وہاں پیدا ہونے والی آوازیں بھی یہاں سنی جاسکتی ہیں"

"ویسے میڈم۔ پہاڑی کا عقبی حصہ واقعی انتہائی دشوار گزار ہے۔ شاید اسی وجہ سے چیف شاگل نے ادھر کوئی پہریدار بھی نہیں رکھا"۔ سبھاش نے کہا۔ اور ریکھا نے سر ہلا دیا۔ ان دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جس پر صرف پہاڑی چٹانیں ہی نظر آرہی تھیں۔ اور کچھ نہ تھا۔ پھر دو گھنٹے اس طرح گزر گئے۔ کہ اچانک سکرین پر ایک سیاہ رنگ کا ہیولہ سا حرکت کرتا نظر آیا اور ریکھا اور سبھاش دونوں اس ہیولے کو دیکھتے ہی

بے اختیار اچھل پڑے۔ پھر چند لمحوں بعد تین اور ہیولے بھی ایک کر کے پہاڑی چٹانوں کی اوٹ لیتے آگے بڑھتے نظر آئے اور ریکھا کے چہرے پر مسرت کے فوارے سے چھوٹنے لگے۔

"یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ تم نے دیکھا کہ میرا آئیڈیا بالکل درست ثابت ہوا ہے"۔ ریکھا نے مسرت سے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ لوگ دشمن ایجنٹ ہیں"۔ سبھاش نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ ابھی دیکھتے جاؤ"۔ ریکھا نے کہا۔

اور پھر وہ چاروں ہیولے ایک باہر کو نکلی ہوئی چٹان کے نیچے دبک کر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے سکرین پر صاف نظر آ رہے تھے۔ اور چہرے کے لحاظ سے وہ چاروں ہی مقامی لوگ تھے۔ ریکھا انہیں غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کے ذہن میں فوراً رابو اور اس کے ساتھی آ گئے تھے۔ کیونکہ ان چاروں کے قد و قامت بالکل وہی تھی جو رابو اور اس کے ساتھیوں کے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ ایک ہی صورت ہے کہ عقبی طرف سے اوپر چڑھ کر نگران چوکی پر قبضہ کر لیا جائے۔ نگران چوکی پر قبضہ کئے بغیر اس اڈے میں کسی صورت داخل نہیں ہوا جا سکتا"۔ ایک بڑبڑاتی ہوئی آواز گن کے دستے سے ابھری۔

"اوہ میڈم۔ یہ علی عمران کی آواز ہے۔ میں اسے بخوبی پہچانتا ہوں"۔ سبھاش نے تیز اور پرجوش لہجے میں کہا۔

"باس۔ کیوں نہ ابھی کوشش کی جائے"۔ ایک اور آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ بغیر ضروری ساز و سامان کے اوپر نہیں پہنچا جا سکتا۔ اور ایک بار مشن شروع کر لینے کے بعد ہم کسی صورت پیچھے نہیں ہٹ سکتے ورنہ شاگل نے اس پورے علاقے پر ایٹم بموں کی بارش کر دینی ہے۔ اس لئے یہ مشن کل رات کو مکمل کیا جائے گا۔ آؤ اب واپس چلیں"۔ عمران کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی چاروں ہیولے دوبارہ وہاں سے نکل کر چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے حرکت میں آ گئے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سکرین سے آؤٹ ہو گئے۔

"میڈم۔ آپ کا ذہن واقعی کمال کا ہے۔ آپ نے بالکل درست اندازہ لگایا ہے"۔ سبھاش نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ اور ریکھا ہنس پڑی۔

"شاگل احمق ہے۔ اس نے اس طرف کوئی آدمی بھی تعینات نہیں کیا۔ وہ صرف یہ سوچ کر مطمئن

ہو گیا ہے۔ کہ ادھر سے کوئی اوپر نہیں چڑھ سکتا۔ اس لئے ادھر سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ حالانکہ اصل چیکنگ کی یہی تھی۔ اگر میں شاگل کی جگہ ہوتی تو اپنی پوری توجہ اس طرف ہی رکھتی۔ بہر حال اب کل یہ لوگ کام کریں گے اور کل ہی ہم نے اس طرح انہیں ٹریپ کرنا ہے کہ یہ لوگ لیبارٹری تباہ کرنے میں کامیاب بھی ہو جاسکیں اور ہمارے ہاتھوں گرفتار بھی ہو جائیں"۔ ریکھا نے آگے بڑھ کر گن کا دستہ اٹھا کر اُس کی سکرین آف کرتے ہوئے کہا۔

"اب کل رات بھی یہ کام کرے گا میڈم"۔ سجاش نے پوچھا۔

"نہیں۔ سورج کی روشنی ہوتے ہی یہ ریز غائب ہو جائیں گی۔ کل ہمیں دوسرا کیپسول فائر کرنا پڑے گا"۔ ریکھا نے گن کے دستے اور دوسرے پارٹس کو دوبارہ بیگ میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور سجاش نے سر ہلا دیا۔

"اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ کل پاکیشیا سیکرٹ سروس چوکی پر ریڈ کرے گی۔ اب ہمیں ایسی پلاننگ کر لینی چاہئے کہ جس سے ہم آسانی سے انہیں گرفتار کر سکیں اور شاگل کو اس وقت اس کا علم ہو جب کہ یہ لوگ ہمارے ہاتھوں میں جکڑے جا چکے ہوں"۔ ریکھا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ اگر تو یہاں چوکی میں ہم نے انہیں روکا تو پھر یقیناً یہاں فائرنگ ہو گی اور ارد گرد چیف شاگل کے آدمی چونک پڑیں گے اور ہو سکتا ہے چیف یہاں پہنچ کر سارا کنٹرول سنبھال لے آخر وہ چیف ہے اُسے کوئی روک تو نہیں سکتا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہاں ہم دو آدمی رکھیں۔ جنہیں یہ ہدایات ہو کہ وہ بس معمولی سی رکاوٹ ڈالیں پھر بے بس ہو جائیں۔ لازماً چوکی سے یہ لوگ لفٹ کے ذریعے نیچے اڈے میں آئیں گے وہاں ہم مکمل طور پر تیار ہیں۔ جیسے ہی یہ سب لوگ وہاں پہنچیں انہیں ہر طرف سے گھیر کر گرفتار کر لیا جائے"۔ سجاش نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میڈم"۔ سجاش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ وہ لفٹ کی بجائے وہی طریقہ یہاں سے نیچے اترنے کے لئے استعمال کریں گے جو طریقہ وہ نیچے سے اوپر آنے کے لئے استعمال کریں گے اور وہ کوشش کریں گے کہ بیک وقت نیچے اتریں اور اڈے پر قبضہ کر لیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم دونوں کو ایسی جگہ موجود ہونا چاہئے جہاں ہم نہ صرف ان کی مکمل کارکردگی کو چیک کر سکیں بلکہ آخر کار انہیں اس طرح آسانی سے پکڑ سکیں کہ وہ مکمل طور پر بے بس ہو جائیں۔ اور میری نظر میں اس کا یہی طریقہ ہے کہ لیبارٹری کو جانے والا بیرونی راستہ کھول دیا جائے۔ اندرونی راستہ تو بہر حال اندر سے بند ہے۔ اور وہ کسی صورت میں ایک مقررہ مدت سے پہلے نہیں کھل سکتا۔

چاہے چیف شاگل کہے یا میں کہوں۔ بیرونی راستے میں داخل ہونے کے بعد ایک سرنگ اور آخر میں کمرہ آتا ہے جس میں اندورنی دروازہ ہے وہاں ہم بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اس طرح فٹ کر دیں کے جیسے ہی یہ لوگ اس کمرے میں داخل ہوں ان کیپسولوں کو فائر کر دیا جائے۔ اور وہ سب اس کمرے میں بے ہوش ہو کر گر جائیں گے۔ یہی سب سے محفوظ صورت ہے۔ جب یہ نیچے اتریں تو باہر موجود ساتھی ایک پلاننگ کی صورت میں معمولی سی رکاوٹ ڈال کر بظاہر بے بس ہو جائیں اور پھر وہ انہیں بیرونی راستہ کھول کر اندر لے آئیں۔ وہاں ہم انہیں بے بس کر لیں۔ لیکن اس کے لئے شرط یہی ہے کہ تمہارا پورا گروپ ایسی پلاننگ کے تحت کام کرے کہ ان لوگوں کو اس بات کا بھی معمولی سا شک نہ ہو سکے۔ کہ یہ سب پلاننگ کے تحت کیا جا رہا ہے اور ہماری پلاننگ بھی مکمل ہو جائے"۔ ریکھا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم۔ آپ جس طرح کہہ رہی ہیں۔ بالکل ویسا ہی ہوگا۔ میں پورے گروپ کو اس بارے میں مکمل پلاننگ سمجھا دوں گا۔ آپ دیکھیں کہ کیسے ہماری پلاننگ بے داغ طریقے سے مکمل ہو جائے گی"۔ سجاش نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ اب دو آدمیوں کو نیچے سے اوپر بلوا لو۔ تا کہ ہم نیچے جا سکیں۔ وہاں بیٹھ کر مزید اس سلسلے میں غور و فکر کریں گے۔ ابھی کل رات تک ہمارے پاس کافی وقت موجود ہے۔ میں ایسا منصوبہ چاہتی ہوں جو ہر لحاظ سے فول پروف ہو"۔ ریکھا نے کہا اور سجاش سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک طرف پڑے ہوئے مخصوص ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھتا گیا جس کی مدد سے وہ اڈے میں موجود گروپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔

--*-*-*-*-*-*-*-*

شاگل خیمے میں موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔سامنے میز پر ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔جس کے ذریعے وہ لیبارٹری کے گرد پھیلے ہوئے اپنے گروپ کی طرف سے رپورٹیں حاصل کر رہا تھا۔اس نے ایسا انتظام کیا تھا کہ تمام گروپس ہر آدھے گھنٹے بعد رپورٹ اس کے خاص اسسنٹ کو دیتے تھے۔جو ایک گھنٹے بعد شاگل کو رپورٹ دینے کا پابند تھا۔شاگل کے چہرے پر اطمینان کے گہرے آثار نمایاں تھے۔کیونکہ اُسے اب تک مسلسل او۔کے کی رپورٹیں ہی مل رہی تھیں۔

"میں اندر آسکتا ہوں باس"۔اچانک خیمے کے دروازے پر پڑے ہوئے پردے کے عقب سے ایک آواز سنائی دی۔اور شاگل یہ آواز سن کر بُری طرح چونک پڑا۔

"یس۔کم ان"۔شاگل نے چونک کر کہا۔دوسرے لمحے پردہ ہٹا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔اس نے اندر آکر شاگل کو سلام کیا۔اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا باکس تھا۔

"اوہ سکھدیو۔کیا بات ہے۔کیوں آئے ہو"۔شاگل نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس۔ایک انتہائی اہم خبر دینی ہے آپ کو"۔سکھدیو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خبر۔کیسی خبر"۔شاگل اور زیادہ چونک پڑا۔

"باس۔سیکنڈ چیف ریکھا سبھاش کے ساتھ مل کر آپ کے خلاف سازش کر رہی ہے"۔سکھدیو نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو شاگل بے اختیار کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔نانسنس۔کیا تم نشے میں ہو"۔شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔میں نشے میں نہیں ہوں۔البتہ آپ وہ کچھ نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں۔آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ہمیشہ آپ سے غیر مشروط وفاداری کا عہد نبھایا ہے۔اب بھی میں یہی عہد نبھانے آیا ہوں اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں"۔سکھدیو نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے باکس کو میز پر رکھا اور پھر اس پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں کو دبانا شروع کر دیا۔باکس میں سے پہلے تو سائیں سائیں کی آواز سنائی دی پھر یک لخت باکس میں سے ایک مردانہ آواز نکلی۔

"میڈم۔ادھر سے تو کسی کا اوپر تک پہنچنا ناممکن ہی ہے"۔بولنے والے کا لہجہ بھاری تھا۔

"اوہ۔ یہ سہاش کی آواز ہے"۔ شاگل نے چونکتے ہوئے کہا اور سکھدیو نے سر ہلا دیا۔

"یہی ناممکن ہی تو ان لوگوں کے لئے کشش رکھتا ہے تم ذرا اپنے آپ کو ان کی جگہ رکھ کر سوچو کہ اگر یہی صورت حال ہمارے ساتھ ہوتی تو ہم کیا کرتے"۔ باکس میں سے ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ واقعی میڈم۔ آپ کا خیال بالکل درست ہے لیکن اس طرح تو وہ بڑی آسانی سے مارے جائیں گے"۔ سہاش کی آواز سنائی دی۔

"اگر ہم انہیں ماریں گے تو مریں گے اپنے آپ کیسے مر جائیں گے"۔ ریکھا کی آواز سنائی دی اور ریکھا کی یہ بات سن کر شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب میڈم۔ میں آپ کی بات سمجھا نہیں"۔ سہاش کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"سنو۔ کیا تم سیکرٹ سروس کے سیکنڈ چیف بننا چاہتے ہو"۔ ریکھا کی انتہائی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"اب آپ غور سے یہ ساری گفتگو سنتے رہیں۔ آپ کو خود ہی سب کچھ معلوم ہو جائے گا"۔ سکھدیو نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ اور چہرے پر تناؤ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ پھر جیسے جیسے سہاش اور ریکھا کی گفتگو آگے بڑھتی رہی۔ شاگل کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑتا گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔ اس کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ ریکھا اور سہاش کی یہ گفتگو خاصی طویل ثابت ہوئی۔ اس دوران عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی چیک کیا گیا۔ اور عمران کی آواز بھی شاگل نے خود اپنے کانوں سے سنی اور آخر میں ریکھا اور سہاش نے مل کر جو منصوبہ بندی کی تھی اس کی بھی پوری تفصیل شاگل نے اپنے کانوں سے سن لی۔

"آپ نے دیکھ لیا باس کہ میں نشے میں نہیں ہوں۔ مجھے پہلے ہی یہ اطلاع مل چکی تھی اور اس لئے میں نے وہاں نگران چوکی کے اندر انتہائی طاقتور ڈکٹا فون نصب کر دیا تھا۔ اس طرح یہ مکمل ثبوت سامنے آگیا ہے"۔ سکھدیو نے باکس کے بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

"میں ریکھا کی ہڈیاں توڑ ڈالوں گا۔ اسے جرات کیسے ہوئی۔ کہ میرے خلاف اس طرح کی سازش کرے۔ یہ باکس مجھے دو میں اسے صدر مملکت کے سامنے خود پیش کروں گا"۔ شاگل نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری باس۔ یہ ٹیپ چونکہ وائرلیس ریز کی بنا پر تیار ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی عمر صرف دو گھنٹے ہوتی ہے۔ دو گھنٹے بعد یہ خود بخود واش ہو جاتی ہے اور اس سے دوسرا ٹیپ بھی تیار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ صرف

ایمرجنسی کی صورت میں استعمال ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ٹیپ آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکے گی۔ البتہ یہ ضرور ہو گیا ہے کہ آپ کو اس سازش کا علم ہو گیا ہے اور باس یہ بھی بتا دوں کہ مجھے مصدقہ اطلاعات ملی ہیں کہ ریکھا۔ اس کے والد اور وزیراعظم صاحب تینوں نے مل کر آپ کو سیکرٹ سروس کی سربراہی سے ہٹانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر آپ کوئی جذباتی قدم اٹھائیں گے تو لازماً وزیراعظم صاحب ریکھا کی پشت پناہی کریں گے۔ اس طرح آپ کی پوزیشن ہی خراب ہو گی ریکھا پر کوئی آنچ نہ آئے گی۔ آپ البتہ اس موقع پر ایسی پلاننگ کریں کہ ریکھا منہ دیکھتی رہ جائے۔ اور فتح آپ کے نصیب میں آجائے۔ پھر کوئی مناسب موقع دیکھ کر آپ ریکھا کا کانٹا آسانی سے نکال سکتے ہیں"۔ سکھدیو نے بڑے غیر جذباتی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ کھل کر کہو۔ تم نے آج اس سازش کو بے نقاب کر کے مجھے ہمیشہ کے لئے جیت لیا ہے۔ میں نے آج تک واقعی تمہاری وہ قدر نہیں کی جو مجھے کرنی چاہئے تھی"۔ شاگل نے سکھدیو کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پر خلوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ اس سازش کو اس طرح ختم کر سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو خفیہ طور پر گرفتار کر لیں۔ اور ان کی جگہ اپنے آدمی بھیجیں۔ اس طرح ریکھا کہ یہ سازش کہ نگران چوکی اور اڈہ سب کچھ پاکیشیائی ایجنٹوں کے حوالے کر دیا جائے سامنے آجائے گی۔ اس گفتگو کے دوران یہ بات سامنے آہی چکی ہے کہ رابو ہی دراصل عمران ہے۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ بحیثیت چیف آخری لمحے میں ساری سیٹنگ ہی بدل دیں۔ ریکھا اور اس کے گروپ کو باہر کی نگرانی دے دیں اور خود اڈے کے اندر نگرانی سنبھال لیں"۔ سکھدیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہاری پہلی تجویز زیادہ درست ہے۔ میں اس پورے قبیلے کو ہی گرفتار کر لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے یہ عمران اب رابو کی جگہ کوئی اور میک اپ کر چکا ہو۔ اس طرح یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے باس۔ لیکن آپ نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ کاش قبیلہ بہت بڑا ہے۔ اور وہ جگہ جگہ پہاڑیوں میں پھیلا ہوا ہے۔ پورے قبیلے کی گرفتاری اول تو ناممکن ہو گی اور اگر کوشش بھی کی گئی تو اس پورے علاقے میں بہت بڑا بھونچال آجائے گا۔ اور آپ کو اعلیٰ حکام کو جواب دینا مشکل ہو جائے گا۔ اور آپ جانتے ہیں وزیراعظم صاحب تو پہلے ہی موقع کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔ اور اب آپ کی بات سے مجھے بھی یہ خیال آگیا ہے کہ واقعی یہ ضروری تو نہیں کہ عمران ابھی تک رابو کی میک اپ میں ہو۔ اور میری دوسری تجویز بھی اب مجھے خود غلط لگ رہی ہے۔ کیونکہ اس طرح ریکھا اور اس کا گروپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو

باہر ہی ختم کر دے گا اور آپ اور ہم اندر بیٹھے منہ دیکھتے ہی رہ جائیں گے۔ اس لئے باس میرا خیال ہے ہمیں بہت سوچ سمجھ کر ایسی پلاننگ کرنی چاہئے جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ ریکھا آپ کے مقابلے میں انتہائی ناتجربہ کار ہے اور یہ لوگ بھی آپ کے ہاتھوں انجام تک پہنچ سکیں۔ میرا خیال ہے اگر اس سلسلے میں آپ جانکی کو بلا کر اس سے مشورہ لیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ جانکی ویسے تو صرف ٹرانسمیٹر لائن کا ماہر ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ ایک اچھا سائنسدان بھی ہے۔ اور اس کا ذہن بھی گہرا منصوبہ سوچنے میں بیحد زرخیز ہے۔ یہ سپر ڈکٹافون بھی میں نے اس کی مدد سے ہی نگران چوکی میں لگایا تھا۔ اور ڈکٹافون بھی اسی نے سپلائی کیا تھا"۔ سکھدیو نے کہا۔

"ہونہہ۔ واقعی ہمیں اس وقت ایسی پلاننگ کی ضرورت ہے کہ جس سے عمران اور اس کے ساتھی بھی ختم ہو جائیں اور صدر مملکت پر بھی یہ ثابت ہو سکے کہ ریکھا اور اس کا گروپ سازشی اور غدار ہے۔ ہوں ٹھیک ہے۔ جاؤ اور اس جانکی کو یہاں لے آؤ۔ میں نے پہلے بھی کئی بار اس کی ذہانت کی تعریف سنی ہے"۔ شاگل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور سکھدیو تیزی سے واپس مڑا اور پردہ ہٹا کر خیمے سے باہر نکل گیا۔

"ہونہہ۔ تو ریکھا میری جگہ سیکرٹ سروس کی چیف بننا چاہتی ہے۔ میں بتاتا ہوں اسے چیف"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ساتھ ساتھ وہ خیمے میں ٹہلتا بھی جا رہا تھا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سکھدیو ایک عام سے نوجوان کے ساتھ خیمے میں داخل ہوا۔ یہ نوجوان سیکرٹ سروس میں ٹرانسمیٹر کنٹرولنگ شعبے میں کام کرتا تھا۔ انتہائی خاموش طبع اور ہر وقت سوچتے رہنے والا نوجوان۔ اس کا نام جانکی تھا۔ شاگل نے آج تک اسے کبھی اہمیت ہی نہ دی تھی لیکن کئی بار اسے یہ رپورٹ ضرور ملی تھی کہ جانکی کا ذہن سائنسی ایجادات اور گہری پلاننگ تیار کرنے میں خاصا زرخیز واقع ہوا ہے۔ اور آج جب سکھدیو نے اس کی کھل کر تعریف کی تو شاگل نے اسے بلا لیا۔ جانکی نے اندر آتے ہی بڑے ادب سے شاگل کو سلام کیا۔

"تم نے اسے تفصیل تو بتا دی ہوگی کہ ہم کیا چاہتے ہیں"۔ شاگل نے سکھدیو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"باس۔ میں نے نہ صرف سب کچھ سن لیا ہے بلکہ اس عمران کی ذہانت کو بھی اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ میرے پاس اس کے کارناموں کی مکمل فائل ہے۔ میری خواہش بچپن سے ہی سیکرٹ سروس کے فیلڈ شعبے میں بطور سیکرٹ ایجنٹ کام کرنے کی تھی لیکن چانس نہ ملنے کی وجہ سے مجھے مجبوراً ٹیکنیکل لائین میں آنا پڑا لیکن میرا ذہن کمزور نہیں ہے۔ اس لئے میں ذہنی طور پر سب کچھ سوچتا رہتا ہوں۔ آپ کو اگر برا لگے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ لیکن یہ بات میں ضرور کہوں گا کہ عمران کی کھوپڑی میں جو ذہن موجود ہے۔ اس کا مقابلہ پورے

کافرستان والے مل کر بھی نہیں کر سکتے"۔ جانگی نے کہنا شروع کیا۔

"تو تمہیں یہاں میں نے اس لئے بلایا ہے کہ تم اب میرے سامنے کھڑے ہو کر دشمن ایجنٹ کے قصیدے پڑھنا شروع کر دو"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ جب تک حقیقت کو ٹھنڈے دماغ کے ساتھ تسلیم نہ کیا جائے ذہانت کا مقابلہ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ مادام ریکھا اپنے طور پر عمران کو پھانسنے کے لئے جو منصوبہ بنا رہی ہیں۔ یہ سارا منصوبہ اس وقت ریت کی دیوار ثابت ہوگا جب عمران نے اپنی منصوبہ بندی سے کام کو آگے بڑھایا۔ مس ریکھا کو یہ علم ہی نہیں ہے کہ عمران احمقوں کی طرح سیدھا اس کے منصوبے کے تحت اس کے جال میں آ کر نہیں پھنسے گا۔ وہ لازماً اندر داخل ہونے سے پہلے اس کی باقاعدہ منصوبہ بندی کرے گا۔ اور آپ دیکھ لیجئے گا۔ آخر کار اس کی منصوبہ بندی کامیاب رہے گی۔ بشرطیکہ اس کے مقابلے میں کوئی صحیح منصوبہ نہ لایا گیا تو"۔ جانگی نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم بیٹھے منصوبے سوچتے رہ جائیں اور وہ عمران لیبارٹری کو تباہ کر کے واپس پاکیشیا بھی پہنچ جائے"۔ شاگل نے اپنی فطرت کے عین مطابق جذباتی لہجے میں کہا۔

"باس! اگر ہم نے جذباتی انداز میں سوچا تو لازماً ایسا ہی ہوگا جیسا ہم چاہتے ہیں کہ اس بار عمران کے مقابلے میں ایسی منصوبہ بندی کی جائے کہ نہ صرف عمران کا منصوبہ فیل ہو جائے بلکہ مس ریکھا بھی منہ دیکھتی رہ جائیں اور پورے کافرستان میں آپ کی ذہانت اور کارکردگی کی واہ واہ ہو جائے"۔ سکھدیو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہونا چاہئے۔ ٹھیک ہے اب میں جذباتی انداز میں نہ سوچوں گا۔ واقعی میرے جذباتی انداز میں سوچنے کی وجہ سے ہر بار یہ عمران میرے ہاتھوں سے چکنی مچھلی کی طرح پھسل جاتا ہے۔ اچھا ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا پلاننگ سوچی ہے تم نے"۔ شاگل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر وہ کرسی پر نہ صرف بیٹھ گیا بلکہ اس نے سکھدیو اور جانگی دونوں کو بھی کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"باس۔ سکھدیو کی پوری رپورٹ سننے کے بعد میں نے جن پوائنٹس پر غور کیا ہے۔ پہلے میں وہ پوائنٹس بتا دوں۔ تاکہ پھر ان پوائنٹس کو سامنے رکھ کر ہم پلاننگ کر سکیں۔ پہلا پوائنٹ تو یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے نہ چاہنے کے باوجود یہاں پہنچ چکے ہیں۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ لیبارٹری اس اڈے کے نیچے موجود ہے۔ تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ وہ ہمارے محاصرہ کا مکمل جائزہ لے چکے ہیں اور انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے عقبی طرف سے ان کے داخلے کو ناممکن سمجھتے ہوئے اسے خالی چھوڑ دیا ہے۔ چوتھا پوائنٹ یہ ہے کہ وہ یہ بات طے کر چکے ہیں کہ جب تک نگران چوکی پر قبضہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک اڈے پر قبضہ نہیں ہو سکتا اور جب تک اڈے پر قبضہ نہ کر لیا جائے اس وقت تک لیبارٹری میں داخل نہیں ہوا جا سکتا۔ اور

پانچواں اور آخری پوائنٹ یہ ہے کہ آج رات کو وہ کسی بھی وقت اپنے مشن کی تکمیل کے لئے حرکت میں آجائیں گے"۔ جانکی نے وکیلوں کی طرح باقاعدہ بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر۔۔۔"۔شاگل نے اس بار قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ دراصل فطری طور پر اس ٹائپ کی باتیں سوچنے کا عادی نہ تھا۔ صرف ریکھا کی وجہ سے وہ ان باتوں کو سوچنے اور سننے پر مجبور ہوا تھا۔ اس لئے اس کی اکتاہٹ بھی فطری تھی۔

"باس۔ یہ بات طے سمجھیں کہ عمران نے جو منصوبہ بندی کرنی ہے۔ اس کے مطابق وہ ہر صورت میں ریکھا اور اس کے گروپ کو شکست دے کر لیبارٹری کے اندر پہنچ جائے گا۔ مادام ریکھا لاکھ ذہین سہی وہ اس عمران کے ذہانت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور جب تک عمران مادام ریکھا کو شکست نہ دے اس وقت تک ریکھا نے کبھی اپنے شکست تسلیم نہیں کرنی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں ایسا پلاننگ کرنی چاہئے کہ جب عمران مادام ریکھا کو شکست دے کر آگے بڑھے تو اس کی توقع کے خلاف ہم اس کے سامنے اس طرح آجائیں کہ وہ ہر طرح سے بے بس ہو کر رہ جائے۔ عمران ذہانت کے ساتھ ساتھ سائنسی حربوں سے کام لیتا ہے۔ ہم بھی ایسا ہی کریں گے"۔جانکی نے کہا۔

"اوہ۔ میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں کہ ہم لیبارٹری کے اندر اس کا انتظار کریں۔ یہی مطلب ہے ناں تمہارا۔ لیکن ایسا ناممکن ہے۔ کیونکہ اعلیٰ سطح پر یہ بات طے ہو چکی ہے کہ لیبارٹری اب ایک ماہ تک کسی صورت بھی نہ کھلے گی نہ کھولی یا کھلوائی جاسکے گی۔ چاہے کافرستان کا صدر ہی کیوں نہ احکامات دے۔ اس لئے تمہاری تجویز قطعاً فضول اور بے کار ہے"۔شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی"۔جانکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اور تم کیا کہہ رہے ہو۔ سنو۔ میرے ساتھ صاف صاف اور کھل کر بات کرو۔ مجھے یہ پہیلیاں بھجوانا ہرگز پسند نہیں ہے اور میرے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ میں بیٹھا معمے حل کرتا رہوں سمجھے"۔شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ لیبارٹری کے اندر ٹرانسمیٹر وغیرہ کی چیکنگ میرے نگرانی میں ہوتی ہے۔ آج سے ایک سال قبل میں دو ماہ تک لیبارٹری کے اندر رہا ہوں۔ اس لئے مجھے اس لیبارٹری کے بارے میں ہر طرح کا پوری طرح علم ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ لیبارٹری کو جانے والا سرنگ نما راستہ آگے جا کر ایک کمرے میں ختم ہوتا ہے۔ جہاں بظاہر ایک فولادی دروازہ ہے۔ لیکن یہ دروازہ بھی ایک اور ملحقہ کمرے کا ہے اس ملحقہ کمرے سے پھر ایک خفیہ سرنگ نکلتی ہے جو آگے جا کر ایک اور کمرے میں ختم ہوتی ہے وہاں لیبارٹری کا دروازہ ہے۔ اس

دروازے کے ساتھ ایک اور خفیہ دروازہ ہے جو دراصل لیبارٹری میں جاتا ہے۔ جب کہ ظاہری دروازہ لیبارٹری کے ساتھ ایک اور حصے کا ہے جو اس لئے بنایا گیا تھا کہ لیبارٹری میں نصب کی جانے والی تمام مشینری کو یہاں پہلے فٹ اور ترتیب دیا جاسکے۔ اور اگر ضروری ہو تو اس کی مکمل چیکنگ بھی کی جاسکے چنانچہ یہ حصہ بھی بالکل لیبارٹری کے انداز میں تیار کیا گیا تھا۔ اس میں چیکنگ اور مرمت والی مشنری ابھی تک نصب ہے۔ ابھی ان مشینوں کو اکھاڑا نہیں گیا۔ اس کے اندر جانے کے لئے ایک اور بیرونی راستہ بھی ہے۔ جس میں سالم ٹرک مشینری سمیت اندر چلے جاتے تھے اب یہ راستہ بند ہے اور لیبارٹری کا یہ حصہ بے کار پڑا ہے۔ ہمارے پاس رات تک کافی وقت ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں سپیشل ہیلی کاپٹر پر دارالحکومت جا کر وہاں سے ضروری مشینری اور دوسرے سائنسی حربے لے آتا ہوں۔ اس کے بعد خفیہ طور پر اس بیرونی راستے سے اس حصے میں داخل ہو کر اسے اس طرح ایڈجسٹ کر دیں کہ وہ حصہ دیکھنے والے کو اصل لیبارٹری دکھائی دے اور وہاں ہمارے آدمی ایک رات کے لئے سائنس دانوں اور ماہرین کے لباس اور میک اپ میں رہیں تو لازماً عمران اور اس کے ساتھی اسے اصل لیبارٹری سمجھنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ لیکن جب آخری لمحات میں ان کے سامنے اصلیت ظاہر ہو گی تو پھر انہیں شکست تسلیم کرنا ہی پڑے گی۔ اور مادام ریکھا کو وہ پہلے ہی شکست دے کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو چکے ہوں گے۔ وہاں ایسے انتظامات بھی کئے جاسکتے ہیں کہ ایک انگلی دبانے سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بیہوش یا مفلوج کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح اصل لیبارٹری بھی بچ جائے گی۔ مادام ریکھا بھی شکست کھا جائے گی۔ اور عمران اور اس کے ساتھی بھی آسانی سے گرفتار ہو جائیں گے۔ اور یہ گرفتاری چونکہ باس شاگل کی پلاننگ کے نتیجے میں عمل میں آئے گی۔ اس لئے وزیراعظم صاحب تو ایک طرف پورا کافرستان باس شاگل کے قصیدے پڑھنے پر مجبور ہو جائے گا"۔ جانگی نے کہا اور شاگل جو کرسی پر بیٹھا تھا یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ اوہ۔ تم واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو۔ تم نے واقعی انتہائی لاجواب پلاننگ سوچی ہے۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اس سے واقعی عمران اور اس سے ساتھی بھی آسانی سے ہمارے ہاتھ لگ جائیں گے اور ریکھا کو بھی میرے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم کرنی پڑے گی۔ اوہ ویری گڈ۔ لیکن یہ سارے انتظامات ایک دن میں کیسے ہوں گے"۔ شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کام آپ سکھدیو اور مجھ پر چھوڑ دیں باس۔ ہم مخصوص لوگوں کو ساتھ لے جا کر اس طرح ساری سیٹنگ کر لیں گے کہ کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ ہو سکے گا۔ رات کو آ کر سکھدیو آپ کو یہاں سے لئے جائے گا۔ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ کس طرح مادام ریکھا اور علی عمران شکست کھاتا ہے"۔ جانگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری پلاننگ کامیاب رہی جانگی تو تمہیں میں سیکرٹ سروس میں باقاعدہ

پلاننگ ڈیپارٹمنٹ بنا کر اس کا چیف بنوا دوں گا۔ اور تمہارا عہدہ میرے برابر ہوگا۔ اور سکھد یو تم تو اپنے آپ کو ابھی سے ڈپٹی چیف آف سیکرٹ سروس سمجھ لو"۔ شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ باس۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ آپ بس دیکھتے رہئے کہ کیا ہوتا ہے"۔ ان دونوں نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر خیمے سے باہر چلے گئے۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

عمران اور اس کے ساتھی سیاہ لباسوں میں ملبوس پہاڑی چٹانوں کے اندر رینگتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ ان سب نے اپنی اپنی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے لادے ہوئے تھے۔

" میں حیران ہوں عمران کہ یہاں شاگل اور اس کا پورا گروپ موجود ہے۔ لیکن کسی نے ذرا سی بھی ہماری چیکنگ نہیں کی"۔ عمران کے ساتھ ساتھ کرالنگ کے انداز میں رینگتی ہوئی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے یقین ہے کہ اس نے ہمارے لئے کوئی خصوصی جال بچھا رکھا ہوگا۔ جہاں وہ ہم سب کو اکٹھا گھیرنا چاہتا ہوگا۔ ویسے بھی تم پر سے وہ ہر شک ختم کر چکا تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ ویسے عمران جس وقت اس نے میرا چہرہ پانی سے دھلوایا تو مجھے یقین ہوگیا تھا کہ اب ہمیں موت سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ لیکن جب پانی سے دھلنے کے باوجود میرا میک اپ صاف نہ ہوسکا تو یقین جانو مجھے اس قدر حیرت ہوئی کہ جب تک یہاں تم نے اس کی وجہ نہیں بتائی ہمارا ذہن اس معاملے میں چکراتا ہی رہا"۔ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اصل میں شاگل کو علم ہی نہیں کہ حسن کا راز صرف سادہ پانی میں نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ اسے وہ صابن بھی استعمال کرنا چاہئے تھا جو دراصل حسن کا راز ہوتا ہے۔ اور یہ راز موجودہ دنیا کو پہلی بار پتہ چلا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے زمانے میں تو پھر بھی حسن ہوا کرتا تھا اب تو حسن ہی بے چارہ اس صابن کے ڈر سے غائب ہوگیا ہے"۔ عمران کی زبان پوری رفتار سے چل پڑی۔

" تم پھر بکواس پر اتر آئے"۔ جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

" چٹان سے اترا ہوں۔ ویسے اگر تم چٹان کو بکواس کہتی ہو تو اب پھر بکواس پر چڑھ رہا ہوں اور یہاں تو ہر طرف بکواس ہی بکواس پھیلی ہوئی ہے"۔ عمران کی زبان بھلا کہاں رکتی تھی۔

" عمران صاحب"۔ اچانک صفدر کی آواز ان کے عقب سے سنائی دی۔

" ارے شیطان آگیا۔ بس شیطان میں یہی بڑی خامی ہے کہ جہاں ذرا جنت پیدا ہونے کا امکان ہو وہاں پہنچ گیا۔ کہ چلو آدم زاد صاحب اپنی دنیا میں جہاں ہر طرف بقول جولیا بکواس ہی بکواس پھیلی ہوئی ہے۔ جی فرمائیے۔ اب کیا حکم ہے"۔ عمران نے مڑے بغیر کہا۔

"میرا تو قافیہ شیطان سے نہیں ملتا۔ آپ کا البتہ ملتا ہے۔ عمران اور شیطان۔ ہم قافیہ ہی ہیں"۔ صفدر نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کبھی ہم قافیہ ہوتے تھے۔ مگر اب تو صف در صف کا فرق ہے۔ عمران اور شیطان میں"۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس بار نہ صرف صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ بلکہ جولیا بھی عمران کے اس خوب صورت جواب پر ہنس پڑی۔

"آپ جیسی حاضر جوابی میں کہاں سے لاؤں عمران صاحب"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"غیر حاضر سوال کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے۔ بیچارہ غیر حاضر ہونے کی وجہ سے سوال ہی نہیں کر سکتا۔ بس عمران صاحب عمران صاحب ہی رہ جاتا ہے"۔ عمران نے حاضر جوابی کے مقابلے میں غیر سوال کی ترکیب گھڑتے ہوئے کہا۔ اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ سوال کرنے بھی تو دیں۔ سوال سے پہلے ہی جواب شروع ہو جاتا ہے"۔ صفدر عمران کی بات سمجھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں سوال کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ بن مانگے موتی ملیں اور مانگے ملے نہ بھیک۔ یقین نہ آئے تو تنویر سے پوچھ لینا۔ کیوں جولیا"۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"تمہاری بکواس ختم ہو گی تو صفدر بھی کوئی بات کر لے گا۔ کیا بات ہے صفدر۔ تم کیا کہنا چاہتے تھے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ کی یہ پلاننگ صرف اڈے تک قبضہ کرنے تک ہی محدود ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ لیبارٹری کی حفاظت کے لئے تو انہوں نے مزید انتظامات کر رکھے ہوں گے۔ اس کے متعلق آپ نے کیا سوچا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کیا اس لیبارٹری کو تباہ کرنا مقصود ہے یا اس سے وہ فارمولا اڑانا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہم نے صرف لیبارٹری کے دروازے تک پہنچنا ہے اس کے بعد سوال کرنے والوں کو سب کچھ مل جائے گا"۔ عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم صاف صاف بات کیوں نہیں کرتے۔ دن کو بھی تم اس طرح گول مول باتیں کر کے ٹالتے رہے ہو"۔ جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صاف بات یہ ہے کہ ہم نے فی الحال ہر صورت میں لیبارٹری تک پہنچنا ہے۔ وہاں کیا ہوتا ہے یہ وہاں جا کر معلوم ہو گا"۔ اس بار عمران نے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا اور صفدر اور جولیا دونوں ہی سمجھ گئے کہ فی

الحال عمران کا اپنا ذہن بھی اس بار میں واضح نہیں ہے اور واقعی صورت حال بھی کچھ ایسی ہی تھی کہ انہیں اس لیبارٹری کے بارے میں کسی قسم کا کوئی علم نہ تھا کہ یہ لیبارٹری کس قسم کی ہے۔ اس کے حفاظتی انتظامات کس قسم کے ہیں۔ اس کے اندر کون کون موجود ہیں۔ ظاہر ہے جب ان میں سے کسی بات کا بھی عمران کو بھی علم نہ تھا تو وہ کیا واضح جواب دے سکتا تھا۔ چنانچہ صفدر اور جولیا نے اس بار کوئی حجت کرنے کے بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک پہاڑی چٹانوں میں گروپوں کی صورت میں رینگنے کے بعد وہ سب زرشک پہاڑی کے عقبی حصے میں پہنچ گئے۔ جوزف اور جوانا کو عمران نے سب سے پہلے یہاں بھیجا تھا تاکہ اگر آج رات یہاں کوئی پہرہ وغیرہ موجود ہو۔ تو انہیں بروقت اس کا علم ہو سکے اور پھر اس کا مناسب بندوبست کر کے مشن کو آگے بڑھایا جا سکے۔ لیکن یہاں پہنچنے سے پہلے ہی جوزف اور جوانا نے اس پوری سائیڈ کے خالی ہونے کی اطلاع دے دی۔ چنانچہ اب وہ سب پہاڑی کے عقبی حصے میں چٹانوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔ نگران چوکی کے اندر اندھیرا تھا البتہ دوسری طرف سرچ لائٹس نیچے اڈے پر مسلسل تیز روشنی پھینک رہی تھیں۔

عمران نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے کی زپ کھولی اور اس میں ایک طاقتور نائٹ ٹیلی سکوپ نکال کر اس نے اپنے آنکھوں سے لگائی اور پہاڑی کی چوٹی پر موجود نگران چوکی کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔

"اس پر دو افراد موجود ہیں لیکن ان دونوں کے سروں کی پشت ادھر پر نظر آ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اڈے والی طرف کی نگرانی کر رہے ہیں۔ ادھر کی طرف سے انہیں پوری تسلی ہے"۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے مشن شروع کیا جائے"۔ ساتھ موجود جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ پہلے میں اوپر جاؤں گا۔ اس کے بعد میں اوپر سے مکینکل سیڑھی پھینکوں گا تو باقی ممبران اوپر آئیں گے۔ جولیا۔ صفدر۔ ٹائیگر اور جوانا چاروں کیپسول راکٹ گنیں لے کر ہر طرف سے ہوشیار رہیں گے۔ سب کے اوپر پہنچنے سے اگر پہلے کوئی آدمی ادھر آ نکلے۔ تو ان تینوں میں سے جس کی سمت پر وہ آدمی ہو۔ وہ فائر کر کے اس کی کھوپڑی اڑا دے گا۔ سامنے کے رخ صفدر اور جولیا ہوں گے۔ دائیں طرف ٹائیگر اور بائیں طرف جوانا"۔ عمران نے باقاعدہ سپہ سالاروں کے سے انداز میں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور جولیا۔ صفدر۔ ٹائیگر اور جوانا چاروں نے جلدی سے اپنے اپنے تھیلوں میں سے کیپسول راکٹ گنوں کے پارٹس نکالے اور انہیں انتہائی پھرتی سے جوڑنا شروع کر دیا۔ عمران نے اپنے تھیلے میں سے ایک اور قسم کی گن کے پارٹس نکالے اور انہیں جوڑنے میں مصروف ہو گیا۔ اس گن کے دہانے پر سیاہ رنگ کا ایسا سٹریگر موجود تھا۔ جس کا اگلا سرا اندر کی طرح دبے ہوئے پیالے کی طرح تھا۔ اس کی یہ خاصیت تھی کہ اگر اسے ٹھوس اور سخت چیز سے قوت سے ٹکرایا

جائے تو اندر کی طرف دبے ہوئے پیالے کی وجہ سے ہوا کا دباؤ اندر کم رہتا تھا۔ اور کنارے چونکہ اس ٹھوس چیز سے چیز سے چمٹ جاتے تھے۔ اس طرح بیرونی ہوا اندر نہ جا سکتی تھی اور ہوا کا دباؤ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اس پر جتنا بھی لوڈ ڈال دیا جائے وہ اس ٹھوس چیز سے علیحدہ نہ ہو سکتا تھا۔ جب تک ایک مخصوص انداز میں جھٹکا دینے سے اس کے ایک کنارے کو اس ٹھوس چیز سے الگ نہ کیا جائے اس صورت میں بیرونی ہوا کے اندر داخل ہو جانے کی وجہ سے ہوا کا دباؤ مکمل ہو جاتا تھا۔ اور وہ آسانی سے اس کا ٹھوس چیز سے علیحدہ ہو جاتا تھا۔ ایسے سٹرائیگر عام طور پر چھوٹے بچوں کے کھلونے پستولوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ سٹرائیگر جو ربڑ کا بنا ہوا تھا۔ کھلونے پستول والے سٹرائیگر سے کم از کم دس گنا بڑا تھا۔ عمران نے گن جوڑی۔ اس گن کا دستہ خاصا بڑا تھا۔ اس کے اندر ایک چرخی لگی ہوئی تھے۔ جس میں ریشم کی باریک ڈوری لپٹی ہوئی تھی۔ جو اس سٹرائیگر کے ہٹ ہونے کے بعد اس کے ساتھ ہی جڑی ہوئی آگے بڑھ جاتی تھی۔ عمران نے گن کو ایڈجسٹ کرنے کے بعد ہاتھ اٹھایا۔ اور اس ٹریگر دبا دیا۔ سٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی گن کے دہانے سے سٹرائیگر نکل کر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ جب کہ ہلکی سی سرسر کی آواز مسلسل گن سے نکل رہی تھی۔ چند لمحے کے بعد عمران کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی سرسر کی آواز نکلنی بھی بند ہو گئی اور عمران نے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین آنکھوں سے لگا لی تاکہ چیک کر سکے کہ سٹرائیگر کہاں جا کر چسپاں ہوا ہے۔ نائٹ ٹیلی سکوپ کی وجہ سے اندھیرے کے باوجود نگران چوکی کے اوپر والے حصے میں جہاں انسانی ہاتھ سے سپاٹ دیوار بنائی گئی تھی سٹرائیگر چپکا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

"او۔ کے۔ اب میں اوپر جا رہا ہوں۔ تنویر تم تیار رہنا۔ میں اوپر سے مکینکل سیڑھی پھینکوں گا۔ تم نے اُسے کسی مضبوط چٹان کے ساتھ پوری احتیاط سے فکس کر دینا ہے"۔ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں فکس کر دوں گا۔ تم بے فکر رہو"۔ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے گن کے اوپر والے حصے پر موجود ایک چھوٹے سے ہک کو ایک جھٹکے سے الٹی سمت پھیر دیا۔ اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے گن کے دستے کو پکڑا اور ایک انگلی سے اس نے جھٹکا دے کر ٹریگر کو دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا اور اس کا جسم اس قدر تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتا گیا جیسے گن میں سے فائر ہونے والی گولی جاتی ہے۔ اب یہ گن الٹا کام کر رہی تھی۔ اب وہ ڈوری انتہائی تیزی سے دستے کے اندر لپیٹی جا رہی تھی۔ جب کہ ربڑ کا سٹرائیگر اسی طرح دیوار کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔ اس طرح گن کے ساتھ ساتھ عمران کا جسم بھی انتہائی تیز رفتاری سے دیوار سے چپکے ہوئے سٹرائیگر کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ اگر دستے سے اس کے ہاتھ پھسل گئے یا وہ سٹرائیگر دیوار سے علیحدہ ہو گیا تو پھر اسے نیچے گرنے سے

دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکے گی۔ اور ظاہر ہے اس قدر بلندی سے نیچے پہاڑی چٹانوں پر گرنے کے بعد اس کے جسم کے ریزے ریزے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ انتہائی خطرناک ترین حربہ تھا۔ لیکن عمران نے چونکہ فیصلہ کر لیا تھا۔ اس لئے اب اسے ان میں سے کسی بات کی بھی پرواہ نہ تھی۔ گن کے دستے میں تو ایسی سیٹنگ شروع سے ہی موجود تھی۔ کہ اس پر جمے ہوئے ہاتھ آسانی سے نہ پھسل سکتے تھے۔ اصل خطرہ اس سٹرائیگر کی طرف سے تھا۔ لیکن عمران چونکہ اس کے چسپاں ہونے اور علیحدہ ہونے کی تکنیک سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس لئے اس نے اپنے جسم کو ایک مخصوص اینگل میں رکھا ہوا تھا۔ دو منٹ کے اندر عمران کا جسم پہاڑی کے اوپر بنی ہوئی نگران چوکی کے پاس پہنچ گیا۔ عمران کے پیروں میں دبیز ربڑ سول جوتے تھے۔ اس لئے اس کے دونوں پیر جیسے ہی جا کر چوکی کے نچلے حصے سے ٹکرائے چوکی کے اندر موجود دونوں سپاہی جو دوسری طرف متوجہ تھے معمولی سی آہٹ بھی محسوس نہ کر سکے۔ ایک لمحے کے لئے عمران کا جسم سینکڑوں فٹ کی بلندی پر ہوا میں لٹکا رہا۔ اور اس کے دونوں پیر چوکی کی نچلی دیوار سے لگے رہے۔ عمران نے دونوں ٹانگیں اوپر کی طرف اٹھائیں اور دوسرے لمحے وہ چوکی کے درمیانی خالی حصے میں داخل ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے گن چھوڑ دی۔ دونوں سپاہی اس بار اپنے بالکل قریب آہٹ سن کر تیزی سے پلٹے ہی تھے کہ عمران یک لخت بھوکے عقاب کی طرح اچھل کر ان دونوں پر جا گرا۔ اور وہ دونوں چیختے ہوئے پشت اور پہلو کے بل نیچے فرش پر ایک دھماکے سے گرے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کی ایک لات نیم دائرے میں گھومی اور ایک آدمی کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی اور اس کا تڑپتا ہوا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ جب کہ دوسرے کو جھپٹ کر عمران نے دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور بجلی کی سی تیزی سے گھما کر اس نے اُسے سر کے بل فرش پر دے مارا۔ کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ جب کہ پہلا عمران کی لات کنپٹی پر کھا کر بیہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے جھک کر مردہ آدمی کے لباس کی تیزی سے تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن لباس کی تمام جیبیں خالی تھیں۔ عمران نے اُسے دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور اُس کی لاش کو عقبی طرف نیچے اندھیرے میں دھکیل دیا۔ لاش ایک لمحے میں اندھیرے میں غائب ہو گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اڈے کی طرف نیچے جھانکا۔ اڈے میں جگہ جگہ سرچ لائٹیں فٹ تھیں جس کی وجہ سے پورا اڈہ جگمگا رہا تھا۔ اڈے میں اس وقت ایک گن شپ ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ایک طرف ایک لمبی بیرک نما عمارت بنی ہوئی تھی۔ جس کے باہر چار مسلح فوجی کھڑے اطمینان سے گپ شپ میں مصروف تھے۔ عمران واپس مڑا اور اس نے اب چوکی کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کی نظریں کونے میں پڑے ہوئے ایک باکس پر پڑیں تو وہ چونک کر آگے بڑھا۔ اس نے باکس کو اٹھایا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے باکس کی سائیڈ پر لگی ہوئی دو تابوں

کو مخالف سمتوں میں گھما دیا۔ باکس جو گرم تھا ان نابوں کے گھومتے ہی یک لخت سرد ہو گیا۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے باکس کو واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

"ہوں تو پوری چوکی ہی اڑا دینے کا انتظام کر رکھا تھا انہوں نے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ باکس کی ساخت کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ وائرلیس کنٹرول انتہائی طاقتور بم ہے جو اگر وائرلیس ڈی چارجر کی مدد سے پھاڑ دیا جاتا تو یہ نگران چوکی تو ایک طرف آدھی سے زیادہ پہاڑی ریزے ریزے بن کر فضا میں اڑ جاتی۔ عمران کے خیال کے مطابق یہ انتظام شاید اس لئے کیا گیا تھا کہ اگر کسی بھی طرح دشمن اس چوکی پر قابض ہو جائے تو نیچے اڈے اور اس پر موجود گن شپ ہیلی کاپٹروں کو یہاں موجود ریوالنگ بھاری مشین گنوں سے بچانے کے لئے اس باکس کے ذریعے چوکی کو ہی اڑا دیا جاتا۔ ایک طرف لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ اور چوکی کی دائیں طرف دیوار میں لوہے کا ایک دروازہ تھا۔ جس کے اوپر سرخ رنگ سے لفٹ کا لفظ لکھا ہوا تھا دروازے کی انتہائی کم چوڑائی کو دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ اس لفٹ میں ایک وقت میں صرف ایک ہی آدمی نیچے جا اور اوپر آ سکتا ہے۔ ہر طرح کا جائزہ لینے کے بعد عمران فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت پیدا ہونے لگی تو عمران سیدھا کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ایک پیر مخصوص انداز میں اس کی گردن پر رکھ کر اُسے ذرا سا موڑ دیا۔ اس آدمی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے خرخراہٹ نما ہلکی سی چیخ نکلی۔ اس کا جسم جھٹکے کھانے لگا۔

"اگر تم نے میرے سوالوں کا صحیح جواب نہ دیئے تو ایک لمحے میں گردن کی ہڈی توڑ دوں گا۔ بولو۔ اڈے میں اس وقت کتنے مسلح افراد ہیں"۔ عمران نے ٹانگ کو ذرا سا اور موڑتے ہوئے کہا۔ اور اس آدمی کا جھٹکے کھاتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا اور اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا گیا۔ آنکھیں اوپر کو چڑھنے لگیں۔

"بب۔ بب۔ بتاتا۔ بب۔ بب"۔ اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ نما آواز نکلی تو عمران نے ٹانگ کو واپس اپنی طرف موڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ بحال ہونے لگا۔ اور بند ہوتا ہوا سانس بھی تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔

"بولو۔ ورنہ اس بار۔۔۔۔۔۔"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"چچ۔ چچ۔ چار آدمی ہیں"۔ اس آدمی نے اٹکتے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"لیبارٹری کا راستہ کس طرف ہے اور کیسے کھلتا ہے"۔ عمران نے اُسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"بیرک کے تیسرے کمرے سے راستہ جاتا ہے"۔ فوجی نے جواب دیا۔

"راستہ کیسے کھلتا ہے"۔عمران نے پوچھا۔

"دائیں طرف دیوار کی جڑ میں ایک پتھر ابھرا ہوا ہے۔اس پر پیر مارنے سے دیوار کھل جاتی ہے اور سرنگ اندر لیبارٹری میں جاتی ہے۔لیبارٹری کا اصل دروازہ اس سرنگ کے اختتام پر ہے۔جو اندر سے کھلتا ہے باہر سے نہیں کھل سکتا"۔اس فوجی نے از خود ہی ساری تفصیل بتانی شروع کر دی تھی۔اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے پیر کو ایک جھٹکے سے دوسرے طرف موڑ دیا۔اس آدمی کا جسم ایک لمحے کے لئے جھٹکے سے ہوا میں اوپر کو اٹھا اور پھر دھم سے واپس گر کر ڈھیلا پڑ گیا۔اس کی آنکھیں بے نور ہو گئی تھیں۔اور منہ اور ناک سے خون کی دھاریں بہہ نکلی تھیں وہ ہلاک ہو چکا تھا۔عمران نے جھک کر اُسے اٹھایا اور دوسرے لمحے اُسے بھی عقبی طرف نیچے اچھال دیا۔اب اس نگران چوکی پر وہ اکیلا موجود تھا۔ایک بار پھر وہ آگے بڑھا۔اور نیچے اڈے کی طرف جھانک کر صورت حال کو غور سے دیکھنے لگا۔واقعی وہاں وہی چار افراد کھڑے تھے۔اب غور سے دیکھنے پر اُس نے چیک کیا کہ ان میں سے تین کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔جب کہ چوتھا خالی ہاتھ تھا۔البتہ اس کے سر پر فوجی پائلٹوں والا مخصوص کنٹوپ موجود تھا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ یقیناً اس گن شپ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ ہے۔اڈے کی اندرونی حفاظت کے لئے صرف تین مسلح افراد اور نگران چوکی پر صرف دو افراد کی موجودگی اسے کھٹک رہی تھی۔کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے یہ تعداد بے حد کم تھی۔لیکن پھر اُسے خیال آیا کہ اس نگران چوکی تک پہنچنا اور اس نگران چوکی کی موجودگی میں اڈے کے اندر داخل ہونے کے امکانات چونکہ تقریباً نہ ہونے کے برابر تھے۔اس لئے سیکرٹ سروس نے سارا زور باہر کے ناکہ بندی پر ہی لگا رکھا ہوگا۔اور یہ خیال آتے ہی عمران بے اختیار مسکرا دیا۔وہ سوچ رہا تھا کہ اگر شاگل کو اس لمحے یہ معلوم ہو جائے کہ عمران اس کے اس زبردست حفاظتی محاصرے کے باوجود نگران چوکی پر پہنچ چکا ہے تو اس کا کیا حشر ہوگا۔لیکن اس کے خیال کے مطابق شاگل کو تو ابھی تک اس بات کا بھی علم نہ ہو سکا ہوگا کہ عمران اور اس کے ساتھی اتر کاش پہنچ بھی چکے ہیں یا نہیں۔یقیناً مادام ریکھا ابھی تک ان پہاڑیوں کی نگرانی میں مصروف ہوگی۔جب کہ شاگل یہاں خیمے لگائے اس کی گرفتاری کے انتظار میں بیٹھا ہوگا۔عمران نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور پھر جب اس کا ہاتھ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مخصوص ریز گن موجود تھی۔یہ سارا سامان اس نے آج ہی ناٹران اور فیصل جان کے ذریعے دارالحکومت سے منگوایا تھا۔اور سامان پہنچانے کے بعد اس نے ان دونوں کو واپس دارالحکومت بھجوا دیا تھا۔عمران نے ریز گن کا رخ نیچے کھڑے ان چاروں افراد کی طرف کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔گن میں سے ہلکی سی کھٹک کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی چاروں افراد یک لخت ٹیڑھے میڑھے ہو کر نیچے گر گئے۔ان کے جسم چند لمحوں کے لئے تڑپے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ساکت ہو گئے۔عمران گن کو ہاتھ میں

پکڑے تیزی سے لفٹ والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے احساس تھا کہ اس کے ساتھی اس کی طرف اتنی دیر تک کوئی اقدام نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہوں گے۔ لیکن وہ سارے ساتھیوں کو اوپر لے آنے سے پہلے اڈے کی طرف پوری طرح مطمئن ہو جانا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ پہلے نیچے جا کر وہ اچھی طرح اطمینان کر لے۔ اس کے بعد ساتھیوں کو اوپر لے آئے گا لفٹ کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا لفٹ واقعی صرف ایک آدمی کے لئے ہی بنائی گئی تھی۔ عمران نے دروازہ بند کر کیا ندر موجود بٹن دبایا تو لفٹ تیزی سے نیچے اترتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب لفٹ ساکت ہوئی تو عمران نے دروازہ کھولا اور پھر باہر آ گیا۔ اب وہ گن شپ اڈے میں موجود تھا۔ وہ بڑی احتیاط سے چلتا ہوا آگے بڑھا۔ لیکن اڈہ واقعی سائیں سائیں کر رہا تھا۔ وہ چاروں افراد اُسی طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں ساکت پڑے ہوئے تھے۔ گن سے نکلنے والی ریز نے انہیں فوری طور پر ختم کر دیا تھا۔ محتاط انداز میں چلتے ہوئے وہ بیرک کے اندر داخل ہوا۔ بیرک میں چھ کمرے تھے۔ جن میں ایک کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ جب کہ باقی دو کمروں میں صرف کرسیاں میزیں تھیں اور تین کمروں کو عام سی خواب گاہ کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ تیسرے کمرے میں ایک میز اور دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر دیکھا تو واقعی اس کمرے کی دائیں دیوار کی جڑ میں ایک پتھر ابھرا ہوا تھا۔ عمران بے اختیار مسکرا کر واپس پلٹ پڑا۔ واقعی یہ مشن اس قدر آسان ثابت ہو رہا تھا کہ عمران کو بار بار حیرت سی ہو رہی تھی۔ لیکن اس کے ذہن میں کوئی خلش اس لئے پیدا نہ ہوئی تھی کہ اُسے یقین تھا کہ سیکرٹ سروس کو ابھی اس بات کا بھی علم نہیں ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ بھی چکے ہیں یا نہیں۔

اڈے کی طرف سے اطمینان کر لینے کے بعد عمران لفٹ کے ذریعے واپس اوپر نگران چوکی پر پہنچا اور عقبی طرف جا کر اس نے ایک ہاتھ اٹھا کر ہوا میں مخصوص انداز میں لہرایا۔ اُسے معلوم تھا کہ جولیا ٹائٹ ٹیلی سکوپ سے اُسے دیکھ رہی ہو گی اور اس نے مخصوص اشارے کا مطلب انہیں اس بات کی تسلی دینی تھی کہ صورتحال ہر طرح سے ان کے حق میں ہے۔ پھر اس نے پشت سے نائلون کی بنی ہوئی ایک قدرے موٹی لیکن بٹی ہوئی رسی کا بڑا سا گچھا نکال کر فرش پر رکھا اور آگے بڑھ کر اس نے بیرونی دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی اس پہلی گن جو جس کے ذریعے وہ اوپر پہنچا تھا پکڑا اور اُسے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر جب اس نے کھینچا تو دیوار سے چپکا ہوا بڑا سٹرائیگر بھی دیوار سے علیحدہ ہو کر گن کے ساتھ ہی آ گیا۔ عمران نے اس سٹرائیگر کو کھینچ کر نال سے پوری طرح علیحدہ کیا اور پھر اس کے آخری حصے میں بندھی ہوئی ریشم کی انتہائی مضبوط اور سیاہ رنگ کی ڈوری کو علیحدہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ ڈوری سٹرائیگر کے اندر بنے ہوئے ایک سوراخ میں سے گزار کر ایک مخصوص انداز کی گانٹھ کی مدد سے منسلک تھی۔ عمران نے چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ گانٹھ کھول کر اس رسی کو علیحدہ کر دیا اور اس نائلون

والی موٹی رسی کے ایک سرے کو جو آخر میں جا کر خاصا باریک ہوگیا تھا۔ سٹرائیکر کے سوراخ میں سے گزار کر اُسی طرح کی گانٹھ دوبارہ باندھ دی۔ پھر اس نے زور لگا کر گانٹھ کی مضبوطی کا اندازہ کیا۔ اس کے بعد اس نے سٹرائیکر کے نچلے حصے کو گن کی نال میں ڈال کر پوری قوت سے اندر دبا دیا۔ کٹک کی آواز کے ساتھ ہی سٹرائیکر نال کے اندر اس طرح فٹ ہوگیا کہ نائلون کی رسی کا باریک دھاگہ نال کی سائیڈ سے باہر نکلا ہوا تھا۔ عمران نے گن کے اوپر لگے ہوئے ہک کو گھما کر الٹی سمت میں فکس کیا پھر گن کو نیچے رکھ کر وہ نائلون کی اس بٹی ہوئی رسی کے گولے کو کھولنے شروع کر دیا۔ جب سارا گولہ کھل گیا تو اس نے اُس کے آخری سرے کو ستون کے گرد گھما کر ایک بار پھر مخصوص انداز کی گانٹھ لگا کے باندھ دیا۔ رسی کی مضبوطی کا اچھی طرح اندازہ کر لینے کے بعد اس نے فرش پر پھیلی ہوئی نائلون کی رسی کو اٹھا کر باہر کی طرف پھینک دیا وہ اسے اس طرح باہر پھینک رہا تھا کہ رسی آپس میں الجھ نہ سکے۔ جب ساری رسی باہر اندھیرے میں غائب ہوگئی تو عمران نے گن اٹھائی اور درمیانی خالی حصے میں کھڑے ہو کر اس نے گن کو ایک مخصوص انداز میں ایڈجسٹ کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سٹرائیکر گن سے نکل کر اندھیرے میں غائب ہوگیا۔ اور خالی گن عمران کے ہاتھ میں رہ گئی۔ چند لمحوں بعد ستون کے ساتھ بندھی ہوئی رسی کو جھٹکا لگا۔ اور عمران نے گن ایک طرف رکھ دی اور اس کے بعد اس نے رسی کو ایک ہاتھ سے پکڑ لیا۔ رسی اندھیرے میں ایک فٹ کے بعد نظر ہی نہ آ رہی تھی۔ لیکن چند لمحوں بعد عمران کے ہاتھ کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے لگے تو سمجھ گیا کہ بٹی ہوئی رسی کو دوسری طرف سے کھولا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ رسی کا دوسرا سرا اس کے ساتھیوں تک پہنچ گیا۔ اُسے معلوم تھی کہ بٹی ہوئی رسی کھلنے کے بعد باقاعدہ سیڑھی کی شکل میں بن جائے گی۔ اور اس سیڑھی کی مدد سے لٹک کر آدمی آسانی سے نیچے سے اوپر پہنچ جائے گا۔ چنانچہ عمران رسی کو چھوڑ کر ایک سائیڈ پر کھڑا ہوگیا۔ پھر تقریباً دس منٹ کے بعد اُس نے اندھیرے میں سے انسانی ہیولہ ابھرتے دیکھا جو رسی کی سیڑھی سے لٹکا ہوا تیزی سے اوپر چڑھا آ رہا تھا۔ چند لمحوں کے بعد ہیولہ چوکی کے اندر پہنچ گیا یہ چوہان تھا۔

"عمران صاحب۔ ہم تو گھبرا گئے تھے کہ آپ کے ساتھ نجانے یہاں کیا واقعہ پیش آیا کہ آپ نے طے شدہ انداز میں سیڑھی نہ پھینکی تھی"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سب سے زیادہ گھبراہٹ تو جولیا کو ہوئی ہوگی۔ کیونکہ یہاں مادام ریکھا بھی موجود ہو سکتی تھی۔ ویسے تنویر کو خوشی ہوئی ہوگی۔ لیکن یہاں سوائے دو گواہوں کے اور کچھ بھی نہ تھا۔ اور دلہن کے بغیر اکیلے گواہ کس کام کے۔ چنانچہ میں نے انہیں نیچے اچھال دیا۔ اس کے بعد میں دلہن کی تلاش میں نیچے گیا۔ وہاں بھی چار گواہ ہی موجود تھے۔ وہاں دلہن نہ ملی تو میں نے سوچا چل کر اندھیرے کی دیوی کو ہی سلام کیا جائے"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چوہان ہنس پڑا۔ چند لمحوں کے بعد کیپٹن شکیل بھی پہنچ گیا اور پھر تو جیسے آنے والوں کا تانتا سا بندھ گیا۔ سب سے آخر میں تنویر پہنچا۔ اب پوری سیکرٹ سروس نگران چوکی میں پہنچ چکی تھی۔

"گڈ۔ اسے کہتے ہیں بارات مع دلہن کے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس بند کرو۔ تم نے سیڑھی پھینکنے میں دیر کیوں کی تھی۔ کیا کرتے رہے اتنی دیر"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چوہان یار۔ مجھے تو بار بار بتاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اس لئے اب تم بطور شہ بالا خود ہی سنبھالو"۔ عمران نے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔ اور پھر اس نے مختصر لفظوں میں بتا دیا کہ عمران نیچے اڈے میں جاکر وہاں موجود چار افراد کا خاتمہ کر کے واپس آیا۔

"یہ کیسے ہوسکتا ہے عمران صاحب کہ اتنے بڑے اڈے میں صرف چار محافظ ہوں"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کافرستانی خاندانی منصوبہ بندی کے زیادہ قائل رہے ہوں"۔ عمران نے کہا۔ اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"بس یہی بکواس کرنی آتی ہے تمہیں۔ اب یہیں کھڑے رہنا ہے یا"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ بارات کی روانگی کا وقت ہوگیا ہے۔ اوہ چلو پھر۔ مگر وہ بینڈ باجہ۔ یار تنویر۔ تم ہی یہ کام کر ڈالو۔ آخر تمہیں تو سب سے زیادہ خوش ہونا چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"میرے لئے تو خوشی کا دن وہ ہوگا جب تمہاری قل خوانی ہو رہی ہوگی"۔ تنویر نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اوہ تو کیا چیف تمہیں تنخواہ نہیں دیتا۔ جو بھوک مٹانے کے لئے قل خوانی کے دن گنتے رہتے ہو"۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہ۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ لفٹ میں داخل ہوگیا۔ جولیا لفٹ میں داخل ہونے کے لئے آگے بڑھنے لگی۔

"سوری۔ کنوارے کے ساتھ تم ستی نہیں ہوسکتیں۔ اسی لئے تو کہتا تھا کہ کچھ کرلو۔ چلو آگے تو اکٹھے رہنے کا سکوپ بن جائے گا۔۔۔۔"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا۔

"مس جولیا۔ یہ چھوٹی لفٹ ہے۔ آپ دروازے کا سائز نہیں دیکھ رہیں۔ اس لئے ایک ایک کو

علیحدہ علیحدہ نیچے جانا ہوگا"۔صفدر نے کہا۔اور جولیا جس کے چہرے پر عمران کی بات سن کر زلزلے کے سے آثار پیدا ہونے لگے تھے نارمل ہوگئی۔لفٹ کے اوپر موجود بلب جل اٹھا تھا۔بلب کا رنگ سرخ تھا۔اس کا مطلب تھا جب لفٹ حرکت میں ہے۔تھوڑی دیر بعد بلب کا رنگ ایک جھماکے سے سبز ہوگیا۔

"جایئے مس جولیا"۔صفدر نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور دروازہ کھول کر لفٹ میں داخل ہوگئی دروازہ بند کر کے اس نے بٹن دبایا تو لفٹ حرکت میں آگئی۔چند لمحوں کے بعد لفٹ کی حرکت رک گئی تو جولیا نے دروازہ کھولا اور باہر آگئی۔

"خوش آمدید مس جولیانا فنر واٹر۔ بندہ ناچیز آپ کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرے گا"۔دروازے کے ساتھ کھڑے عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔اور جولیا کا چہرہ یکلخت گلنار ہوگیا۔

"کاش تم یہ سب کچھ سنجیدگی سے کہہ رہے ہوتے تو۔۔۔"۔جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر دروازے کے باہر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"سنجیدگی۔اوہ مگر مجھے تو یہی بتایا گیا تھا کہ آپ کا نام جولیانا فنر واٹر ہے۔تو کیا سنجیدگی آپ کے تخلص ہے۔اوہ پھر تو یقیناً خوش رکھنے والی کوشش ناکام ہی رہے گی۔اب بھلا سنجیدگی کو کیسے خوش رکھا جا سکتا ہے"۔عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہیں کسی کے جذبات سے کھیلنے کا کیا حق ہے"۔جولیا نے انتہائی غصیلے اور بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کے چہرے پر چند لمحے پہلے جو شرم کے آثار نمودار ہوئے تھے وہ یک لخت غصے میں تبدیل ہونے لگ گئے۔

"حق تو حاصل نہیں ہو رہا۔چلو تم حق دے دو۔یقین کرو مجھ سے زیادہ ماہر کھلاڑی اور تمہیں نہ ملے گا۔ایسی کک لگاؤں گا جذبات کو کہ تنویر جیسا گول کیپر بھی اُسے روک نہ سکے گا"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔

اُسی لمحے لفٹ دوبارہ واپس آئی اس کا دروازہ کھلا اور صفدر باہر آگیا اور پھر ان دونوں کا انداز دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"صفدر۔کیا ہم وقت ضائع نہیں کر رہے"۔جولیا نے صفدر کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات دیکھتے ہی بوکھلا کر کہا۔

"بالکل بالکل۔کھیل شروع ہو جانا چاہئے۔وقت بالکل ضائع نہیں ہونا چاہئے۔کیوں

صفدر "۔عمران نے کہا۔

"یوشٹ اپ ۔ نانس ۔تم سے کس نے کہا کہ ہماری بات میں مداخلت کرو۔ میں سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہوں اور اس حیثیت سے سیکرٹ سروس کے ممبر سے بات کر رہی ہوں سمجھے "۔ جولیا نے بُری طرح بھرے ہوئے لہجے میں عمران سے مخاطب ہوکر کہا۔

" کیا ہوگیا مس جولیا۔آپ تو شدید ناراض معلوم ہورہی ہیں ۔ میں نے کتنی بار آپ کو سمجھایا ہے کہ "۔صفدر نے جولیا سے مخاطب ہوکر کہنا شروع کیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے پھر کوئی جذباتی بات کردی ہوگی ۔

" کیس کا آغاز کر ہی دیا جائے ۔بس سیٹی بجانے کی ہی تو دیر ہے ۔اور اب تو ویسے ریفری بھی آ گیا ہے "۔عمران نے صفدر کی بات اچکتے ہوئے کہا۔تو جولیا نے اس بُری طرح ہونٹ کاٹے کہ اس کے سرخ رنگ کے ہونٹ اور زیادہ سرخ پڑ گئے ۔وہ تیزی سے مڑکر بیرک کی طرف چلنے لگی۔

"عمران صاحب پلیز "۔صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران تو پلیز ہی ہے۔تم سیٹی تو بجاؤ۔پھر جذبات کا کھیل کیسے ہوتا ہے "۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی تو رونا ہے عمران صاحب کہ جذبات کھیلنے کے لئے نہیں ہوتے احساس کرنے کے لئے ہوتے ہیں"۔صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔اسی لمحے لفٹ سے ٹائیگر باہر آیا۔اور عمران نے شاید منہ کھولا ہی تھا کہ بغیر کچھ کہے مسکرا کر خاموش ہوگیا۔کیونکہ ٹائیگر کے سامنے وہ حتی الامکان لئے دیئے رہتا تھا۔

... تھوڑی دیر بعد سارے افراد ایک ایک کر کے نگران چوکی سے نیچے اڈے میں پہنچ گئے۔

" وہ لیبارٹری کا راستہ کدھر ہے۔ یہ تو بس عام سا اڈہ ہے "۔ جولیا نے واپس آکر عمران سے مخاطب ہوکر پوچھا۔وہ اب مکمل طور پر نارمل ہو چکی تھی۔

"راستہ ڈھونڈھنا پڑتا ہے مس جولیا نا فٹز واٹر سیکنڈ چیف آف سیکرٹ سروس ۔اور ڈھونڈھنے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔صرف ممبروں سے باتیں کرنے سے راستے نہیں مل جایا کرتے "۔عمران نے چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے جب کہ صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہونہہ۔ٹھیک ہے۔ ہم ڈھونڈھ لیں گے۔آؤ صفدر ۔ اس نے نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھ لیا ہے "۔ جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب پلیز۔ یہ وقت نوک جھونک کا نہیں ہے۔ ہم دشمنوں کے اڈے میں کھڑے

ہیں"۔صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو پھر سیٹی بجاؤ۔ میں کک لگا کر کھیل شروع کرتا ہوں۔ پھر دیکھنا کیسے گول نہیں ہوتا"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر بجاؤں سیٹی"۔صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔اور اپنے ہونٹ سیٹی بجانے کے انداز میں گول کر لئے۔اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یار رہنے دو۔ اب یہاں کہاں وہ دماغی شفا خانہ ڈھونڈتے پھریں گے۔ آؤ میرے ساتھ"۔عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔اور بیرک کی طرف چل پڑا۔

"یہ دماغی شفا خانہ کہاں سے درمیان میں ٹپک پڑا"۔صفدر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے جب اچھا خاصا سنجیدہ آدمی اچانک سیٹی بجانا شروع کر دے تو شفا خانہ تلاش کرنا ہی پڑتا ہے"۔عمران نے کہا۔اور صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یہ تم دونوں نے کیا کوڈ ورڈز میں باتیں شروع کر دی ہیں"۔تنویر نے جواب تک خاموش کھڑا تھا حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب پلیز تم خاموش رہو تنویر۔ بڑی مشکل سے عمران صاحب کو دوبارہ پٹڑی پر چڑھایا ہے"۔صفدر نے مسکرا کر تنویر سے کہا۔اور تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرک کے تیسرے کمرے میں داخل ہوا۔اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر یک لخت بے پناہ سنجیدگی کے آثار ابھر آئے۔

"اب یہاں سے ہمارا اصل مشن شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے سب لوگ پوری طرح چوکنا اور ہوشیار رہیں گے"۔عمران نے مڑ کر سارے ساتھیوں سے کہا۔جو اس کے پیچھے اس کمرے میں داخل ہو چکے تھے۔اور عمران کو اس طرح سنجیدہ دیکھ کر سب کے چہروں پر خود بخود سنجیدگی کے آثار نمایاں ہونے لگ گئے انہوں نے اپنے اپنے تھیلوں میں سے ریوالور نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔ جب کہ عمران کے ہاتھ میں ابھی تک ریز گن موجود تھی۔عمران نے آگے بڑھ کر دائیں طرف کی دیوار کی جڑ میں ابھرے ہوئے پتھر پر زور سے پیر مارا تو سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے ہٹ کر سائیڈوں میں کھسک گئی اور اب دوسری طرف دور تک جاتا ہوا ایک سرنگ نما راستہ دیوار کے درمیانی خلا سے صاف نظر آ رہا تھا۔

"دیکھا۔ کک مارے بغیر کھیل شروع ہی نہیں ہو سکتا"۔عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا۔اور پھر وہ اس خلا کو پار کر کے اس سرنگ نما راستہ میں داخل ہو گیا۔سرنگ خاصی چوڑی تھی۔اور وہ گہرائی کی طرف جا رہی

تھی۔ ویسے سرنگ یقیناً انسانی ہاتھوں سے بنائی گئی تھی۔ کیونکہ سائیڈوں پر باقاعدہ دیواریں بنی ہوئی تھیں اور چھت پر بھی جگہ جگہ بلب لگے ہوئے تھے۔ عمران کے پیچھے باقی ساتھی بھی سرنگ کے اندر آ گئے۔ سرنگ آگے جا کر مڑ گئی اور پھر سرنگ کے اختتام پر ایک بڑا سا کمرہ نظر آنے لگا جس کا دروازہ نہ تھا صرف خلا سا تھا۔ اس کمرے میں سامنے ایک فولادی دروازہ نظر آ رہا تھا۔ ایسا دروازہ جیسے بینکوں کے لاکر روم کا ہوتا ہے۔ اس کے اوپر ایک بلب لگا ہوا تھا جو بجھا ہوا تھا باقی سارا کمرہ سپاٹ تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ ہے دروازہ لیبارٹری کا۔ اسے اب بم سے ہی اڑانا پڑے گا۔ یہاں سے آواز اڈے کے باہر موجود محافظوں تک نہ پہنچ سکے گی۔ اس لئے انہیں پتہ بھی نہ چل سکے گا"۔ عمران نے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈال کر شاید بم باہر نکالنے ہی لگا تھا کہ یک لخت کمرے کی چھت پر لگا ہوا بلب جھماکے سے جلا اور بجھ گیا۔ لیکن بلب کے جھماکے کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے بجلی کی سی تیز رفتاری سے سیاہ چادر پھیلا دی ہو۔ بس اس کے ذہن میں آخری احساس اس بلب کے پہلی بار جلنے سے نکلنے والی نیلگوں روشنی کا ہی رہ گیا تھا۔ اس کے بعد ذہن پر پھیلنے والی سیاہ چادر نے سب احساسات کو مکمل طور پر ڈھانپ دیا تھا۔

* * * * * * * * * * * * * * *

بڑے ہال نما کمرے کے ایک کونے میں شفاف شیشے کا کیبن بنا ہوا تھا۔ جس کے اندر اس وقت شاگل کے ساتھ ساتھ جانگی اور سکھدیو دونوں موجود تھے۔ وہ تینوں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ سامنے میز پر ایک مستطیل سی مشین موجود تھی۔ جس کے درمیان موجود ایک چوڑی سی سکرین پر ان تینوں کی نظریں جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر گن شپ ہیلی کاپٹروں کے اڈے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اور اس منظر میں ایک گن شپ ہیلی کاپٹر دکھائی دے رہا تھا جس کے ساتھ ہی ایک لمبی سی بیرک کے باہر چار افراد کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

"مادام ریکھا تو کہیں نظر نہیں آ رہی اور اڈے پر بھی صرف چار آدمی ہیں۔ اور ہیلی کاپٹر بھی صرف ایک ہے۔ حالانکہ یہاں چار ہیلی کاپٹر ہر وقت موجود رہتے ہیں"۔ شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے سکھدیو کے ساتھ یہاں پہنچا تھا۔ جب کہ جانگی یہاں پہلے سے ہی موجود تھا۔

"باس۔ مادام ریکھا۔ سہاش اور چار مسلح افراد کے ساتھ سرنگ کے اندر پہلے کمرے کے ساتھ ملحقہ کمرے میں موجود ہے۔ شام ہوتے ہی مادام نے اوپر چوکی پر صرف دو افراد کو تعینات کیا اور نیچے اڈے پر بھی صرف یہی چار افراد باقی رکھے جن میں سے ایک پائلٹ اور تین مسلح محافظ ہیں۔ باقی تمام افراد کو اس نے ہیلی کاپٹروں میں بٹھا کر واپس بھجوا دیا ہے۔ اور خود وہ سہاش اور دو محافظوں کے ساتھ ملحقہ کمرے میں بند ہو گئی ہے۔ اور میں نے چیک کر لیا ہے۔ مادام ریکھا نے اس پہلے کمرے میں ایسی ریز فائر کرنے کا بندوبست کیا ہے جس سے کمرے میں موجود انسان فوری طور پر بے ہوش ہو سکتے ہیں۔ میں آپ کو دکھاتا ہوں میں نے اس ساری چیکنگ کا ان سے پہلے بندوبست کر لیا تھا"۔ جانگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین پر موجود ایک ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ ناب گھومتے ہی سکرین پر منظر تبدیل ہونے لگ گئے اور پھر ایک منظر ابھرتے ہی جانگی نے ہاتھ روک لیا۔ یہ ایک بڑے سے کمرے کا منظر تھا جس میں مادام ریکھا تین افراد کے ساتھ موجود تھی۔ ان میں سے دو مسلح محافظ کھڑے تھے۔ جب کہ مادام ریکھا اور سہاش کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے بھی ایک چھوٹی سی میز پر ایک مشین موجود تھی جس میں چھوٹی سی سکرین موجود تھی۔ لیکن یہ سکرین آف تھی۔

"ہونہہ۔ تو یہ سہاش اب ریکھا کے ساتھ مل گیا ہے۔ نانسنس میں اسے اس کا مزہ چکھاؤں گا"۔ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جانگی۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مادام ریکھا نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو

گھیرنے کی باقاعدہ پلاننگ کررکھی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہاں ہی بیٹھے رہیں اور مادام ریکھا ان کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہوجائے"۔ سکھدیو نے کہا۔ تو شاگل بھی بُری طرح چونک پڑا۔

"ارے ہاں۔ واقعی کہیں ہم دیکھتے ہی رہ جائیں اور وہ ریکھا میدان مار جائے"۔ شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس آپ بالکل بے فکر رہیں۔ آپ نے جانکی پر اعتماد کیا ہے۔ تو جانکی آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ میں صرف ٹرانسمیٹر لائن میں مہارت نہیں رکھتا۔ دوسرے فلیڈز میں بھی مہارت رکھتا ہوں۔ یہ سب کچھ جو آپ سکرین پر دیکھ رہے ہیں یہ میرے ذاتی تجربات کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم یہاں بیٹھ کر مادام ریکھا کی ساری کارکردگی اس طرح چیک کر سکتے ہیں کہ انہیں معلوم ہی نہ ہوسکے۔ تو میں نے ایسا انتظام بھی کر دیا ہے کہ ایک بٹن دبانے سے مادام ریکھا اپنے ساتھیوں سمیت بھی بے بس ہوسکتی ہے۔ اس طرح ہمیں جس لمحے بھی یہ خطرہ محسوس ہوا کہ مادام ریکھا کامیاب ہوجائے گی۔ ہم اُسے بے بس کر دیں گے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ مادام ریکھا عمران کے مقابلے میں ہرگز کامیاب نہیں ہوسکے گی۔ چاہے وہ انہیں بے ہوش کر کے گرفتار ہی کیوں نہ کر لے"۔ جانکی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا تو شاگل نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ویسے وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ اگر مادام ریکھا نے عمران اور اس کے ساتھیوں پر قابو پا لیا تو پھر وہ مادام ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو خود گولی مار دے گا۔ اس طرح وہ آسانی سے کہہ سکتا ہے کہ وہ عمران کے ہاتھوں مر گئے ہیں اور اگر وہ عین موقع پر نہ پہنچ جاتا تو عمران لیبارٹری تباہ کر چکا ہوتا۔ جب کہ جانکی نے اس دوران ناب گھما کر دوبارہ اڈے والا منظر فکس کر دیا تھا۔ اور اڈے کا منظر فکس ہوتے ہی وہ سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ ہیلی کاپٹر کے ساتھ موجود چاروں افراد ٹیڑھے میڑھے ہو کر زمین پر ساکت پڑے ہوئے تھے۔ لیکن اڈہ خالی تھا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کھیل شروع ہو چکا ہے"۔ شاگل نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا اور جانکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

لیکن اڈہ ویسے ہی خالی پڑا ہوا تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد انہوں نے لفٹ کا دروازہ کھلتے اور ایک مقامی نوجوان کو لفٹ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ اس مقامی نوجوان نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کی پشت پر سیاہ رنگ کا ایک تھیلا لدا ہوا تھا۔ اور ہاتھوں میں ایک عجیب ساخت کی گن تھی۔ وہ بڑے محتاط انداز میں بیرک کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"اوہ۔ یہ یقیناً عمران ہے۔ میں اس کا انداز پہچانتا ہوں"۔ شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو یہ عمران ہے۔ میں نے آج تک اس کا صرف نام ہی سنا ہوا ہے۔ دیکھا کبھی

نہیں"۔ جانکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو اکیلا ہے۔ تو کیا یہ اکیلا ہی لیبارٹری تباہ کرنے آیا ہے"۔ شاگل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جانکی نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ ظاہر ہے وہ جواب ہی کیا دے سکتا تھا۔

عمران بیرک کے ہر کمرے میں جھانکتا ہوا کمرہ نمبر تین میں گیا اور غور سے دائیں طرف کی دیوار کو دیکھنے لگا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے اس کو راستے کا علم ہے۔ شاید اوپر نگران چوکی میں سپاہیوں سے اس نے پوچھ لیا ہوگا"۔ جانکی نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ عمران بغیر کوئی کاروائی کئے تیزی سے واپس پلٹا اور پھر دوبارہ لفٹ میں داخل ہو کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

"یہ یقیناً اپنے ساتھیوں کو لینے گیا ہوگا۔ تم نے اس نگران چوکی کی چیکنگ کے لئے کچھ نہیں کیا"۔ شاگل نے کہا۔

"وہاں سیٹنگ کیسے ہو سکتی تھی باس اس طرح تو ہم مادام ریکھا اور اس کے گروپ کی نظروں میں آ جاتے۔ شارٹن ویو ریز مشین کی رینج اتنی نہیں کہ وہ یہاں سے بغیر کسی ایڈجسمنٹ کے نگران چوکی تک خود بخود پہنچ سکیں۔ یہ ریز اڈے اور سرنگوں اور کمروں تک ہی محدود ہیں"۔ جانکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا۔

"تم نے خواہ مخواہ مجھے الٹے چکر میں پھنسا دیا ہے۔ یہ عمران اکیلا یہاں آسانی سے قابو آ سکتا تھا"۔ شاگل نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹ اس طرح بھینچے ہوئے تھے جیسے وہ بے بسی اور اکتاہٹ محسوس کر رہا ہوں۔

"قابو آ جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں سر"۔ جانکی نے جلدی سے کہا اور شاگل کے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔

کافی دیر انتظار کے بعد ایک بار پھر لفٹ کا دروازہ کھلا اور عمران باہر آ گیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ایک غیر ملکی عورت باہر آئی اور عمران اور وہ غیر ملکی عورت آپس میں باتیں کرنے لگے۔

"اوہ اوہ۔ یہ وہی عورت ہے۔ اس سیاح گروپ کی لیڈر۔ اوہ تو یہ واقعی عمران کے ساتھیں تھے۔ مگر ان کا میک اپ کیوں نہیں صاف ہوئے"۔ شاگل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد۔۔ ایک ایک کر کے بہت سے مرد بھی لفٹ کے ذریعے اڈے میں پہنچ گئے۔ ان کی تعداد دس تھی۔

"اوہ۔ یہ تو پورا گینگ ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"اچھا ہے باس۔ میرے خیال میں اس بار پاکیشیائی پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہمارے ہاتھوں ہو جائے گا"۔ جانگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور شاگل کا چہرہ جانگی کی بات سن کر گلنار ہو گیا۔

"ہاں ہاں۔ واقعی اگر ایسا ہو گیا جانگی تو بس مزہ آ جائے گا۔ مگر یہ عمران ہر بار کوئی نہ کوئی چکر چلا کر نکل جاتا ہے"۔ شاگل نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ اس بار وہ جانگی کے شکنجے میں آ کر کسی طرح بھی نہ نکل سکے گا۔ فتح آپ کا مقدر بن چکی ہے باس"۔ جانگی نے جملے کا آخری حصہ جلدی سے ادا کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جب اس نے اپنی بات کی تھی تو شاگل کا چہرہ اس نے بدلتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ لیکن جملے کا آخری حصہ سن کر شاگل کا بدلتا ہوا چہرہ نہ صرف تیزی سے نارمل ہو گیا بلکہ اس پر فاتحانہ چمک بھی نظر آنے لگی۔

عمران اور اس کے ساتھی بیرک کے کمرہ نمبر تین میں پہنچے اور عمران نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو درمیانی دیوار کھل گئی۔

"باس۔ کھیل شروع ہو گیا ہے"۔ جانگی نے پر جوش لہجے میں کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ اور اس کے چہرے پر بھی جوش کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ لیکن اس نے جانگی کی بات پر کوئی تبصرہ نہ کیا۔

"اب باس میں مادام ریکھا کو چیک کرتا ہوں"۔ جانگی نے کہا اور جلدی سے ناب گھمانی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد جب سکرین پر اس کمرے کا منظر ابھر آیا جس میں مادام ریکھا سجاش اور اس کے دو ساتھی موجود تھے تو اس نے ناب سے ہاتھ ہٹا لیا مادام ریکھا اور سجاش دونوں کے چہروں پر اس وقت انتہائی جوش اور ہیجان نظر آ رہا تھا۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ اور ان کے سامنے رکھی ہوئی مشین کی سکرین پر سرنگ کے اندر چلتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھی بھی شاگل اور اس کے ساتھیوں کو نظر آ رہے تھے۔

"آواز۔ آواز کھولو۔ یہ ریکھا اور سجاش کیا باتیں کر رہے ہیں"۔ شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"اوہ باس۔ شارٹن ویوریز صرف تصویر دکھا سکتی ہیں آواز ٹرانسمٹ نہیں کر سکتیں"۔ جانگی نے کہا اور شاگل نے ایک بار پھر سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

اب عمران اور اس کے ساتھی سرنگ کے اختتام پر موجود اس کمرے میں داخل ہو رہے تھے جس میں فولادی دروازہ موجود تھا۔ مادام ریکھا کا ہاتھ تیزی سے مشین کی طرف بڑھا اور پھر اس نے مشین کے کونے پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔

دوسرے لمحے سکرین پر نیلگوں روشنی کا جھماکہ سا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے

سارے ساتھی اس طرح لڑکھڑا کر نیچے گرے کہ جیسے اچانک ان کے جسموں سے روحیں نکل گئی ہوں اور مادام ریکھا اور سبھاش دونوں اچھک کر کھڑے ہو گئے۔

" کیا۔کیا انہوں نے مار ڈالا ہے ان کو "۔شاگل نے بے اختیار اچھل کر کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

" نہیں باس۔انتہائی زود اثر ریز ہیں جو انسان کو فوری طور پر بے ہوش کر دیتی ہیں مگر بے ہوشی کا یہ وقفہ صرف آدھے گھنٹے تک ہی قائم رہتا ہے "۔جانکی نے کہا۔اتنی دیر میں سبھاش نے جلدی جلدی ہاتھ مار کر اپنے سامنے رکھی ہوئی مشین کے بٹن آف کئے۔اور پھر وہ دوڑتا ہوا سامنے موجود فولادی دروازے کی طرف بڑھا۔دروازے کے اندر کی طرف لوہے کا ایک چکر دروازے کے درمیان نصب تھا۔جسے سبھاش نے گھمانا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔اور وہ تیزی سے اس کمرے میں چلے گئے۔جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

جانکی نے جلدی سے ناب گھمائی تو سکرین پر اس کمرے کا منظر نظر آنے لگا۔جس میں عمران اور اس کے ساتھی فرش پر ڈھیر ہوئے پڑے تھے۔اور مادام ریکھا، سبھاش اور دوسرے دو مسلح افراد وہاں موجود تھے۔

"یہ انہیں مار ڈالیں گے کچھ کرو ان کا"۔شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس آپ بے فکر رہیں میں مادام ریکھا کی نفسیات جانتا ہوں وہ اب ان سے بات چیت کرے گی خاص طور پر عمران سے۔نفسیاتی طور پر اُسے یقین ہو چکا ہے کہ وہ جس وقت چاہے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتی ہے۔اس لئے وہ انہیں فوری طور پر ہلاک نہ کرے گی اور اس کے چکر میں لازماً یہ عمران اور اس کے ساتھی کوئی نہ کوئی حرکت کر کے مادام ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو بے بس کر لیں گے۔اس طرح مادام ریکھا مکمل طور پر شکست کھا جائے گی۔اس مشین میں مادام ریکھا کی ساری کاروائی کی فلم بھی تیار ہو رہی ہے۔اس طرح اُسے ہر صورت میں اپنی شکست تسلیم کرنی پڑے گی۔اگر ہم نے فوری طور پر کوئی اقدام کر دیا تو پھر مادام ریکھا لازماً وزیراعظم صاحب سے یہی کہے گی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے بس کر چکی تھی۔لیکن ہم نے جان بوجھ کر اس پر دھاوا بول دیا"۔جانکی نے تیزی سے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا۔اور شاگل نے سر ہلا دیا۔لیکن اس کے چہرے کی لرزش بتا رہی تھی کہ وہ اپنے اضطراب اور بے چینی پر بڑے جبر سے کنٹرول کئے ہوئے ہے۔شاید وزیراعظم کی وجہ سے وہ اپنے آپ پر کنٹرول کرنے پر مجبور ہو گیا تھا پھر سبھاش اور اس کے دو مسلح ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اٹھا کر سرنگ کے بیرونی دھانے کی طرف تیزی سے

دوڑنا شروع کر دیا۔ جب کہ مادام ریکھا اس غیر ملکی عورت جولیا کو اٹھا کر ان کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔ جانکی نے ساتھ ساتھ ناب گھمانی شروع کر دی اور پھر سرنگ میں سے ہو کر وہ لوگ بیرک والے کمرے میں پہنچے اور وہاں سے نکل کر وہ بیرک کے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں کافی ساری کرسیاں موجود تھیں۔ انہوں نے کندھوں پر لدے ہوئے افراد کو ان کرسیوں پر پھینکا اور پھر مادام ریکھا تو وہیں رک گئی جب کہ سہاش اور اس کے دو ساتھی دوڑتے ہوئے اس کمرے سے باہر نکل گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں واپس آئے تو ان کے کاندھوں پر تین اور افراد لدے ہوئے تھے۔ انہیں بھی کرسیوں پر بٹھایا گیا اور ایک بار پھر وہ واپس مڑ گئے۔

"اوہ باس۔ اس کمرے میں سپر ڈکٹا فون موجود ہے۔ یہاں ان کی باتیں سنی جا سکتی ہیں"۔ اچانک جانکی نے چونکتے ہوئے کہا۔ وہ اس دوران مشین کے مختلف بٹن دبانے میں مصروف تھا اور اس نے یہ بات مشین پر موجود ایک چھوٹے سے بلب کو جلتا بجھتا دیکھ کر کہی تھی۔

"سپر ڈکٹا فون۔ وہ یہاں کیسے پہنچ گیا"۔ شاگل نے حیران ہو کر کہا۔

"الماری کے اندر ہوگا۔ مشین اس کا کاشن دے رہی ہے"۔ جانکی نے کہا۔ اور شاگل نے سر ہلا دیا۔ کمرے کے ایک کونے میں دیوار کے ساتھ ساتھ دو الماریاں موجود تھیں۔ جن کے دروازے بند تھے۔

"لیکن الماری میں بند ہونے کی وجہ سے وہ ہمیں کیا کام دے سکتے ہے اور پھر وہ آن کیسے ہوگا"۔ شاگل نے کہا۔

"باس۔ سپر ڈکٹا فون کو آن کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف اس کا رسیونگ سیٹ آن کیا جاتا ہے اور الماری کے دونوں پٹوں کے درمیان لازماً جھری ہے۔ اس لئے تو مشین سے نکلنے والی ریز نے اُسے چیک کر لیا ہے۔ اس مشین میں اس کا رسیونگ سیٹ موجود ہے"۔ جانکی نے کہا اور ایک بار پھر مشین پر جھک گیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اگر آوازیں بھی ساتھ ہی سنائی دے جائیں تو پھر تو صحیح لطف آئے گا"۔ شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب انہیں باندھ دو سہاش اچھی طرح۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں"۔ اُسی لمحے مشین میں سے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی اور شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

"ویری گڈ۔ تم تو واقعی کام کے آدمی ہو۔ تمہارا اندازہ درست ہے۔ مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ تم جیسا آدمی بھی میرے پاس موجود ہے"۔ شاگل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور جانکی مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد سہاش اور اس کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کرسیوں سے باندھ

دیا۔

"اب انہیں ہوش میں لے آؤ۔ اور سنو۔ تم مشین گنیں لے کر پوری طرح تیار رہنا۔ جیسے ہی میں حکم دو تم نے ان سب کو گولیوں سے اڑا دینا ہے"۔ مادام ریکھا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"مادام۔ یہ ابھی خود ہوش میں آ جائیں گے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ میری پھر بھی یہی عرض ہے کہ انہیں ہوش میں آنے سے پہلے ہی ہلاک کر دیا جائے"۔ اس بار سبھاش نے کہا۔ اس کی بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے پہلے بھی مادام ریکھا کو یہی مشورہ دیا تھا۔ لیکن مادام ریکھا نے اس کا مشورہ تسلیم نہ کیا تھا۔

"یہ چاہے کتنے ہی خطرناک کیوں نہ ہوں۔ ریکھا کے ہاتھوں کسی صورت بھی بچ کر نہیں جا سکتے۔ وہ شاگل ہے جسے یہ لوگ احمق بنا کر نکل جاتے تھے"۔ مادام ریکھا نے کہا اور شاگل کا چہرہ ریکھا کا ریمارک سن کر غصے کی شدت سے یک لخت سیاہ پڑ گیا۔ اس کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔

"جانکی۔ اس کتیا کو بھی ساتھ ہی مار ڈالو۔ ابھی اور اسی وقت"۔ شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں صرف یہ چیک کرنا چاہتی ہوں کہ کیا واقعی یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی بھی ہیں یا نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم خود ہی انہیں عمران اور اس کے ساتھی فرض کر رہے ہوں۔ اور ان کی موت کے بعد مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور اصل عمران اور اس کے ساتھی اپنا مشن مکمل کر کے نکل جائیں"۔ اسی لمحے مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ رک جاؤ۔ واقعی ایسا بھی تو ہو سکتا ہے"۔ شاگل نے تیز لہجے میں جانکی کو اپنے پہلے حکم سے روکتے ہوئے کہا اور جانکی نے سر ہلا دیا۔ شاگل نے ایک بار پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی تیز نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں مادام ریکھا اور سبھاش دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

****

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اُسے ہر چیز دھندلی سی نظر آئی لیکن پھر شعور کے بیدار ہونے کے ساتھ ہی منظر واضح ہوتا گیا۔ اور عمران نے جس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے یہ احساس موجود تھا۔ کہ وہ سر پر ہونے والے جھماکے کے بعد بیہوش ہو گیا تھا۔ ہوش میں آنے کے بعد ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ ہوش میں آتے ہی اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اپنے سارے ساتھیوں سمیت اُسی بیرک کے بڑے

کمرے میں کرسیوں پر بندھا ہوا موجود ہے۔ اور سامنے مس ریکھا تین افراد کے ساتھ کھڑی تھی۔ ان میں سے دو کے پاس مشین گنیں تھیں۔

" تمہیں ہوش آ گیا عمران "۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تمہاری موجودگی میں ہوش۔ یہ کیسے ممکن ہے مس ریکھا۔ یقین کرو۔ جب پہلی بار تم مجھ سے ملنے میرے فلیٹ میں آئی تھیں ہوش تو تم اُس وقت ہی ساتھ لے گئی تھیں "۔ عمران نے کن انکھیوں سے سائیڈ پر چار کرسیاں دور بیٹھی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن جولیا تو کیا سارے ہی ساتھیوں کی گردنیں ابھی تک ڈھلکی ہوئی تھیں۔ سب سے پہلے ہوش عمران کو ہی آیا تھا۔ شاید اس کی وجہ وہی اس کی مخصوص ذہنی ورزشیں تھیں۔

" ویری گڈ۔ تو میرا اندازہ درست نکلا کہ تم ہی عمران ہو سکتے ہو۔ کیونکہ سب سے پہلے تم ہی لفٹ سے نیچے اترے تھے۔ اچھا ہوا تم نے خود تسلیم کر لیا۔ ورنہ تمہیں عمران ثابت کرنے کے لئے مجھے خواہ مخواہ وقت ضائع کرنا پڑتا "۔ مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کو پہلی بار اس بات کا احساس ہوا کہ روانی میں اپنے آپ کو جلدی ظاہر کر لینا اس کی حماقت تھی۔ اس طرح اس نے کچھ وقت جو اُسے اس ثبوت کے چکر میں مل سکتا تھا خود ہی ضائع کر دیا ہے۔

" تمہارے اندازے کا کیا کہنا۔ تم تو رابو کو بھی عمران سمجھ رہی تھیں مس ریکھا۔ حالانکہ وہ بے چارہ تو صرف اور صرف رابو تھا "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب ایک بات جب ہو ہی گئی تھی تو پھر اب مزید چھپانے سے کچھ حاصل نہ تھا اس لئے وہ اور بھی کھل گیا۔

" وہ بھی تم تھے۔ لیکن تم نے کمال ذہانت سے ایسی سیٹنگ کر رکھی تھی کہ میں باوجود کوشش کے اصل بات کی تہہ تک نہ پہنچ سکی۔ بہرحال اب دیکھو تم میرے سامنے کس طرح بے بس ہوئے بیٹھے ہو "۔ ریکھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" میں تو اسی لمحے سے بے بس ہوں مس ریکھا جس لمحے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ ہم لوگوں کے لئے پہلی نظر۔ پہلی ملاقات۔ پہلی شادی اور پہلا بچہ سب بے حد اہمیت رکھتے ہیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کون ہے۔ اور تم کس پہلی ملاقات کی بات کر رہے ہو "۔ اچانک جولیا کی کرخت آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھ دوسرے سارے ساتھیوں کو ہوش آ چکا ہے اور اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا۔ البتہ ریکھا چونک کر جولیا کو دیکھنے لگی۔

" یہ تمہاری بیوی ہے شاید "۔ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اُسی شاید کے گھپلے میں تو اب تک پھنسا ہوا ہوں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ریکھا

بے اختیار چونک پڑی۔

" تم ہو کون "۔ جولیا نے اُسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

" میرا نام مادام ریکھا ہے اور میں فی الحال تو کافرستان سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہوں لیکن اب تم لوگوں کے خاتمے کے بعد یقیناً سیکرٹ سروس کی چیف بن جاؤں گی لیکن بے فکر رہو۔ مجھے تمہارے اس احمق عمران سے کوئی دلچسپی نہیں ہے "۔ ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" لیکن مس ریکھا۔ سیکرٹ سروس جا چیف تو شاگل ہے اور آج تک ہم نے تو کبھی تمہارے سیکنڈ چیف ہونے کی بات نہیں سنی۔ میرے خیال میں تم اپنا صحیح تعارف بھول گئی ہو "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تم اس تعارف کی بات کر رہے ہو جو تمہارے فلیٹ میں ہوا تھا۔ اس وقت میں واقعی سیکرٹ سروس کی ممبر تھی لیکن اب میں سیکنڈ چیف ہوں "۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم عمران کے فلیٹ میں جا چکی ہو۔ کب گئی تھی اور کیوں گئی تھی "۔ جولیا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" واہ۔ تم تو واقعی پاگل پن کی حد تک اس احمق اور مسخرے کو چاہتی ہو۔ ٹھیک ہے چاہتی رہو۔ مجھے کیا۔ لیکن اب میری بات سن لو۔ اب اگر تم نے اس لہجے میں ایک لفظ بھی کہا تو گولیوں سے جسم چھلنی کر دو گی "۔ ریکھا کا لہجہ فقرے کے آخر میں بیحد کرخت ہو گیا تھا۔

" یو شٹ اپ۔ مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کسی کو چاہنے کی۔ یہ کام تم جیسی تھرڈ کلاس عورتیں کرتی ہیں سمجھیں "۔ جولیا نے اُسی طرح پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ تمہاری یہ جرات۔ سہاش اسے گولیوں سے اڑا دو "۔ مادام ریکھا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" سنو ریکھا۔ یہ حکم کی تعمیل ہونے سے پہلے میری بات سن لو "۔ اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو مادام ریکھا تیزی سے اس کی طرف مڑ گئی۔

" کیا بات ہے۔ کیا تم بھی اسے بچانا چاہتے ہو۔ ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آگ دونوں طرف ہی برابر لگی ہوئی ہے "۔ مادام ریکھا نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" میرا ان میں سے کسی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہے اور ان کا چیف ایک نقاب پوش ہے۔ وہی ان کے تحفظ کا بھی ذمہ دار ہے۔ میں تو صرف معاوضے پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ اس لئے مجھے اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ میرے ساتھ تو

تم اپنی بات کرو۔ اگر تم واقعی کافرستان سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف بن گئی ہو تو مجھے کافرستان سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پہلے شاگل کی کوئی سیکنڈ چیف تم جیسی خوب صورت عورت نہ تھی اس لئے مجبوری تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ کیا تم غداری پر اتر آئے ہو"۔ ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ غداری نہیں ہے مسٹر۔ معاوضے اور پسند کی بات ہے"۔ عمران نے روکھے سے لہجے میں کہا اور اُسی لمحے مادام ریکھا قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"اوہ تو اس طرح کی باتوں سے تم دوسروں کو بیوقوف بنا لیتے ہو۔ بہت خوب۔ لیکن سنو۔ میرا نام ریکھا ہے۔ مجھے اس طرح بچگانہ باتوں سے احمق نہیں بنایا جا سکتا"۔ ریکھا نے بڑے طنزیہ انداز میں قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہا۔

"تو تم خود ہی بالمشافہ باتیں کرنی شروع کر دو۔ مجھے تو شرم آتی ہے ایسی باتیں کرتے ہوئے اس لئے مجبوراً بچگانہ باتیں کرتا ہوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ریکھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"گڈ شو۔ واقعی تو بے حد ذہین ہو۔ یہ دوسرا حربہ اختیار کیا ہے تم نے۔ واقعی اگر میری جگہ کوئی اور عورت ہوتی تو ضرور تمہارے اس جال میں پھنس جاتی۔ لیکن میرا نام مادام ریکھا ہے"۔ ریکھا نے کہا۔

"میں نے یاد کر لیا ہے۔ تمہارا نام۔ اگر کہو تو ہجے کر کے بھی سنا دوں۔ اس لئے بار بار اپنے نام کی گردان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں میری باتوں پر یقین نہیں آ رہا ہو جو تمہارا جی چاہے کر لو۔ لیکن بعد میں پچھتانا نہ"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مادام ریکھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی باتوں سے واقعی محفوظ ہو رہی ہو۔

"تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو۔ تمہاری ہر بات میں نیا حربہ ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے باتیں بہت ہو چکیں۔ اب مجھے اپنے چیف بننے کی کاروائی شروع کر دینی چاہئے۔ اور سنو۔ تم سب کی لاشیں جب میں صدر اور وزیراعظم کے سامنے رکھوں گی۔ تو پھر شاگل صاحب کو سیکرٹ سروس سے ہر صورت میں چھٹی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ وہ آج تک یہ کام نہیں کر سکا۔ جب کہ میں نے پہلے مشن میں یہ کام کر دکھایا ہے"۔ رریکھا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر میری موت سے تمہاری ترقی ہو سکتی ہے تو میں مرنے کے لئے تیار ہوں۔ کم از کم مجھے یہ تسلی تو ہو گی کہ میں شاگل کے ہاتھوں نہیں مر رہا۔ ویسے اب میں نے مر جانا ہے لیکن کیا تم میرے دو سوالوں کے جواب

دینا گوارا کرلوگی"۔عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تم نے مرنا تو ہے ہی۔اس لئے تمہارے سوالوں کے جواب بھی دیئے جا سکتے ہیں۔لیکن اگر تم کوئی شعبدہ دکھانے کے لئے وقت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا میں بندوبست کر دیتی ہوں"۔مادام ریکھا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔اور پھر وہ اپنے ساتھ خاموش کھڑے سبھاش کی طرف مڑگئی۔

"سبھاش۔ان لوگوں کے عقب میں جا کر کھڑے ہو جاؤ اور ان پر نگاہ رکھنا۔میں نے اس عمران کی فائل میں پڑھا ہے کہ یہ بندھے ہونے کے باوجود اچانک رسیاں کاٹ کر ایکشن میں آجاتا ہے۔اس لئے ہر لحاظ سے محتاط رہنا"۔ریکھا نے سبھاش سے کہا۔اور سبھاش تیزی سے سر ہلاتا ان سب کے عقب میں اور خاص طور پر عمران کے بالکل پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے مادام۔اس نے تو واقعی رسیاں کچھ کاٹ لی ہیں"۔یک لخت سبھاش نے چیختے ہوئے کہا اور عمران پر جھپٹ پڑا۔

"اوہ اوہ۔کس طرح"۔مادام ریکھا بھی دوڑتی ہوئی عمران کے عقب میں پہنچ گئی۔

"ہونہہ۔تو تم واقعی اس لئے وقت حاصل کرنے کے درپے تھے۔سبھاش مزید رسیاں لے آؤ۔اور اسے اور اچھی طرح باندھ لو"۔ریکھا نے کہا۔

"مگر مادام اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔آپ خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہی ہیں۔حکم کریں چند لمحوں بعد ان کی لاشیں پڑی ہوں گی اور لاشیں رسیاں نہیں کاٹ سکتیں"۔سبھاش نے تیز لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔تم کون ہو مجھے سمجھانے والے۔جو میں نے کہا اس کی تعمیل کرو۔میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ اس کے پاس آخر ایسا کون سا جادو ہے کہ یہ خالی ہاتھوں سے رسیاں کاٹ لیتا ہے"۔مادام ریکھا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔سوری مادام۔ائی ایم سوری"۔سبھاش نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔اور پھر اس کے اشارے پر مسلح محافظوں میں سے ایک نے اپنی بیلٹ کے ساتھ بندھی ہوئی نائلون کی رسی کا گچھا نکالا اور عمران کے عقب میں آ کر اس نے اس رسی سے دوبارہ عمران کو کرسی سے جکڑنا شروع کر دیا۔

"بس اب ٹھیک ہے۔اب تم یہاں کھڑے ہو کر اس کی حرکت چیک کرتے رہو۔دوسری پر بھی نگاہ رکھنا"۔مادام ریکھا نے کہا۔اور مڑ کر ایک بار پھر عمران کے سامنے آ گئی۔اس بار اس نے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی خود آٹھائی۔اور عمران سے چھ سات قدم ہٹ کر وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گئی۔جب کہ دونوں مسلح محافظ اب اس کے عقب میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے تھے۔ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔اور وہ

پوری طرح چوکنا نظر آ رہے تھے اور ظاہر ہے مشین گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کے طرف ہی ہونا تھا۔

"اب تمہارے چہرے پر پریشانی کے آثار کیوں نظر آنے لگے ہیں مسٹر علی عمران"۔ مادام ریکھا نے بڑے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"سچ سچ بتا دوں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں بتاؤ"۔ مادام ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے دراصل تمہاری بے پناہ ذہانت سے خوف آنے لگ گیا ہے۔ کیونکہ عورت اگر خوبصورت بھی ہو۔ اور ذہین بھی۔ تو وہ انتہائی خطرناک ہو جاتی ہے"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور مادام ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"شکریہ مسٹر علی عمران۔ میں تمہاری یہ بات تمہارے مرنے کے بعد بھی یاد رکھوں گی۔ تم سوال پوچھنا چاہتے تھے۔ تم نے دو سوال کی اجازت لی تھی۔ میں تمہیں اجازت دیتی ہوں جتنے سوال مرضی آئے پوچھ لو"۔ مادام ریکھا واقعی بے حد خوش اور مطمئن نظر آ رہی تھی۔

"شکریہ۔ پہلے تو یہ بتا دو کہ تمہیں ہماری یہاں آمد کا کیسے پتہ چلا"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور مادام ریکھا نے عمران کے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کا خیال آنے سے لے کر واپس آ کر شاگل سے ملنے اور پھر اڈے کو گھیرنے کی منصوبہ بندی سمیت عمران اور اس کے ساتھیوں کے بے ہوش ہونے تک پوری تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم بڑی ذہانت سے جال بچھایا اور ہم احمقوں کی طرح خود ہی تمہارے جال میں آ پھنسے۔ اس کا مطلب ہے میرا یار شاگل باہر ابھی تک ہمارا انتظار کر رہا ہوگا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ احمق اپنے خیمے میں بیٹھا پہرے داروں کی رپورٹیں سن رہا ہوگا۔ اُسے کیا معلوم کہ میں کامیاب بھی ہو چکی ہوں"۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تمہارے خیال میں شاگل احمق ہے۔ بہت خوب۔ حالانکہ مس ریکھا وہ احمق نہیں ہے۔ مجھ سے زیادہ عقلمند ہے اور اس کا تمہیں جلد تجربہ بھی ہو جائے گا"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تمہارا مطلب ہے کہ میں اب شاگل کو چیک کرنے دوڑ پڑوں اور تم رہائی کا کوئی اور منصوبہ سوچ لو۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ شاگل احمق یا عقلمند۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے"۔ ریکھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مس ریکھا۔ کہ تم واقعی کافرستان سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف بن چکی ہو"۔ اچانک صفدر کے ساتھ بیٹھا ہوا صدیقی بول پڑا۔ ریکھا چونک کر اُسے دیکھنے لگی۔

"ہاں جب میں کہہ رہی ہوں تو پھر غلط کیوں ہوگا"۔ ریکھا نے سخت لہجے میں کہا۔

"پھر میری طرف سے مبارک باد وصول کرو مس ریکھا۔ ویسے مجھے وزیراعظم صاحب نے بھی بتایا تھا کہ اس مشن کی کامیابی کے بعد ہی تمہیں سیکنڈ چیف بنایا جائے گا"۔ صدیقی نے سرہلاتے ہوئے کہا۔

"وزیراعظم نے تمہیں بتایا تھا۔ کیا مطلب ہے۔ تمہیں کیسے بتایا تھا"۔ اس بار ریکھا کے چہرے پر واقعی حیرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"تم بہت سی باتیں نہیں جانتیں مادام ریکھا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ لوگ ویسے ہی تمہارے جال میں آ پھنسے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ کارنامہ میں نے سرانجام دیا ہے۔ وزیراعظم صاحب نے خصوصی طور پر مجھے یہ مشن سونپا تھا۔ میرا تعلق سپیشل ایجنسی سے ہے۔ میں سیکرٹ سروس کے ایک ممبر صدیقی کو نہ صرف جانتا تھا بلکہ اس کا قدوقامت بھی مجھ جیسا تھا اور پھر مشن اس قدر اہم تھا کہ مجھے اس صدیقی کو راستے سے ہٹا کر اس کا میک اپ کرنا پڑا۔ اس طرح میں پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہو گیا۔ اور وہ سیکرٹ سروس جو ساری دنیا کے خفیہ تھی ہر لحاظ سے میرے سامنے آ گئی۔ میرا کوڈ نام سابو ہے۔ اور عہدہ زیر وزیر وفور ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میری باتوں پر یقین نہیں کر رہیں تو پہلے جا کر میرا کوڈ نام اور عہدہ وزیراعظم صاحب کو بتاؤ وہ خود ہی تمہیں میرے بات کنفرم کرا دیں گے"۔ صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اس کا لہجہ بھی بدلا ہوا تھا۔

"ہوں۔ تو تم سب عیار ہو۔ عمران اپنی عیاری میں ناکام رہا ہے تو اب تم نے عیاری شروع کر دی ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے وزیراعظم سے بات کرنی کی۔ میں زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتی ہوں کہ تمہیں ان کے ساتھ ہلاک نہیں کروں گی۔ بعد میں چیکنگ ہو سکتی ہے"۔ مادام ریکھا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور عمران دل ہی دل میں مادام ریکھا کی ذہانت کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ یہ عورت واقعی تیز طرار ثابت ہو رہی تھی۔

"شکریہ۔ میں بھی یہی چاہتا تھا۔ ورنہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں تم ان کے ساتھ مجھے بھی گولیوں سے نہ اڑا دو"۔ صدیقی نے مطمئن انداز میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہارا اطمینان بتا رہا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔ اس میں کچھ صداقت بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن بہرحال اس کا فیصلہ بعد میں ہوتا رہے گا"۔ مادام ریکھا نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے چہرے پر یک لخت سفاکی اور درشتی ابھر آئی تھی۔ جیسے وہ اب اس بات کا حتمی فیصلہ کر چکی ہو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھلوا دے۔

"مادام ریکھا۔ اگر تمہیں میری بات پر کچھ یقین آ گیا ہے تو پھر اس بات کا بھی یقین کر لو کہ تمہاری یہ مشین گن عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائر نہ کر سکیں گی۔ کیونکہ عمران کی خفیہ جیب میں ایک ایسا آلہ موجود ہے جس سے نکلنے والی ریز گولیوں کو رخ موڑ دیتی ہے۔ اسی لئے یہ مطمئن بیٹھا ہوا ہے اور اگر تمہیں میری بات کا یقین نہ ہو تو اپنے کسی ایک ساتھی کو کہو کہ وہ فائر کھول دے۔ پھر دیکھنا کہ اس کا مشین گن سے نکلنے والی گولیاں کس طرح ان لوگوں کی طرف جانے کی بجائے راستے میں ہی پلٹ کر تمہارے ساتھی کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ عمران کی کامیابی دراصل ایسے ہی حربوں کی مدد سے ممکن ہو جاتی ہے"۔ صدیقی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ کاش مجھے پہلے ذرا سا بھی اندازہ ہو جاتا کہ تم اصل صدیقی نہیں ہو۔ اب میں واقعی احمق ہوتا جا رہا ہوں"۔ عمران نے اس بار ایسے لہجے میں کہا جیسے صدیقی نے اس خفیہ حربے کے متعلق مادام ریکھا کو بتا کر اس کے لئے انتہائی پریشانی پیدا کر دی۔

"بکواس۔ قطعی بکواس۔ ایسی کوئی ایجاد اب تک نہیں ہو سکی کہ جو مشین گن سے نکلنے والی گولیوں کو رخ ہوا میں ہی موڑ دے"۔ مادام ریکھا نے تیز لہجے میں کہا لیکن اس کا تیز لہجہ بتا رہا تھا کہ ذہنی طور پر وہ الجھ گئی ہے اور اس کے فقرے پر صدیقی نے بڑے طنزیہ انداز میں قہقہہ لگایا۔

"مادام۔ روزانہ سائنس کے نئے سے نئے افق تلاش کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے سائنس کے متعلق کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ بہرحال آپ کو یقین نہ آ رہا ہو۔ تو پھر آپ عارضی طور پر اس کمرے سے باہر چلی جائیں اور اپنے ساتھیوں سے کہیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھول دیں آپ کو خود ہی سائنس کی اس دریافت پر یقین آ جائے گا۔ ہاں البتہ آپ کے ساتھی ضرور اس تجربہ کی بھینٹ چڑھ جائیں گے"۔ صدیقی نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"تم سب عیار ہو۔ میرے ساتھ پھر عیاری کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ پہلے تم نے اپنے آپ کو کافرستانی ایجنٹ ثابت کرنے کی کوشش کی تاکہ ان کے ساتھ تمہیں ہلاک نہ کرایا جائے اس وقت تمہیں یہ خیال کیوں نہ آیا تھا کہ نہ یہ ہلاک ہو سکتے ہیں اور نہ تم۔ اور اب تم نیا چکر چلانا چاہتے ہو"۔ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی خاصی ذہانت سے تجزیہ کر رہی تھی۔ لیکن صدیقی اس کی بات سن کر ایک بار پھر طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"مادام۔ میں نے یہ کب کہا ہے کہ ہر آدمی کی جیب میں یہ آلہ ہے۔ یہ آلہ صرف عمران کی جیب میں ہے۔ اور اس کی رینج کتنی ہے یہ تو تجربہ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ اس لئے آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ ہو سکتا ہے میں اس رینج سے باہر ہوں اور ہو سکتا ہے رینج میں ہوں۔ اس لئے میں رسک کیسے لے سکتا تھا۔ بہرحال آپ کو

یقین نہیں آ رہا تو ٹھیک ہے۔ فائر کا آرڈر دیں ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا۔ اور اگر آپ خود بھی یہاں رہیں تو پھر آپ کے تینوں ساتھی تو بہر حال مریں گے ہی آپ بھی نہ بچ سکیں گی۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ فائر ہونے سے پہلے آپ خود کمرے سے باہر چلی جائیں"۔ صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تم لوگوں کی کسی بات پر اعتبار نہیں کر سکتی۔ سنو میرا آرڈر ہے فائر کھول دو"۔ مادام ریکھا نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مڑ کر پیچھے کھڑے دونوں محافظوں کو فائرنگ کا حکم دے دیا۔

"مادام۔ اگر اس اس آدمی کی بات سچی نکلی تو پھر واقعی ہم سب ختم ہو جائیں گے اور اس اڈے پر ہمارے علاوہ کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ اس لئے نہ صرف اڈہ ان لوگوں کے قبضے میں چلا جائے گا بلکہ لیبارٹری بھی ان کے حوالے ہو جائے گی۔ اور یہ لوگ کوئی عام مجرم نہیں ہیں۔ اس لئے آپ ایسا کریں کہ اس عمران کی تلاشی پہلے لے لیں۔ بلکہ صرف تلاشی ہی نہ لیں اس کے سارے کپڑے اتروا کر باہر پھینکوا دیں اور پھر اس کے عریاں جسم پر مشین گن کے فل برسٹ مروا دیں"۔ سہاش نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تلاشی اور کپڑے اتروانے کے لئے ہمیں اسے کھولنا پڑے گا اور یہ شخص بے حد خطرناک ہے"۔ مادام ریکھا نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ دو مشین گنوں کے مقابلے میں یہ کیا کر سکتا ہے۔ ایس کریں پہلے اس کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈال دیں۔ اس طرح یہ قطعی بے بس ہو جائے گا۔ اس کے بعد جو چاہیں کرتے رہیں"۔ صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ کاش۔ مجھے ذرا سا بھی اندازہ ہو جاتا کہ صدیقی نہیں ہو کاش"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید غصے کے ساتھ ساتھ بے بسی کا تاثر انتہائی گہرا نظر آ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ شخص ٹھیک کہہ رہا ہے۔ مادام"۔ سہاش نے جلدی سے صدیقی کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ چونکہ تم لوگ اپنی موت سے خوفزدہ ہو چکے ہو اس لئے مجبوری ہے۔ ٹھیک ہے پہلے اس کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈالو اور پھر اسے کھول کر اس کے کپڑے اتار دو۔ لیکن تمام کام پوری احتیاط سے کرنا۔ میں بھی چوکنا رہوں گی"۔ مادام ریکھا نے آخر سہاش اور صدیقی کی بات تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"تم خود تو خوفزدہ نہیں ہو مادام ریکھا۔ چلو تم خود مجھ پر فائر کھول دو۔ تمہاری حسرت پوری ہو جائے گی"۔ عمران نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ ابھی تمہاری یہ زہریلی زبان ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے گی"۔ مادام ریکھا

نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

جب کہ ادھر سبھاش نے جیب سے کلپ ہتھکڑی نکالی اور پھر اس نے کوشش شروع کردی کہ رسیوں کو کھولے بغیر ہی عمران کی دونوں کلائیوں کو جکڑ کر ہتھکڑی پہنا دی جائے واقعی وہ عمران سے خوفزدہ تھے۔ لیکن رسیاں اس قدر سختی سے بندھی ہوئی تھیں کہ آخر کار سبھاش کو بعد میں بندھی ہوئی رسیاں کھولنی پڑیں۔ مادام ریکھا بھی اب عمران کے عقب میں آ گئی تھی۔ جب کہ وہ دونوں مسلح محافظ اپنی جگہوں پر کھڑے تھے۔ لیکن اب ان کی مشین گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف ہونے کی بجائے فرش کی طرف تھا کہ کہیں غلطی سے ٹریگر دب جائے۔ اور وہ سائنسی آلے سے نکلنے والی ریز کی وجہ سے خود ہی ان گولیوں سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ بعد میں باندھی گئی رسیاں کھولنے کے بعد عمران کی دونوں کلائیوں کو عقب میں جوڑ کر آخر کار کلپ ہتھکڑی پہنا دی گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سبھاش تو سبھاش مادام ریکھا کے چہرے پر بھی گہرے اطمینان کے آثار نمودار ہو گئے۔

"بس اب یہ کچھ نہ کر سکے گا۔ اس کی رسیاں کھول دو اور اس کے کپڑے اتارو"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"ارے کچھ شرم تو کرو۔ کم از کم تم خود تو جوایا کو لے کر باہر چلی جاؤ"۔ عمران نے کہا۔

"خاموش رہو"۔ مادام ریکھا نے بڑے غصیلے انداز میں اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو آنکھیں بند کر لینا۔ دادی اماں کہتی ہیں جو نامحرموں کو اس حالت میں دیکھ لے اس کی آنکھوں میں عذاب کے فرشتے آگ کی سلائیاں پھر دیتے ہیں"۔ عمران کی زبان بھلا کب رکنے والی تھی۔

"اوہ۔ تمہاری زبان ضرورت سے زیادہ تیز چلتی ہے۔ سبھاش خنجر لے آؤ اور اس کی زبان کاٹ دو۔ خنجر کو تو ریز کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتیں"۔ مادام نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔ اس کا سارا اعتماد اور ذہانت اب ایسے محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے ختم ہو گئی ہو۔

لیکن اُسی لمحے رسیاں کھل گئیں اور عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ البتہ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ دونوں مسلح افراد جو اب اس کے قریب آ گئے تھے ان دونوں نے عمران کو بازوؤں سے پکڑ لیا اور اُسے تیزی سے ایک طرف دیوار کے ساتھ جا کر کھڑا کر دیا۔

"پہلے اس کی تلاشی لے لو۔ اگر وہ آلہ مل جائے تو ٹھیک ورنہ پھر کپڑے اتار دینا"۔ مادام ریکھا نے کہا۔ اور سبھاش تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عمران کے لباس کی تلاشی لینی شروع ہی کی تھی کہ یک لخت وہ چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور پوری قوت سے مادام ریکھا سے جا ٹکرایا اور عین اُسی لمحے کمرہ تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ یہ تڑتڑاہٹ جوانا کے جسم پر بندھی ہوئی رسیوں کے ٹوٹنے سے ہوئی تھی نتیجہ یہ کہ جب تک سبھاش

اور ریکھا ایک دوسرے سے ٹکرا کر فرش سے اٹھتے ان دونوں مسلح محافظوں میں سے ایک کو عمران نے اٹھا کر دیوار سے دے مارا جب کہ دوسرے کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور اس کا سر جوانا کے زوردار مکے کی وجہ سے کسی تربوز کی طرح پھٹ گیا۔ پھر کمرہ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے یک لخت گونج اٹھا اور سہاش اور دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر کر دوبارہ اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا محافظ دونوں ہی بیک وقت چیختے ہوئے دوبارہ فرش پر گر کر بری طرح تڑپنے لگے۔ جب کہ مادام ریکھا کے حلق سے بھی زوردار چیخیں نکلنے لگیں۔ جوانا نے اُسے اس طرح اپنے بازوں میں جکڑ لیا تھا جیسے کوئی چھوٹی سی چڑیا کسی عقاب کے پنجوں میں پھنس کر پھڑپھڑاتی اور چوں چوں کرتی رہ جاتی ہے۔

"اسے چھوڑ دو جوانا اور باقی ساتھیوں کو کھولو"۔ عمران نے مرنے والے محافظ کے ہاتھ سے چھینی ہوئی مشین گن کا رخ مادام ریکھا کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اور جوانا نے ایک جھٹکے سے مادام ریکھا کو ایک طرف دھکیلا اور خود ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"کوئی غلط حرکت نہ کرنا ریکھا ورنہ وہ آلہ تمہاری طرف آنے والی گولیوں کو نہ پلٹا سکے گا"۔ عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"تت۔تت۔تم نے کلپ ہتھکڑی کیسے کھول لی"۔ مادام ریکھا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں نے ابھی شادی نہیں کی اس لئے ہتھکڑی کا عادی نہیں ہوں۔ صرف کچے دھاگے سے ہی بندھ سکتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مادام ریکھا کے ہونٹ سختی سے بھنچ گئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے جیسے کوئی جواری جیتی ہوئی بازی اچانک آخری پتے پر ہار جائے۔

"اب تم خود ہمیں اپنی رہنمائی میں اس لیبارٹری تک لے جاؤ گی۔ سمجھیں۔ اگر تم نے حماقت کرنے کی کوشش کی تو جولیا تم جیسی عورتوں کو سیدھا کرنا خوب جانتی ہے۔ کیوں جولیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی گردن اپنے دانتوں سے چبا ڈالوں گی۔ اس کا خون پی جاؤں گی۔ یہ کوئی غلط حرکت کرے تو سہی"۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور صرف عمران ہی نہیں باقی ساتھی بھی جولیا کے اس فقرے پر بے اختیار زیر لب مسکرانے پر مجبور ہو گئے۔

"تم جو چاہے کرو۔ لیکن میں تمہیں لیبارٹری تک اس لئے نہیں لے جاسکتی کہ مجھے خود بھی معلوم نہیں کہ لیبارٹری کا راستہ کہاں ہے۔ یہ راستہ تو صرف میں نے تمہیں پھنسانے کے لئے خود بنوایا تھا"۔ مادام ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

جب تم راستہ ہی نہیں جانتیں مس ریکھا تو پھر تمہارے زندہ رہنے کا ہمیں کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔

اس لئے تم چھٹی کر دو ویسے بھی تم نے میرے یار شاگل کے خلاف سازش کی ہے اور میں ایسے سازش کرنے والوں کو زندہ رکھنے کا حق دینے کا روادار ہی نہیں ہوں"۔ عمران نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا اور مشین گن کا رخ مادام ریکھا کی طرف کر کے ٹریگر پر موجود انگلی کو حرکت دینے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ میں تمہیں راستہ بتا دیتی ہوں۔ پلیز مجھے مت مارو"۔ مادام ریکھا یک لخت خوف کی شدت سے بے اختیار چیخ کر بولی۔ وہ شدید عمران کی آنکھوں میں اتر آنے والی سرد مہری اور چہرے پر چھا جانے والی سفاکی سے بری طرح خوفزدہ ہو چکی تھی۔

"جولیا۔ اس کی تلاشی لے لو۔ اور پھر اس کے دونوں ہاتھ پشت پر کر کے وہی ہتھکڑی ڈال دو"۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارے والی ہتھکڑی اور اس کے ہاتھ میں۔ کیا بکواس ہے۔ رسی سے باندھوں گی اس کے ہاتھ"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے وہ میری ہتھکڑی کیسے ہوگئی۔ وہ تو سہاش کی ہے اور سہاش مر چکا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ بس جو میں کہہ رہی ہوں وہی ہوگا۔ میں سیکنڈ چیف ہوں"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور مادام ریکھا نے عقب میں آ کر اس کی تلاشی لینے میں مصروف ہو گئی۔

"ایک تو ان سیکنڈ لیڈی چیفس نے ہر جگہ عذاب ڈال رکھا ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جولیا نے اُسے اس طرح گھورا کہ جیسے ابھی کچا چبا جائے گی اور عمران نے اس طرح نظریں جھکا لیں جیسے جولیا کے گھورنے سے بری طرح سہم گیا ہو اور کمرہ ہلکے ہلکے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

"دیکھا باس۔ میں نہ کہتا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی لازماً کوئی ایسا چکر چلائیں گے کہ مادام ریکھا لاکھ ذہین سہی۔ لازماً مار کھا جائیں گی۔ اب آپ نے دیکھ لیا کہ کس طرح انہوں نے مادام ریکھا کو چکر دے ہی دیا۔ اب جب یہ فلم وزیراعظم صاحب کے سامنے چلی گی تو وزیراعظم صاحب کو خود ہی پتہ لگ جائے گا کہ مادام ریکھا سیکرٹ سروس کی چیف بننے کے قابل ہے یا آپ"۔ جانکی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور شاگل کا چہرہ فرطِ مسرت سے کانپنے لگ گیا۔

"اوہ اوہ۔ تم نے واقعی مجھ پر احسان کیا ہے جانکی۔ بس آج سے تم میرے نائب ہو۔ تم ہو سیکنڈ چیف۔ واقعی لطف آ جائے گا۔ مگر جانکی اب کیا کرنا ہے۔ ہمیں اب انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ واقعی لیبارٹری میں گھس جائیں۔ اور ہم یہاں بیٹھے خوش ہی ہوتے رہ جائیں"۔ شاگل نے کہا۔

"باس آپ کیوں گھبراتے ہیں۔ آپ دیکھیں تو سہی کہ جانکی ان کا کیا حشر کرتا ہے۔ لیبارٹری کا دروازہ اندر سے بند ہے۔ اس پر اگر باہر سے ایٹم بم بھی مار دیا جائے تب بھی نہیں کھل سکتا۔ اس لئے چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے یہ لوگ اصل لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ لازماً اب یہاں آئیں گے بالکل ہمارے پلان کے عین مطابق اور لازماً وہ یہاں آ کر یہی سمجھیں گے کہ یہی اصل لیبارٹری ہے۔ پھر میں نے ڈاکٹر بھاکر کا میک اپ کر رکھا ہے جب کہ سکھدیو ڈاکٹر کے میک اپ میں ہے۔ اور ہم دونوں کو دیکھ کر مادام ریکھا بھی نہیں پہچان سکے گی۔ کیونکہ ہمارے قد و قامت بھی ان سے ملتے ہیں۔ یہ لوگ یقیناً یہاں قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم معمولی سی رکاوٹ ڈالیں گے اور پھر بے بس ہو جائیں گے۔ آپ اس دوران زیر و روم میں موجود رہیں گے۔ وہاں سے ساری بات چیت بھی سنتے رہیں گے۔ اور ساری کاروائی بھی مشین پر چیک کرتے رہیں گے۔ اور ساری کاروائی بھی مشین پر چیک کرتے رہیں گے۔ جب یہ لوگ ہم پر قابو پا لیں تو آپ نے اس مشین کا ایک بٹن دبانا ہے اور اس بٹن کے دبتے ہی عمران اور اس کے سارے ساتھی مع مادام ریکھا کے مفلوج ہو جائیں گے جب کہ ہم پر اور ہمارے ساتھیوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ کیونکہ ہم ان ریز کے توڑ کا انجکشن لگا چکے ہیں۔ اس طرح اس پلاننگ مکمل ہو جائے گی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ مادام ریکھا اور بعد میں وزیراعظم کو بھی اس بات پر ایمان لانا پڑے گا کہ جو پلاننگ آپ نے کی ہے وہی درست ثابت ہوئی ہے۔ آپ

کی ذہانت کا ڈنکا پورے کافرستان میں بجنے لگے گا"۔ جانگی نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اگر ایسا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ مگر یہ لوگ کتنی دیر کے لئے مفلوج ہوں گے"۔شاگل نے پوچھا۔

"جناب اس وقت تک جب تک ان ریز کے توڑ کا ان کا انجکشن نہ دیا جائے"۔ جانگی نے جواب دیا اور شاگل بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تو میں وزیراعظم کو یہاں کال کروں گا اور ان کے سامنے ان کو گولیوں سے اڑا دوں گا۔ پھر وزیراعظم کو پتہ چلے گا کہ شاگل کیا حیثیت رکھتا ہے۔ ویری گڈ جانگی ویری گڈ۔تم تو ہیرا ہو ہیرا۔ اور تم قطعی بے فکر رہو۔اب آئندہ تمہاری بالکل اسی طرح قدر دوگا جس طرح ایک ہیرے کی کی جاتی ہے۔ میں وزیراعظم کو مجبور کر دوں گا کہ وہ تمہیں کافرستان سیکرٹ سروس کے سیکنڈ چیف کا عہدہ دینے کے آرڈر پر دستخط کر کے ہی واپس جائیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ ایک لمحہ ہچکچائے بغیر ایسا کریں گے"۔شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ جناب آئیے میں آپ کو وزیر روم میں لے چلوں تاکہ اس ڈرامے کا آخری سین ہماری مرضی کے عین مطابق کھیلا جاسکے"۔ جانگی نے کہا اور پھر شاگل کو ساتھ لے کر اس ہال سے نکل کر راہداری میں آیا اور پھر وہاں سے ایک اور کمرے میں داخل ہوا۔کمرے کے اندر پہنچ کر اس نے ایک دیوار کی جڑ میں پیر کی ٹھوکر ماری اور کمرے کے فرش کا ایک حصہ سائیڈ سے کھل گیا۔اب سیڑھیاں نیچے جاتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ شاگل جانگی کی رہنمائی میں سیڑھیاں اتر کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا۔ جہاں دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مشین نصب تھی۔لیکن یہ بات صاف دکھائی دے رہی تھی۔ کہ اسے حال ہی میں نصب کیا گیا ہے۔کیونکہ دیوار میں جہاں اُسے نصب کیا گیا تھا۔تنصیب کے آثار ابھی تک دیوار سے علیحدہ ہی نظر آ رہے تھے۔

"یہ مشین ہے باس"۔ جانگی نے کہا۔اور آگے بڑھ کر اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس کے درمیان موجود بڑی سی سکرین پر جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا۔ منظر اُسی ہال کا تھا جس میں وہ شیشے کا کیبن تھا۔ سکھدیو ابھی تک وہیں موجود تھا۔ وہ وہاں موجود دوسرے افراد سے باتیں کر رہا تھا جانگی نے ایک اور بٹن دبایا تو سکھدیو کی آواز مشین سے نکلنے لگی۔ وہ مختلف مشینوں کے سامنے کھڑے افراد کو ہدایات دے رہا تھا کہ جب عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچیں تو انہیں کیا کرنا ہے۔

"واپسی کا راستہ کھولنے کے لئے باس سیڑھیوں کے اختتام کے قریب دیوار کے ساتھ سرخ رنگ

کر ہینڈل موجود ہے۔ آپ نے اس ہینڈل کو پکڑ کر کھینچنا ہے تو چھت ہٹ جائے گی۔ اور آپ چھوٹے کمرے سے نکل کر آسانی سے اوپر ہال میں پہنچ جائیں گے۔ اور باس یہ ہے وہ سرخ رنگ کا بٹن جیسے ہی آپ اسے دبائیں گے ہال میں موجود ایک مشین جو بظاہر عام سا ٹرانسمیٹر نظر آتا ہے۔ اس میں سے مخصوص ریز نکل کر ہال میں پھیل جائیں گی اور عمران اور اس کے سارے ساتھی مفلوج ہو کر رہ جائیں گے"۔ جانگی نے پوری تفصیل سے شاگل کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ان شعاعوں کا اثر کتنی دیر تک رہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جب میں وہاں پہنچوں تو میں بھی مفلوج ہو جاؤں مجھے تو تم نے ان شعاعوں کے توڑ کا انجکشن نہیں لگایا"۔ شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ان شعاعوں کا اثر صرف چند سیکنڈ کے لئے ہوتا ہے۔ یہ گیس تو نہیں ہے کہ وہاں موجود رہے گی"۔ جانگی نے کہا اور شاگل نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اب میں چلتا ہوں باس۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ میرے یہاں ہوتے ہوئے آ جائیں اور ہمارا سارا کھیل بگڑ جائے"۔ جانگی نے کہا اور شاگل نے سر ہلا کر اُسے جانے کی اجازت دے دی۔ وہ اب پوری طرح مطمئن تھا کہ اس بار وہ لازماً عمران اور اس کے ساتھیوں کو شکست دینے میں کامیاب رہے گا۔ اور یہ اس کے نقطہ نظر سے اس کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ہوگا۔ وہ ابھی سے تصور میں اپنے گلے میں پڑے ہوئے وہ میڈل دیکھ رہا تھا جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو شکست دینے کے نتیجے میں اعلیٰ حکام کی طرف سے اس کے گلے میں ڈالے جائیں گے۔

" کاش میں تمہیں پہچاننے کے چکر میں نہ پڑتی اور جیسے ہی تم بے ہوش ہوئے تھے تمہیں اسی عالم میں گولیوں سے اڑا دیتی"۔ مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کاش کی وجہ سے تو میں اب تک زندہ چلا آرہا ہوں۔ مادام ریکھا۔ اور یہ کاش دراصل انسانی ذہن کی ایک نفسیاتی گرہ کی وجہ سے سامنے آتا ہے۔ جب انسان اپنے طور پر یہ سمجھ لے کہ دوسرا ہر لحاظ سے مکمل طور پر بے بس ہو چکا ہے تو پھر نفسیاتی طور پر وہ فوری اقدام کرنے کی بجائے لطف لینے اور اپنے کارنامے کو اپنی مرضی کا انجام دینے کے لئے ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں یہ کاش سامنے آتا ہے۔ لیکن مجھ میں ایسی کوئی نفسیاتی گرہ موجود نہیں ہے۔ اس لئے مجھے کبھی بعد میں کاش کے لفظ کا سہارا نہیں لینا پڑتا۔ اب اگر تم راستہ بتاتی ہو تو ٹھیک ورنہ ٹریگر دبا دوں گا۔ راستہ میں خود بھی تلاش کر سکتا ہوں"۔ عمران کے خشک لہجے میں اور انتہائی سرد مہرانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اس بار تم مجھے شکست دینے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ لیکن اگر میری زندگی رہی تو ایک روز میں تمہیں شکست دے کر رہوں گی"۔ مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم کیوں اس کتیا کو زندہ رکھے ہوئے ہو۔ گولی مار کر ایک طرف کرو۔ کیا ہم خود راستہ نہیں ڈھونڈھ سکتے"۔ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ یہ عام مجرم نہیں ہے۔ سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہے۔ اس لئے میں اسے تعاون کرنے کا ایک موقع دے رہا ہوں۔ تاکہ میرا ضمیر مطمئن رہے۔ اور اگر اس نے تعاون نہ کیا تو پھر یہی ہوگا جو تم کہہ رہی ہو۔ مشن تو بہر حال ہم نے پورا کرنا ہے"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں بتاتی ہوں راستہ"۔ مادام ریکھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہوئے دوبارہ سرنگ سے گزر کر اس کمرے میں پہنچے جہاں وہ بے ہوش ہوئے تھے۔ ان کا سامان ابھی تک وہیں موجود تھا۔

"اپنا سامان اٹھا لو"۔ عمران نے کہا۔ اور سب ساتھیوں نے دوبارہ تھیلے اٹھا کر اپنی پشت پر لاد لئے۔ عمران نے بھی اپنا تھیلا پشت پر باندھا اور مشین گن کاندھے سے لٹکا کر اس نے وہیں پڑی ہوئی اپنی ریز گن اٹھا کر ہاتھ میں لے لی۔ وہ فولادی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ مادام ریکھا انہیں اس دروازے سے گزر کر

دوسرے ملحقہ کمرے میں لے گئی۔ جس میں ابھی تک وہ مشین موجود تھی جس سے اس نے انہیں بے ہوش کیا تھا۔

"سامنے والی دیوار کی جڑ میں ایک پتھر ابھرا ہوا ہے۔ اس پر پیر مارو تو دیوار درمیان سے کھل جائے گی آگے ایک اور سرنگ ہے جو ایک اور کمرے میں ختم ہوتی ہے وہاں لیبارٹری کا اصل دروازہ موجود ہے"۔ مادام ریکھا نے خشک لہجے میں کہا۔

اور عمران کے اشارے پر صفدر نے آگے بڑھ کر اس ابھرے ہوئے پتھر پر پیر کی ضرب لگائی تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔ آگے واقعی پہلے جیسی ایک اور سرنگ نظر آ رہی تھی۔ اس سرنگ سے گزرنے کے بعد وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں بھی ویسا ہی ایک فولادی دروازہ نظر آ رہا تھا۔

"یہ دروازہ ہے لیبارٹری کا۔ لیکن اسے اندر سے کھولا جا سکتا ہے اور طے شدہ منصوبہ کے تحت ایک ماہ سے پہلے یہ کسی بھی صورت بھی نہیں کھل سکتا۔ چاہے وزیراعظم اور صدر ہی کیوں نہ کہیں اور یہ دروازہ اس قسم کا ہے کہ اس پر تم ایٹم بم بھی مارو۔ تب بھی نہ کھل سکے گا"۔ مادام ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے اندر سے تو دیکھا ہوگا۔ یہ ویسا ہی دروازہ لگ رہا ہے جیسا پہلے والی کمرے میں ہے یعنی اس کے اندر بھی فولادی چکر ہوگا۔ جس کے گھمانے سے دروازہ کھل سکتا ہوگا"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہوسکتا ہے ویسا ہی ہو۔ میں نے اسے اندر سے نہیں دیکھا ہمارے یہاں اڈے پر آنے سے پہلے ہی اسے اندر سے بند کر دیا گیا تھا"۔ مادام ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

عمران نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ریز گن ایک دیوار کے ساتھ لگا کر رکھی اور پھر پشت سے تھیلا اتارنے میں مصروف ہوگیا۔ اس نے تھیلے کو پشت سے اتار کر نیچے زمین پر رکھا اور اس کی زپ کھول کر اس کے اندر ہاتھ ڈالا۔ چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سنہرے رنگ کی ایک پتلی لیکن لمبی سی پتری موجود تھی۔ عمران آگے بڑھ کر اس فولادی دروازے کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا اور غور سے دروازے کے نیچے زمین میں دیکھنے لگا۔ یہ جگہ پتھروں سے بنی ہوئی تھی اور چند لمحوں بعد وہ دروازے کے عین نیچے دو پتھروں کے درمیان ایک معمولی سی جھری دریافت کر لینے میں کامیاب ہوگیا۔ اس نے وہ پتری اس جھری کے اندر ڈالی اور جب اسکا تھوڑا سا حصہ باہر رہ گیا تو اس نے اس حصے کو تیزی سے مخصوص انداز میں موڑا اور پھر اچھل کر پیچھے ہٹ آیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کھٹاک کی ہلکی سی آواز دروازے سے نکلیں اور اس کے ساتھ ہی فولادی دروازہ بے آواز طریقے سے اس طرح کھلتا گیا جیسے کسی نے اُسے اندر سے کھولا ہو۔ اور مادام ریکھا کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہوگئیں۔

"اوہ اوہ۔ اسے تم نے کس طرح کھول لیا۔ ناممکن۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے"۔ مادام ریکھا نے منہ سے انتہائی حیرے سے پڑ الفاظ نکلے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے جانے کے باوجود اُسے دروازہ کھلنے پر یقین نہ آرہا ہو۔

"مادام ریکھا۔ یہ سائنس بھی بالکل جادوگروں کے شعبدے کی طرح ہوتی ہے۔ جب تک اس کا اصل راز معلوم نہ ہو تو یہ حیرت انگیز اور ناممکن نظر آتی ہے لیکن اس کا اصل راز معلوم ہو جائے۔ تو پھر یہ بچوں کے کھیل کی طرح آسان اور سادہ دکھائی دینے لگتی ہے۔ ایسے دروازے تھرٹی ریز الیکٹرانک سسٹم پر تیار کئے جاتے ہے۔ ایسے پتری میں یہ خاصیت ہے کہ یہ تھرٹی ریز الیکٹرونک سسٹم کو قطعی کر دیتی ہے۔ نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ واقعی یہ ایٹم بم سے بھی نہ کھلتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ ریز گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

دروازے کی دوسری طرف ایک پتلی سی سرنگ تھی جس کا اختتام ایک راہداری کے آغاز پر ہوتا نظر آرہا تھا۔

"اس کے منہ پر کپڑا ڈال دو۔ اب اس کا بولنا ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہوسکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر مادام ریکھا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اب کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اندر صرف سائنسدان ہیں۔ ڈاکٹر بھاکر اور اس کے ساتھی"۔ مادام ریکھا نے مایوسی بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ لیکن صفدر نے عمران کی تعمیل کرتے ہوئے اس کے منہ میں رومال ٹھونس دیا۔

عمران گن لئے احتیاط بھرے انداز میں دروازہ کراس کر کے سرنگ میں داخل ہوا۔ اس کے باقی ساتھیوں نے اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد وہ سرنگ کراس کر کے واقعی ایک راہداری میں داخل ہو گئے۔ جس کے درمیان ایک بڑا سا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور اس کے دروازے سے مشینیں چلنے کی آوازیں راہداری میں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ عمران دیوار کے ساتھ انتہائی احتیاط سے آگے بڑھتا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اُسی احتیاط سے ہی اس کی پیروی کر رہے تھے۔ مادام ریکھا کو جوانا نے بازو سے پکڑا ہوا تھا۔

دروازے کے قریب رک کر عمران نے کھلے دروازے سے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ یہ اس لیبارٹری کا مین ہال تھا اور یہاں دیواروں کے ساتھ سائنسی مشینیں نصب تھیں۔ جن کے سامنے سفید کوٹ پہنے ہوئے سائنسدان سٹولوں پر بیٹھے اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ہال کے درمیان میں ایک طویل میز تھی۔ جس پر قسم قسم کی سائنسی مشینری بکھری ہوئی تھی۔ میز کی ایک سائیڈ پر ایک مشین فرش میں نصب تھی۔ جس کی مدد سے میز پر موجود آلات کو جوڑا جا رہا تھا۔ ایک طرف

شفاف شیشے کا کیبن تھا۔ لیکن وہ خالی تھا۔

عمران ہاتھ میں گن لئے تیزی سے اندر داخل ہوا۔

" خبردار ہاتھ اٹھا دو۔ کوئی غلط حرکت نہ کرے۔ ورنہ ایک لمحے میں گولیوں سے بھون ڈال گا"۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران کی آواز کے ساتھ ہی جیسے ہال میں یک لخت بھونچال سا آگیا۔ سب تیزی سے مڑ کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ ان کے چہروں پر شدید حیرت اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کون ہو تم اور یہاں کیسے آگئے۔ دروازہ تو لاکڈ تھا"۔ ایک سفید بالوں اور سفید مونچھوں والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بس تم ہاتھ اٹھا دو۔ اور ادھر دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ"۔ عمران نے اُسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

" مم۔ مگر۔۔۔۔"۔ اُسی بوڑھے نے کچھ کہنا چاہا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہی کرو۔ سمجھے۔ ورنہ میں ایک لمحے میں سب کو اڑا دوں گا"۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور پھر اس بوڑھے سمیت سب لوگ تیزی سے ایک خالی دیوار کی طرف بڑھتے گئے۔ اتنی دیر عمران کے باقی ساتھی بھی اندر پہنچ گئے۔

" مم۔ مم میں ڈاکٹر بھاکر ہوں۔ ہم تو سائنس دان ہیں۔ تم ہمیں کیوں مارنا چاہتے ہو"۔ بوڑھے نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" وہ فارمولا تم سے لینا ہے جو تم لوگوں نے کارلوسا سے حاصل کیا ہے۔ اگر شرافت سے دے دو گے تو زندہ بچ جاؤ گے۔ ورنہ۔۔۔۔۔۔"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

" فارمولا۔ اوہ۔ تو تم فارمولا لینے آئے ہو۔ ٹھیک ہے لے جاؤ۔ اگر تم میں ہمت ہو"۔ اس بوڑھے ڈاکٹر نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی یک لخت ہال کمرے میں تیز سرخ رنگ کی روشنی کا جھماکہ ہوا۔ اور اس جھماکے کے ساتھ ہی عمران کا گن والا اٹھتا ہوا ہاتھ یک لخت ساکت ہو گیا۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ آیا تھا فارمولا لینے۔ اب لے لو فارمولا۔ تم اپنے آپ کو دنیا میں سب سے زیادہ ذہین سمجھتے تھے۔ لیکن اب تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ذہانت صرف تمہارے پاس ہی نہیں ہے"۔ اچانک اس بوڑھے نے چہرے سے ایک جھلی اتارتے ہوئے کہا۔ اس جھلی کے اترتے ہی اس کے سر سے سفید بال بھی علیحدہ ہو گئے۔ اور اب ایک عام سا نوجوان نظر آ رہا تھا جس کی ابھری ہوئی پیشانی اور آنکھوں سے نکلنے والی چمک بتا رہی تھی کہ وہ واقعی ذہین آدمی ہے۔

"میرا نام جانکی ہے۔ اور دیکھ لو جانکی کے پلاننگ آخر کامیاب ہو ہی گئی"۔ اس نوجوان نے جھلی ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ویل ڈن جانکی ویل ڈن۔ تم نے واقعی میری ہدایات پر پورا پورا عمل کیا ہے"۔ اچانک عقب سے شاگل کی فاتحانہ آواز سنائی دی۔ اور چند لمحوں کے بعد شاگل عمران کے سامنے بھی آ گیا۔ عمران اُسی طرح بے حس وحرکت کھڑا تھا۔ اس کے سارے ساتھی حتی کہ مادام ریکھا تک بتوں کی طرح ساکت کھڑے تھے۔

"تم نے دیکھا عمران۔ اسے کہتے ہیں شکست۔ اب تم قطعی بے بس ہو کر میرے سامنے کھڑے ہو۔ ہا۔ ہا۔ اور یہ ریکھا یہ اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی۔ اب وزیراعظم جب یہاں آکر عمران اور اس کے ساتھیوں کے اڈے کے اندر داخل ہونے سے لے کر اب تک کی فلم دیکھیں گے تو انہیں صحیح معنوں میں احساس ہو سکے گا کہ عقلمند کون ہے۔ شاگل یا ریکھا"۔ شاگل نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے نہ صرف چہرے کے عضلات فرط مسرت سے کانپ رہے تھے بلکہ مسرت کی شدت سے اس کا پورا جسم لرز رہا تھا۔

"جانکی انہیں اسی حالت میں دیوار کے ساتھ کھڑا کر دو۔ تاکہ جب وزیراعظم صاحب یہاں پہنچیں تو وہ ان کی بے بسی کا اچھی طرح اندازہ کر سکیں۔ ہاں اس ریکھا کو کرسی پر بٹھا دو۔ آخر یہ سیکرٹ سروس کی ممبر ہے۔ اس کی قسمت کا فیصلہ وزیراعظم ہی کریں گے۔ کیونکہ بہرحال یہ راجیش وکرم کی بیٹی ہے"۔ شاگل نے فاتحانہ انداز میں کہا اور جانکی کے اشارے پر ہال میں موجود افراد تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بالکل اس طرح گھسیٹ کر ایک قطار کی صورت میں دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا۔ جیسے مجسموں کو گھسیٹ کر کہیں ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ مادام ریکھا تو ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا لیکن وہ بھی ساکت تھی۔

"جانکی۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ صرف اس عمران کی زبان حرکت میں آ سکے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس حالت میں یہ کیسی باتیں کرتا ہے"۔ شاگل نے جانکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔ جانکی نے کہا۔ اور دوڑتا ہوا وہ اسی شفاف شیشے والے کیبن کی طرف بڑھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی۔ اس نے عمران کے پاس آ کر سرنج کی سوئی اس کے ایک گال میں بڑی بے دردی سے ڈالی اور پھر سرنج میں موجود تھوڑے سے سبز محلول کو انجکٹ کر کے اس نے سوئی واپس کھینچ لی۔

"باس۔ اب اس کی زبان حرکت میں آ جائے گی۔ لیکن جسم اسی طرح بے حس وحرکت رہے

گا"۔ جانگی نے شاگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ سالم ہی حرکت میں آجائے"۔ شاگل نے اس بار قدرے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ زرشیم ریز کی خصوصیات ہے جتنا محلول انجکٹ کیا جائے اتنے تک ہی محدود رہتا ہے"۔ جانگی نے کہا اور شاگل نے سر ہلا دیا اور ایک کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"واہ۔ واقعی تم اب بالغ ہوتے جا رہے ہو شاگل"۔ چند لمحوں بعد اچانک عمران کے حلق سے آواز نکلی۔ اور شاگل اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ آج تمہاری ساری اکڑ ختم ہو گئی ہے عمران۔ آج تم حقیر اور بے بس انسان کی طرح سامنے کھڑے ہو۔ آج تمہاری کوئی چالاکی نہ چل سکے گی"۔ شاگل نے آگے بڑھ کر عمران کے قریب آتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں فتح اور مسرت کی زیادتی سے فانوس کی طرح چمک رہی تھیں۔

"پہلے یہ بتاؤ۔ کیا یہ واقعی وہی لیبارٹری ہے۔ جس میں فارمولے پر کام ہو رہا ہے"۔ عمران نے بے نیازانہ لہجے میں پوچھا۔ اس محلول کی وجہ سے گردن سے اوپر والا حصہ عام سا نارمل انداز میں حرکت کرنے لگ گیا تھا جب کہ گردن سے نیچے اس کا جسم اسی طرح بے حس و حرکت تھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم نے دیکھا کہ تم کس طرح ہمارے جال میں پھنسے ہو۔ یہ لیبارٹری نہیں ہے۔ اصل لیبارٹری تو ابھی تک خفیہ ہے۔ یہ تو اس کا ایک ملحق لیکن قطعی علیحدہ حصہ ہے۔ لیبارٹری میں تو کسی کو علم تک نہ ہو گا کہ یہاں کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے"۔ شاگل نے فاتحانہ لہجے میں کہا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"اس بار واقعی میرے ستارے گردش میں ہیں۔ اس ریکھا نے ڈاج دیا۔ یہ تو صدیقی کی ذہانت تھی کہ ہم نے ان پر قابو پا لیا۔ ورنہ میں تو واقعی اس طرح بے بس ہو گیا تھا کہ میری ریڈی میڈ کھوپڑی تک فیل ہو گئی تھی۔ لیکن اب جو صورت حال ہے اس میں تو شاید صدیقی کی ذہانت بھی کام نہ دے سکے۔ البتہ لولی پوپ پر امید قائم ہے"۔ عمران نے ایسے بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے خود کلامی کر رہا ہو۔

"مجھے تسلیم ہے کہ واقعی تمہارے اس آدمی صدیقی نے انتہائی ذہانت سے ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو اپنے جال میں پھنسا لیا تھا۔ لیکن یہاں تم لوگوں کا کوئی حربہ نہیں چل سکتا۔ جانگی کہاں ہے لانگ رینج ٹرانسمیٹر۔ تاکہ میں وزیراعظم سے بات کروں"۔ شاگل نے مڑ کر جانگی سے کہا۔

"میں لے آتا ہوں باس"۔ جانگی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر دوبارہ شفاف شیشے والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"باس اس کے لئے تو نیچے زیرو روم میں جانا پڑے گا۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر تو وہاں نصب ہے"۔ جانگی نے واپس آ کر کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ سکھدیو ان کا خیال رکھے گا۔ ویسے بھی یہ حرکت تو نہیں کر سکتے۔ تم میرے ساتھ آؤ تاکہ وزیر اعظم کو کال کر کے انہیں حالات بتا دوں۔ اور ان سے درخواست کروں گا کہ وہ یہاں آ کر اپنے سامنے ان لوگوں کو ہلاک ہوتے دیکھیں اور اپنی چہیتی مادام ریکھا کی ذہانت کی فلم بھی دیکھ سکیں"۔ شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ سکھدیو۔ خیال رکھنا"۔ جانگی نے سکھدیو سے مخاطب ہو کر کہا جو ایک نوجوان سائنسدان کے بھیس میں کھڑا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ فکر مت کرو"۔ سکھدیو نے کہا۔ اور جانگی اور شاگل دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس ہال کمرے سے باہر نکلتے گئے۔

"مسٹر سکھدیو۔ کیا تم خالی ہاتھ ہمارا خیال رکھو گے۔ بھائی کوئی مشین گن ہاتھ میں رکھ لو۔ ورنہ اگر اس شاگل کو خیال آ گیا کہ تم نے خالی ہاتھ ہمارا خیال رکھا ہے تو وہ سب سے پہلے تمہارا خیال رکھنا شروع کر دے گا اور اس کا خیال رکھنا بڑا سخت مرحلہ ہوتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے سکھدیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ضرورت تو نہیں ہے۔ لیکن بہر حال ٹھیک ہے۔ چیف کا کچھ کہا نہیں جا سکتا کہ کس وقت کس بات پر بگڑ جائے"۔ سکھدیو نے کہا۔ اور شفاف شیشے کے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

"جوزف۔ جیسے ہی تمہیں اپنے جسم میں حرکت محسوس ہو۔ تم نے فوری طور پر سکھدیو کی مشین گن پر قبضہ کرنا ہے۔ اور پھر اس جانگی۔ اور شاگل کے علاوہ باقی سب افراد کا خاتمہ کر دینا ہے۔ سمجھے۔ تمہارے لولی پوپ میں ایک جز ایسا ہے جو زرشیم ریز کے اثرات کو جلد ہی ختم کر دے گا"۔ عمران نے افریقی زبان میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ تاکہ ہال میں موجود دوسرے افراد اس کی بات نہ سمجھ سکیں۔ لیکن اس کی بات کا کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ سوائے عمران کے اور کوئی بول بھی نہ سکتا تھا اور ویسے بھی یہ مخصوص افریقی زبان صرف جوزف ہی سمجھ سکتا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی اسے نہ سمجھ سکتے تھے۔ اس لئے اگر وہ بول بھی سکتے تب بھی ظاہر ہے وہ کوئی جواب نہ دے سکتے تھے۔

چند لمحوں بعد سکھدیو ہاتھ میں مشین گن اٹھائے واپس آیا۔ اور ان کے سامنے اس طرح ٹہلنے لگا جیسے وہ واقعی ان کا خاص طور پر خیال رکھ رہا ہو۔ چونکہ اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ یہ لوگ معمولی سی حرکت بھی

نہیں کر سکتے ۔ اس لئے اس کا انداز البتہ بے حد ڈھیلا ڈھیلا سا تھا۔

" مسٹر سکھد یو ۔ یہ ساری پلاننگ کس نے کی ہے ۔ کیا جانکی نے کی ہے ۔ کم از کم شاگل کے بس کا روگ تو نہیں ہے "۔ عمران نے سکھد یو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں یہ جانکی کی پلاننگ ہے ۔ اور پھر اس نے مختصر لفظوں میں اسے نگران چوکی پر سپر ڈکٹا فون کی تنصیب سے لے کر اب تک کے سارے حالات بتا دیئے ۔ "

" گڈ ۔ اس کا مطلب ہے ۔ جانکی کو ذہانت کا نوبل پرائز ملنا چاہئے ۔ ضرور ملے گا ۔ اور ہو سکتا ہے ابھی ہی تمہارے وزیر اعظم اس کا اعلان کر دیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک جوزف جوان کے درمیان دیوار سے لگا کھڑا تھا۔ یک لخت کسی عقاب کی طرح سکھد یو پر جھپٹا اور دوسرے لمحے سکھد یو بری طرح چیختا ہوا اچھل کر درمیان میز پر جا گرا۔ جب کہ اس کی مشین گن جوزف کے ہاتھ میں دکھائی دی۔ اور دوسرے لمحے ہال کمرہ مشین گن کی خوفناک تڑتڑاہٹ اور وہاں موجود دوسرے افراد اور سکھد یو کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوزف نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گھومتے ہوئے ان سب پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی تھی۔

" واہ اسے کہتے ہیں لولی پوپ فائرنگ "۔ عمران نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

" باس ۔ اچانک میرے جسم میں یک لخت حرکت آ گئی تھی "۔ جوزف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اُسے خود بھی اپنے آپ کے حرکت میں آ جانے پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" اب جا کر دروازے کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور جیسے ہی یہ دونوں اندر آئیں ان کے سروں پر چھوٹا لولی پوپ بنا دو ۔ خیال رکھنا چھوٹا کہا ہے ۔ میں نے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف سر ہلاتے ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کھلے دروازے کی اوٹ میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد راہداری میں تیز تیز قدموں کی آواز ابھری اور جوزف چوکنا ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے آگے شاگل اور اس کے پیچھے جانکی دروازے سے گزر کر اندر داخل ہوئے اُسی لمحے جوزف کا بھرپور مکہ جانکی کی گردن کی پشت پر پڑا۔ اور جانکی بری طرح چیختا ہوا شاگل سے ٹکرایا اور پھر شاگل سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ دوسرے لمحے جوزف کا بازو لہرایا اور مشین گن کا دستہ نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے شاگل کے سر پر پڑا۔ اس کی حلق سے اس قدر زوردار چیخ نکلی جیسے روح اس کے جسم سے اسی چیخ کے ساتھ ہی نکل رہی ہو۔ جانکی ابھی تک فرش پر پڑا تڑپ رہا تھا۔ وہ شاید اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن جوزف نے دوسرا وار اس کے سر پر جما دیا اور وہ بھی شاگل کی طرح ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

" واہ ۔ اسے کہتے ہیں لولی پوپ آپریشن ۔ اب اس شیشے والے کمرے میں جاؤ ۔ اور ہاں یقیناً

کوئی میڈیکل باکس موجود ہوگا وہ اٹھا کر میرے پاس لے آؤ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوزف سر ہلاتا ہوا تیزی سے شیشے والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس لوٹا تو اس کے ایک ہاتھ میں ایک بڑا سا مگر جدید قسم کا میڈیکل باکس موجود تھا۔ اس نے میڈیکل باکس عمران کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ عمران نے اُسے کھول کر اس کا سامان نیچے فرش پر ڈالنے کے لئے کہا۔ اور چند لمحوں بعد فرش پر بے شمار دوائیں اور سرنجیں اور اس قسم کا دوسرا سامان بکھرا پڑا تھا۔

"یہ سبز رنگ کی بڑی بوتل اٹھاؤ۔ اور اس میں سے چار سی سی محلول سرنج میں لا کر مجھے سمیت سب کے بازوؤں میں انجکٹ کر دو۔ سوائے مادام ریکھا کے"۔ عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور جوزف نے ایک بڑی سی سرنج اٹھائی۔ اس کی سوئی پر لگی ہوئی کیپ ہٹا کر اس نے یہ بڑی سرنج اس سبز رنگ کے محلول سے پوری طرح بھر لی۔ اور اس کے بعد اس نے سب سے پہلے عمران کے بازو میں انجکشن لگایا اور پھر اس طرح چار سی سی محلول وہ باری باری سب کے بازوؤں میں انجکٹ کرنے لگا۔ اُسے سرنج اس محلول سے تین بار بھرنی پڑی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب یکے بعد دیگرے حرکت میں آتے گئے۔

"یہ جوزف کیسے حرکت میں آ گیا اور یہ تم نے لولی پوپ کا کیا چکر چلا رکھا ہے۔ یہ کس قسم کا لولی پوپ ہے جوزف کے منہ میں"۔ جولیا نے حرکت میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"قدرت جو کام جس وقت کراتی ہے اس میں ضرور کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ اب دیکھو اگر یہ لولی پوپ جوزف کے منہ میں نہ ہوتا تو اس بار واقعی ہمیں انتہائی ذہانت سے ایک ایسے جال میں پھنسا لیا گیا تھا جس سے نکلنا تقریباً ناممکن تھا اور شاگل نے ہمیں گولی مارنے سے کبھی بھی نہ ٹلنا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جوزف کو شراب کی جگہ لولی پوپ بنا کر دینے کی ساری تفصیل بتا دی۔

"باس۔ زرشیم ریز کے اثرات کائی سے ختم ہوتے ہیں ناں"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں۔ صرف کائی کا جوہر ہی ان ریز کا اثرات کو ختم کر سکتا ہے۔ اس سبز رنگ کے محلول کا اصل جوہر بھی یہی کائی ہے۔ چونکہ کائی جوزف کے منہ میں خالص حالت میں نہ تھی اس میں دوسرے اجزا بھی شامل تھے۔ اس لئے کچھ دیر بعد کائی نے اپنا اثر شروع کیا ویسے کچھ دنوں بعد جوزف کے خون میں کائی کے اثرات اس قدر ضرور ہو جائیں گے کہ مفلوج کر دینے والی ریز اور گیس اس پر سرے سے اثر انداز بھی نہ ہو سکیں گی"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور سب مسکرا کر جوزف کو دیکھنے لگے۔ جس کے منہ کے کونے سے لوہے کی سلاخ بدستور باہر کو نکلی نظر آ رہی تھی جو مسلسل شراب نہ پینے کے باوجود بالکل اسی طرح ہوشیار اور مستعد نظر آ رہا تھا۔ جیسے شراب پینے

کے زمانے میں نظر آتا تھا۔

"اس جانگی کو ہوش میں لے آؤ۔ یہی اس ڈرامے کا اصل کردار ہے۔ اس سے اصل لیبارٹری کا راستہ معلوم ہوگا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کو اشارہ کیا۔ ٹائیگر تیزی سے جانگی کی طرف بڑھا۔ اس نے اُسے فرش سے اٹھایا اور ایک کرسی پر بے دردی سے پھینک دیا۔ دوسرے لمحے ٹائیگر کا زوردار تھپڑ جانگی کی جبڑے پر پڑا اور پھر تو جیسے ٹائیگر کے ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے چلنے لگے۔ چار پانچ تھپڑوں کے ساتھ ہی جانگی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے منہ کے دونوں کونوں سے خون کی لکیریں نکلنے لگی تھیں اور چہرے پر تکلیف اور کرب کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"مسٹر عقلمند صاحب۔ اب شرافت سے وہ راستہ بتادو۔ جو لیبارٹری تک یہاں سے جاتا ہو۔ ورنہ میرے ساتھی ایک لمحے میں تمہاری ساری عقل تمہاری ناک کے راستے باہر نکالنے پر تلے ہوئے ہیں"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں جانگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تت۔ تت۔ تم سب ٹھیک کیسے ہو گئے۔ کک۔ کک۔ کیسے ہو گئے۔ نہیں یہ ناممکن ہے۔ ایسا کیسے ہوسکتا ہے"۔ جانگی نے کراہتے ہوئے کہا۔ وہ حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"ابھی تمہاری ذہانت میں لولی پوپ کا عمل دخل شامل نہیں ہوا مسٹر جانگی۔ اس لئے ابھی تمہاری عقل نابالغ ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لولی پوپ۔ کیا مطلب۔ کیسا لولی پوپ"۔ جانگی اس قدر حیرت زدہ تھا کہ اُسے اپنی تکلیف بھی بھول گئی تھی۔

"پہلے لولی پوپ بچے استعمال کرتے تھے۔ لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اب لولی پوپ عقل کی پختگی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بہرحال یہ ماڈرن مسئلہ ہے۔ ابھی تمہاری سمجھ میں نہیں آئیگا۔ تم بتاؤ یہاں سے لیبارٹری کا راستہ کس طرف ہے۔ اور سن لو اگر اب تم نے ذہانت کا استعمال کرنے کی کوشش کی تو پھر راستہ تو ہم ڈھونڈھ ہی لیں گے لیکن تمہاری ایک ایک ہڈی ہزار جگہوں سے شکستہ ہو جائے گی"۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ادھر سے کوئی راستہ نہیں جاتا۔ یقین کرو یہ حصہ بالکل علیحدہ ہے"۔ جانگی نے کہنا شروع کیا۔

"جونا۔ اس جانگی کا دماغ درست کرو"۔ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں سر موڑ کر ایک طرف کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"۔ جوانا نے جواب دیا اور تیزی سے جانگی کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ اس دیو کو روک لو۔ یہ تو واقعی میری ہڈیاں توڑ دے گا"۔ جانگی نے بُری طرح دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر جوانا کو روک دیا۔ اور پھر جانگی اس طرح شروع ہو گیا جیسے بٹن دبتے ہی ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔

-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-*-

وزیراعظم کافرستان کا خصوصی ہیلی کاپٹر جب زرشک پہاڑی پر بنا ہوئے گن شپ ہیلی کاپٹروں کے اڈے پر اترا۔ تو اس وقت صبح کا اجالا کافی حد تک پھیل چکا تھا۔ اڈے پر کافرستان سیکرٹ سروس کے کئی ارکان بڑے مستعد اور چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ وزیراعظم کے ساتھ ہی ان کے خصوصی محافظوں کا ایک ہیلی کاپٹر بھی ساتھ ہی اڈے پر اترا تھا۔ اور جب تک یہ محافظ گنیں لے کر وزیراعظم کے سپیشل ہیلی کاپٹر کا دروازہ نہ کھلا۔ محافظوں کے انچارج نے جب آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازہ کھلا اور وزیراعظم مسکراتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے۔ اسی لمحے ایک طرف کھڑا ہوا نوجوان تیزی سے وزیراعظم کی طرف بڑھا۔

"جناب میرا نام سکھدیو ہے۔ اور میں چیف شاگل کا نائب ہوں"۔ اس نوجوان نے آگے بڑھ کر بڑے مودبانہ انداز میں وزیراعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر چیف شاگل یہاں ہمارے استقبال کے لئے خود کیوں نہیں آئے"۔ وزیراعظم نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ ان کے چہرے پر ناراضگی کے واضح آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"جناب وہ بے حد مصروف ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے آپ کے استقبال کے لئے بھیجا ہے"۔ سکھدیو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اس کے پاس ملک کے وزیراعظم کا استقبال کرنے کا وقت نہیں ہے۔ میں اس کے خلاف انتہائی سخت ایکشن لوں گا"۔ وزیراعظم کو اور زیادہ غصہ آ گیا۔

"تشریف لایئے۔ تاکہ آپ خود پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار ہوا دیکھ سکیں۔ لیکن جناب لیبارٹری میں آپ کے یہ محافظ نہیں جا سکیں گے"۔ سکھدیو نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں سبق مت پڑھاؤ نانسنس۔ ہم جانتے ہیں"۔ وزیراعظم سکھدیو کی اس بات پر اور زیادہ بپھر گئے۔

"تم سب یہیں رکو گے۔ سمجھے"۔ وزیراعظم نے محافظوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر وہ سکھدیو کی رہنمائی میں اس طرف کو چل پڑے۔ جدھر لیبارٹری کا راستہ تھا۔

"شاگل آج تک تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو گرفتار کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ اس بار کیسے ہو گیا۔

مجھے یقین ہے کہ ایسا ریکھا کی ذہانت کی وجہ سے ہوا ہوگا"۔ وزیراعظم نے سکھدیو کے ساتھ سرنگ میں چلتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ لولی پوپ کی وجہ سے ہوا ہے جناب"۔ سکھدیو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لولی پوپ کی وجہ سے۔ کیا مطلب"۔ وزیراعظم نے چلتے چلتے رک کر حیرت سے پوچھنے لگے۔

"جناب تفصیل تو آپ کو چیف شاگل صاحب ہی بتائیں گے"۔ سکھدیو نے جواب دیا اور وزیراعظم ہونٹ بھینچے آگے بڑھ گئے۔ سکھدیو انہیں ان سرنگوں سے گزار کر ایک بڑے ہال میں لے آیا۔ اور وزیراعظم اندر داخل ہوتے ہی بُری طرح ٹھٹھک گئے۔

"خوش آمدید وزیراعظم صاحب۔ آپ نئے منتخب شدہ وزیراعظم ہیں اور سیکرٹ سروس کی کارکردگی میں خاصی دلچسپی بھی رکھتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اس سارے مشن کا کلوز اپ بھی باقاعدہ دکھا دیا جائے"۔ اچانک ہال کے ایک کونے سے ایک نوجوان نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تت۔ تت۔ تم کون ہو۔ اور یہ شاگل اور مادام ریکھا دونوں اس حالت میں"۔ وزیراعظم صاحب نے بُری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔ ان کی ساری اکڑفوں پانی کے بلبلے کی طرح غائب ہوگئی تھی۔ کیونکہ سامنے ہی کرسیوں پر شاگل۔ جانکی اور مادام ریکھا رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔ لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔

"مجھے علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) کہتے ہیں۔ شاید آپ جانتے ہوں"۔ اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وزیراعظم یہ تعارف سن کر اس بُری طرح اچھلے کہ گرتے گرتے بچے۔

"تت۔ تت۔ تم علی عمران اور یہاں۔ مم۔ مگر مجھے شاگل نے کہا تھا کہ تمہیں بے بس کرلیا گیا ہے"۔ وزیراعظم کا چہرہ پسینے میں ڈوب سا گیا۔

"شاگل نے آپ کو درست رپورٹ دی تھی۔ دراصل یہ پہلا کیس ہے جس میں شاگل نے اس جانکی کے کہنے پر ذہانت استعمال کرنے کی کوشش کی۔ اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ کارلوسا والا فارمولا۔ مع مکمل رپورٹوں کے۔ اس وقت میری جیب میں ہے۔ اور میں چاہتا تو آپ کے یہاں پہنچنے سے پہلے یہاں سے نکل جاتا۔ لیکن میں نے سوچا کہ مادام ریکھا کو شاگل کی جگہ دینے کے لئے بیحد بے چین ہیں۔ اس لئے آپ کو ڈراپ سین بھی دکھا دیا جائے۔ ویسے فکر نہ کریں۔ باہر اڈے پر موجود آپ کے سارے محافظوں کی روحیں اس وقت

عالم بالا کی طرف مائل پرواز ہوں گی۔ کیونکہ اڈے پر موجود سیکرٹ سروس کے ارکان کافرستان سیکرٹ سروس کے نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔مگر یہ سب ہوا کیسے ۔کاش میں اس شاگل کی کال پر یہاں نہ آتا"۔ وزیراعظم نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب تفصیلات کو آپ شاگل اور ریکھا سے معلوم کر لیجئے گا ۔ان بہادروں نے واقعی اس بار بڑی محنت کی تھی ۔لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ میرے باڈی گارڈ جوزف کے منہ میں جو لولی پوپ موجود ہے اس میں ایک ایسا عنصر بھی ہے جو زرشیم ریز کے اثرات ختم کر دیتی ہے ۔ ورنہ شاید واقعی آپ کو وہی نظارہ دیکھنے کو ملتا جو شاگل آپ کو دکھانا چاہتا تھا۔ لیکن اب آپ اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر میں مجھے اور میرے ساتھیوں کو بٹھا کر پاکیشیائی سرحد پر ہمیں الوداع کہیں گے۔ اس طرح ہم بڑے محفوظ طریقے سے پاکیشیا پہنچ جائیں گے ۔یہ شاگل ۔ جانکی اور ریکھا ان تینوں کو میں نے زندہ اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ تا کہ یار زندہ صحبت باقی والا معاملہ چلتا ہے"۔ عمران نے کہا۔ اور وزیراعظم بری طرح ہونٹ کاٹنے لگا۔

"ٹائیگر ۔ وزیراعظم صاحب کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے خصوصی تحفہ دے دو"۔ عمران نے مڑ کر ایک طرف کھڑے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو سکھدیو کے میک اپ میں وزیراعظم کو ساتھ لے آیا تھا اور ٹائیگر تیزی سے وزیراعظم کی طرف بڑھنے لگا۔

"تت ۔تت ۔تم کیا کرنا چاہتے ہو"۔ وزیراعظم نے بری طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تحفہ دے رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وزیراعظم کچھ کہتے اچانک قریب پہنچے ہوئے ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وزیراعظم چیختے ہوئے اچھل کر منہ کے بل زمین پر جا گرے ۔ ٹائیگر کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے وزیراعظم ایک بار پھر چیختے ہوئے زمین پر گرے اور ساکت ہو گئے ۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے ۔ ٹائیگر نے جلدی سے جیب سے ایک باریک دھار والا خنجر اور ایک ٹیوب نکالی اور پھر وہ وزیراعظم پر جھک گیا ۔اس نے وزیراعظم کو منہ کے بل الٹا کیا اور پھر ان کی گردن کے عقبی حصے میں اس نے تیز دھار خنجر کی نوک سے ایک کٹ ڈالا اور اس کے بعد ٹیوب کھولی اور اس میں موجود براؤن رنگ کے پیسٹ کی تھوڑی سی مقدار نکال کر اس نے اس زخم پر ڈالی اور اُسے انگلی سے زخم پر ملنے لگا۔ چند لمحوں تک اس پیسٹ کو ملنے کے بعد وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"او ۔ کے ۔ جوانا ۔ وزیراعظم صاحب کو اٹھاؤ اور اوپر لے چلو ۔ میں ۔ جوزف اور ٹائیگر ہم باقی افراد کو لے آتے ہیں"۔ عمران نے ایک طرف کھڑے جوانا سے کہا۔

اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جھک کر فرش پر بیہوش پڑے وزیراعظم کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے شاگل کو بھی ایک ہاتھ سے پکڑا۔ اور اُسے بھی دوسرے کاندھے پر ڈال لیا۔ جوزف نے جانگی کو اٹھالیا۔ جب کہ ٹائیگر نے ریکھا کو۔ عمران خالی ہاتھ تھا۔ پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس حصے سے نکل کر اوپر اڈے میں پہنچ گئے۔ باہر آتے ہی عمران کی حکم پر شاگل۔ جانگی اور ریکھا کو لفٹ کے ذریعے اوپر نگران چوکی میں پہنچا دیا گیا جہاں لیبارٹری میں کام کرنے والے تمام سائنسدان پہلے ہی پہنچا دیئے گئے تھے۔

"آخر یہ سارا چکر تم نے کیوں چلایا ہے۔ ہم چپکے سے یہاں سے نکل جاتے۔ اب یہ وزیراعظم کو تم کہاں ساتھ لئے پھرو گے"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں پہاڑیوں کی طرف سے اگر ہم کوہستانیوں کے روپ میں جائیں تو سرحد تک پہنچنے میں کافی عرصہ لگ سکتا ہے۔ جب کہ کافرستان کے دارالحکومت سے اگر پاکیشیا جانے کی کوشش کی جائے تب بھی کافی عرصہ درکار ہے۔ اس لئے اب ہم وزیراعظم کے سپیشل ہیلی کاپٹر اور اس کے محافظوں کے ہیلی کاپٹر میں آسانی سے پہاڑیوں کے اوپر سے ہوتے ہوئے پاکیشیا کی سرحد پر اتر جائیں گے اور انہیں وہیں چھوڑ دیں گے تاکہ یہ ہمیں ہاتھ ہلا ہلا کر باقاعدہ سی آف کر سکیں"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ وزیراعظم اور شاگل وغیرہ سب کو معلوم ہے کہ یہاں سے فارمولا لئے جا رہے ہیں اور لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے گی۔ کیا یہ خاموش تو نہ بیٹھ جائیں گے۔ لازماً یہ فارمولا واپس حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"اس لئے تو میں نے وزیراعظم کو خصوصی تحفہ دیا ہے۔ دیکھنا اب یہ اس طرح فارمولے کو بھول جائیں گے کہ آئندہ اس کا نام ہی نہ لیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تحفہ۔ کیسا تحفہ"۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ انہیں واقعی کچھ معلوم نہ تھا۔ عمران نے انہیں ہدایات دے کر باہر اڈے پر بھجوا دیا تھا۔ اور ٹائیگر کو اس نے صرف سکھدیو کا نام سمجھا کر ان کے ساتھ کھڑا کر دیا تھا۔ ٹائیگر تھا اُسی مقامی میک اپ میں ہی۔ اور خود عمران۔ جوزف اور جوانا کے ساتھ اندر ہال میں ہی رہ گیا تھا۔ جانگی نے انہیں وہ خصوصی راستہ بتا دیا تھا جس سے اس ملحقہ حصے سے لیبارٹری کے اندر پہنچا جا سکتا تھا۔ اور پھر ان کے لئے لیبارٹری میں موجود افراد کوئی مسئلہ نہ بن سکتے۔ کیونکہ وہ عام سے سائنسدان تھے۔ عمران نے ان سے نہ صرف وہ فارمولا بلکہ اس نے متعلقہ تمام کاغذات آسانی سے حاصل کر لئے تھے۔ اس کے بعد اس نے لیبارٹری میں نصب خصوصی اور انتہائی جدید ترین مشینری کو فائرنگ کر کے بے کار کر دیا تھا۔ اور

اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے اندر وائرلیس چارجر انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ بم بھی رکھ دیا تھا۔ لیبارٹری میں موجود تمام سائنسدانوں کو اس نے وزیراعظم کے آنے سے پہلے ہی بے ہوش کر کے اوپر نگران چوکی میں پہنچا دیا تھا۔ اور اب شاگل۔ جانگی اور ریکھا کو بھی اوپر پہنچا دیا گیا تھا۔ اڈے پر اس وقت صرف بیہوش وزیراعظم موجود تھا۔ اور عمران اب کسی تحفے کی بات کر رہا تھا۔ اس لئے اس نے حیران تو ہونا تھا۔

"تم نے ساری باتیں ابھی پوچھنی ہیں۔ کچھ نکاح کے بعد کے لئے تو رکھ لو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم پھر پٹڑی سے اترنے لگے ہو"۔ جولیا نے بھنا کر کہا۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں مس جولیا۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ باہر بے شمار لوگ موجود ہیں اور وزیراعظم کے لئے کسی بھی وقت کوئی کال آسکتی ہے یا کوئی گروپ ان کا پتہ کرنے یہاں آسکتا ہے"۔ صفدر نے کہا اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹائیگر۔ لفٹ کو نیچے لے آ کر اس کے اوپر جانے والا بٹن توڑ دو۔ تاکہ یہ لوگ کہیں لیبارٹری تباہ ہونے سے پہلے ہی نیچے نہ آ جائیں"۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف دوڑ پڑا۔

"لیبارٹری تباہ ہونے سے یہ نگران چوکی بچ جائے گی"۔ اس بار نے چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ عام سی لیبارٹری ہے۔ کوئی اسلحے کا ذخیرہ نہیں ہے اور نگران چوکی کافی بلندی پر ہے۔ اس لئے نہ صرف نگران چوکی پوری طرح بچ جائے گی بلکہ دھماکے کی وجہ سے شاگل۔ ریکھا اور یہ سائنسدان بھی ہوش میں آ جائیں گے اور اطمینان سے اس آتش بازی کا نظارہ بھی کر سکیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے انہیں زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جس طرح ہم قابو آئے تھے کیا یہ ہمیں زندہ چھوڑ دیتے؟"۔ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تم بے بس ہو جانے والوں پر گولیاں چلا سکتے ہو تو میری طرف سے اجازت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایک سرکاری ادارے کے لوگ ہیں مجرم تنظیم کے آدمی نہیں ہیں کہ ان کے خاتمے سے تنظیم ہی ختم ہو جائے گی۔ ان کے مرنے کے بعد لامحالہ اور لوگ ان عہدوں پر کام شروع کر دیں گے۔ اور نجانے وہ کیسے لوگ ہوں کم از کم یہ دیکھے بھالے تو ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سوری۔ تم واقعی دور کی بات سوچتے ہو"۔ اس بار تنویر نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ اور یہ اس کی فطرت تھی کہ وہ ہر معاملے میں انتہائی کھلے دل کا مالک تھا۔

"میرا خیال ہے اس وزیراعظم کو بھی آتش بازی کا نظارہ کرنے کے لئے یہیں چھوڑ دیا جائے تم اس کے لہجے کی آسانی سے نقل کر سکتے ہو۔ پھر اسے ساتھ لٹکائے پھرنے کا فائدہ"۔ جولیا نے کہا۔

"یعنی جو تحفہ میں نے اسے دیا ہے اس کا اسے احساس تک نہ دلاؤں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب لفٹ کا بٹن ناکارہ کر دیا ہے میں نے"۔ اُسی لمحے ٹائیگر نے قریب آ کر کہا۔

"او۔ کے۔ چلو۔ وزیراعظم کو اٹھا کر سپیشل ہیلی کاپٹر میں ڈالو۔ میرے ساتھ اس ہیلی کاپٹر میں جولیا۔ جوانا اور تنویر ہوں گے جب کہ باقی ساتھی محافظوں والے ہیلی کاپٹر میں ہوں گے۔ تنویر تم نے پائلٹ سیٹ سنبھالنی ہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب تیزی سے ہیلی کاپٹروں کی طرف دوڑ پڑے۔ چند لمحوں بعد دونوں ہیلی کاپٹر یکے بعد دیگرے فضا میں بلند ہوئے اور کافی بلندی پر پہنچ کر وہ تیزی سے مڑے اور پہاڑیوں کے اوپر سے ہو کر پاکیشیائی سرحد کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران تنویر کے ساتھ والی سیٹ پر تھا۔ جب کہ عقبی سیٹوں پر جوانا اور جولیا بے ہوش وزیراعظم اور اس کا پائلٹ موجود تھے۔ اور عمران کی پہلی ہدایات کے مطابق وزیراعظم کے پائلٹ کو بھی صرف بے ہوش کر کے اندر پہلے ہی ڈال دیا گیا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ سپیشل ائیر بیس ٹی۔ ون کالنگ۔ پرائم منسٹرز سپیشل ہیلی کاپٹر پاکیشیا کی سرحد کی طرف کیوں جا رہا ہے اوور"۔ ایک تیز آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ پرائم منسٹر سپیکنگ۔ کون بول رہا ہے اوور"۔ عمران کے حلق سے کافرستانی وزیراعظم جیسی آواز نکلی۔ لہجہ بے حد دبنگ تھا۔

"سر۔ میں ائیر بیس انچارج رام داس بول رہا ہوں۔ سر آپ کا ادھر پاکیشیا کی سرحد کی طرف جانا تو انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ آپ کے ہیلی کاپٹر پر فائر بھی کھول سکتے ہیں اوور"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یک لخت مودبانہ ہو گیا۔

"تو کیا تمہارا خیال ہے کہ میں احمق ہوں جو اتنی بات بھی نہیں جانتا سنو۔ انتہائی اہم مسئلے کی وجہ سے مجھے پاکیشیا سرحد پر جانا پڑ رہا ہے۔ ان کا ایک آدمی علی عمران میرے ساتھ ہے۔ وہ انہیں سمجھا لے گا۔ ویسے میں سرحد پر اتر کر واپس آ جاؤں گا۔ اب مجھے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ اٹ از ویری سپیشل فلائٹ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ ہیلی کاپٹر مسلسل

آگے پیچھے پرواز کرتے ہوئے پاکیشیا کی سرحد کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔ پھر ابھی ان کے ہیلی کاپٹر دونوں سرحدوں کے درمیان واقعی نو مین لینڈ کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر ایک بار جاگ اٹھا۔

"ہیلو۔ پاکیشیا ائیر بیس تھرٹی ٹو کمانڈر لطیف کالنگ۔ کافرستانی وزیر اعظم اور اس کے محافظوں کا ہیلی کاپٹر ہماری سرحد کی طرف کیوں آ رہا ہے۔ ہمیں اس کی آمد کی کوئی سرکاری اطلاع نہیں ہے۔ ہم اسے ہٹ بھی کر سکتے ہیں اوور"۔ کمانڈر لطیف کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

"ہیلو کمانڈر لطیف۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ خصوصی نمائندہ چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو اوور"۔ عمران نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ آپ بھی اسی ہیلی کاپٹر میں ہیں۔ یس سر۔ ہمیں ہدایات مل چکی ہیں سر مگر۔۔۔ اوور"۔ کمانڈر لطیف نے جلدی سے کہا۔ لیکن اس بار اس کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"سنو۔ اٹ از ویری امپارٹنٹ فلائٹ۔ دونوں ہیلی کاپٹر سرحد پر اتر جائیں گے۔ اور وزیر اعظم صاحب اپنے ہیلی کاپٹر میں واپس چلے جائیں گے۔ جب کہ دوسرا ہیلی کاپٹر کافرستانی سفارت کاروں کی ایک خصوصی ٹیم لے کر ائیر بیس تھرٹی ٹو پر آپ کے پاس پہنچے گا۔ سمجھ گئے اوور"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ ہم اب مطمئن ہیں سر اوور"۔ کمانڈر لطیف کی مودبانہ آواز سنائی دی اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو تم نے کافرستانی سفارت کار کیوں کہا ہے۔ کیا ہم کافرستانی ہیں۔ تم نے ہماری توہین کی ہے۔ میں چیف سے تمہاری شکایت کروں گی"۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ اپنے ساتھ کافرستانی کا لفظ کیسے برداشت کر سکتی تھی۔

"اگر میں پاکیشائی سیکرٹ سروس کہہ دیتا تو تم شکایت کرنے کے لئے زندہ سلامت پاکیشیا تک پہنچ ہی نہ سکتیں۔ اس لئے شکایت کو تو بہر حال میں فیس کر لوں گا۔ لیکن تمہاری موت کو کیسے برداشت کرتا۔ کیوں تنویر۔ تم کر لیتے برداشت"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہو نہیں سکتا کہ مس جولیا نا پر میری زندگی میں کوئی آنچ آئے۔ میں تم جیسا خود غرض ہوں کہ صرف اپنے متعلق ہی سوچوں"۔ تنویر نے موقع دیکھتے ہی بات کر دی۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہی تابعداری۔ کاش جولیا تمہاری قدر کرتی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے زیادہ تنویر کی قدر کرتی ہوں۔ سمجھے۔ تم واقعی کمینگی کی حد تک خود غرض ہو"۔ جولیا نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واہ۔مبارک ہو تنویر۔ پھر کب مٹھائی کھلوا رہے ہو"۔عمران نے کہا اور تنویر بے اختیار جھینپ کر رہ گیا۔

"دیکھ لینا۔تم دوسروں کی مٹھائیاں ہی کھاتے کھاتے ایک روز مر جاؤ گے۔تمہیں اپنی مٹھائی کھانی کبھی نصیب ہی نہ ہوگی نانسنس"۔جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔اس کے لہجے میں جذبات کی حدت پوری طرح نمایاں تھی۔

"یار تنویر۔جلدی سے مٹھائی کا بندوبست کرو۔جولیا نے ابھی سے بوڑھی عورتوں کی طرح کوسنا شروع کر دیا ہے۔کہیں واقعی ایسا نہ ہو جائے۔مم۔مم۔میرا مطلب ہے بوڑھی۔۔۔۔۔"۔عمران نے کہا اور پھر جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"شٹ اپ۔نانسنس۔احمق۔اُلو۔خبردار اب اگر مجھ سے بات کی"۔جولیا نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واہ۔ابھی مٹھائی تنویر نے کھلائی نہیں اور ابھی سے بے چارے کو لقابات ملنے لگ گئے ہیں۔سوچ لو تنویر۔شادی کے بعد تو ڈکشنری میں موجود سارے القابات تمہارے کھاتے میں پڑ جائیں گے"۔عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"ماسٹر۔یہ وزیراعظم ہوش میں آ رہا ہے۔آنے دوں یا۔۔۔"۔اچانک جولیا کے ساتھ بیٹھا ہوا جوانا بول پڑا۔

"آنے دو یار۔چلو یہ بھی مٹھائی کھانے والوں میں شریک ہو جائے گا"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم چپ نہیں ہو سکتے۔میں تمہیں گولی مار دوں گی"۔جولیا نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔وہ اب واقعی جھلاہٹ کے عروج پر پہنچ چکی تھی۔

"جسے چپ ہونا چاہئے اُسے دیکھو کیسے چپ بیٹھا ہوا ہے۔کسی تجربہ کار شوہر کی طرح"۔عمران اتنی آسانی سے چپ ہونے والوں میں سے کہاں تھا۔اس کی زبان نہ رکی۔

"عمران۔جب مس جولیا کہہ رہی ہیں کہ چپ رہو تو تمہیں چپ رہنا چاہئے۔سمجھے۔ورنہ۔۔۔"۔تنویر نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔یعنی تم اب اپنی والی مٹھائی میری طرف منتقل کرنا چاہتے ہو۔مگر میں تو غریب آدمی ہوں۔اس لئے تم ہی چپ رہو تو بہتر ہے"۔عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔لیکن اس سے پہلے

کہ جولیا کچھ کہتی وزیراعظم کی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مم۔مم۔میں کہاں ہوں۔یہ کیا ہو رہا ہے"۔وزیراعظم ہوش میں آ چکے تھے۔

"آپ کے سپیشل ہیلی کاپٹر کی فلائٹ کا لطف لے رہے ہیں۔واقعی بڑا قیمتی اور شاندار ہیلی کاپٹر ہے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔سرحد قریب آ گئی ہے"۔اچانک تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ایسا کرو۔اس سامنے والی پہاڑی کے عقب میں ہیلی کاپٹر اتار دو"۔عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔اور تنویر نے ہیلی کاپٹر کی بلندی اور رفتار کم کرنی شروع کر دی۔چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر پہاڑی کے عقب میں ایک سپاٹ جگہ پر اتر گیا۔اس کے پیچھے ہی دوسرا ہیلی کاپٹر بھی نیچے اتر آیا۔

"اب وزیراعظم صاحب کو باہر لے آؤ۔تاکہ میں انہیں سامنے پہاڑی پر لہراتا ہوا پاکیشیا کا جھنڈا دکھا سکوں"۔عمران نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔اور جوانا وزیراعظم کا بازو پکڑ کر اُسے نیچے اتارنے لگا۔جولیا بھی اس کے پیچھے نیچے اتر آئی۔جبکہ عمران کے اشارے پر تنویر بھی پائلٹ سیٹ سے نیچے اتر آیا تھا۔دوسرے ہیلی کاپٹر میں موجود عمران کے ساتھی بھی نیچے آ گئے تھے۔اور وزیراعظم اس طرح ان کے درمیان کھڑے لرز رہے تھے جیسے شیروں کے نرغے میں کوئی ہرن کھڑا کانپتا ہے۔

"گھبرائیں مت جناب۔آپ ایک بڑے ملک کے وزیراعظم ہیں۔آپ کو وزیراعظم جیسا حوصلہ اور وقار رکھنا چاہئے۔ہم آپ کو یہاں مارنے کے لئے نہیں لے آئے۔اگر ہم نے یہی کام کرنا ہوتا تو وہاں لیبارٹری کے اندر بھی کر سکتے تھے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت۔تت۔تو تم مجھے یہاں کیوں لے آئے ہو"۔وزیراعظم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"سرکاری طور پر زرشک پہاڑی کے نیچے موجود لیبارٹری کا معائنہ کرنے گئے ہوئے ہیں۔اور ہو سکتا ہے۔آپ کے ائیر بیس نے اب یہ اطلاع بھی دارالحکومت پہنچا دی ہو کہ آپ ایک خصوصی مشن پر پاکیشیا کی سرحد پر جا رہے ہیں۔بہرحال فکر مت کریں۔ابھی آپ کی واپسی ہو جائے گی"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس باہر نکال لیا۔

"آپ کی اس لیبارٹری کے اندر ایک طاقتور ڈائنامیٹ نصب کر دیا گیا ہے۔اور دیکھیں یہ بٹن دبتے ہی آپ کی وہ لیبارٹری ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فضا میں بکھر جائے گی۔آپ کو چونکہ سیکرٹ سروس کے مشنز میں بے حد دلچسپی ہے اور مجھے مادام ریکھا اور شاگل نے بتایا ہے کہ اس مشن میں نہ صرف آپ نے خصوصی دلچسپی لی ہے۔بلکہ اس سپیشل پلان کی تمام تر منصوبہ بندی بھی آپ نے کی ہے۔اس لئے میں نے سوچا کہ اس کا اختتام بھی

آپ کے سامنے ہو۔ چونکہ آپ ابھی حال ہی میں کافرستان کے وزیراعظم منتخب ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کا بھی صحیح طریقے سے علم ہوسکے۔ تاکہ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کسی مشن کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے آپ کو ہماری کارکردگی کا صحیح معنوں میں ادراک بھی حاصل رہے۔ اب دیکھیئے میں باکس پر لگا ہوا بٹن دباؤں گا اور آپ کی وہ لیبارٹری جسے خفیہ طور پر بنانے اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اسے بچانے کے لئے آپ نے اس قدر محنت کی تھی، کس طرح ذروں کی طرح فضا میں بکھرتی ہے"۔ عمران نے اس طرح کہنا شروع کر دیا جیسے کوئی پروفیسر کلاس کو لیکچر دے رہا ہو۔

"مم۔ مم۔ مگر وہ سائنسدان۔ اوہ اوہ۔ ایسا مت کرو۔ پلیز۔ یہ بہت بڑا نقصان ہوگا۔ تم نے فارمولا حاصل کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے لے جاؤ۔ مگر لیبارٹری کو اور ہمارے چوٹی کے سائنسدانوں کو ہلاک مت کرو۔ پلیز میں تمہاری منت کرتا ہوں۔ ایسا مت کرو"۔ وزیراعظم نے یکلخت انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"میں خود سائنسدان ہونے کا دعویٰ تو نہیں کر سکتا۔ لیکن میں سائنسدانوں کی قدر ضرور کرتا ہوں۔ لیبارٹری میں موجود سائنسدانوں نے مجھ سے تعاون کیا اس لئے مجھے انہیں ہلاک کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ اس لئے میں نے لیبارٹری میں موجود تمام سائنسدان کو شاگل، ریکھا اور ان کی سمیت نگران چوکی میں شفٹ کر دیا ہے۔ وہ وہاں محفوظ بھی رہیں گے اور لیبارٹری کی تباہی کا نظارہ بھی کر سکیں گے۔ اور لیبارٹری سے کوئی دشمنی ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ اس لیبارٹری میں خاص طور پر ایسے مشینری نصب کی گئی ہے جس سے ایسے میزائل بنائے جاسکتے ہیں جو پاکیشیا کے دور دراز شہروں کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں نے روسیاہ سے اس معاملے میں سازش کر رکھی ہے۔ وہ شوگران اور ایکریمیا کے دباؤ کی وجہ سے کافرستان کو براہ راست ایسے دور مار خوفناک میزائل نہیں دے سکتا۔ اس لئے اس نے یہ سازش کی ہے اور اس لیبارٹری میں ایسی مشینری نصب کرائی ہے جس سے کافرستانی خود خفیہ طور پر ایسے میزائل تیار کر سکے۔ اور پاکیشیا کے عوام کو بچانے کے لئے یہ ایک لیبارٹری تو کیا میں کافرستان کی ان ساری لیبارٹری کو تباہ کر دوں گا۔ جو پاکیشیا کے خلاف کوئی ایسا ہتھیار تیار کر سکتی ہوں۔ سمجھے مسٹر پرائم منسٹر۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں اس لیبارٹری کو بچانے کے لئے اس قدر عاجزی پر اتر آئے ہو۔ تم نے یہ عاجزی اپنی لیبارٹری کو بچانے کے لئے کم اور پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے زیادہ اختیار کی ہے۔ لو دیکھو اپنی اس لیبارٹری کا حشر"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے باکس پر موجود سرخ رنگ کے بٹن کو پوری قوت سے دبا دیا۔ دوسرے ہی لمحے بٹن کے اوپر موجود چھوٹا سا بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اور عمران نے وہ باکس ایک طرف چٹانوں میں اچھال دیا۔

"اوہ اوہ۔ تم نے لیبارٹری تباہ کر دی۔ کاش ایسا نہ ہوتا"۔ وزیر اعظم نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ایسا ہوگا مسٹر پرائم منسٹر یقیناً ایسا ہوگا۔ کافرستان کی ہر وہ لیبارٹری تباہ ہوگی جس میں پاکیشیا کے خلاف کوئی ہتھیار بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور اب میری بات سن لو۔ کیونکہ اب ہم نے فوری واپس جانا ہے مجھے معلوم ہے کہ اس لیبارٹری کی تباہی سے کافرستانی حکومت میں ایک بھونچال آ جائے گا۔ میں نے تمہیں وہاں لیبارٹری میں ایک تحفہ دینے کے لئے کہا تھا۔ وہ تحفہ تمہاری گردن کے عقبی حصے میں موجود ہے۔ میں نے تمہاری گردن کے عقبی حصے میں ایک ایسا بٹن گوشت کے اندر رکھ دیا ہے کہ جو تمہارے ذہن کے منفی خیالات کو چیک کرتا رہے گا۔ اگر تم نے اسے نکالنے کی ذرا بھی کوشش کی تو یہ فوراً پھٹ جائے گا۔ اور تمہارا دماغ ہمیشہ کے لئے ماؤف ہو جائے گا۔ اور اگر نہ چھیڑو گے تو یہ تمہارے لئے کوئی مسئلہ نہ بنے گا۔ لیکن اس بٹن میں ایسا سسٹم فکسڈ ہے کہ جب بھی تم نے کارلوسا کے اس فارمولے کو جو میں لے کر جا رہا ہوں واپس حاصل کرنے کے احکامات دیئے یا اس کی منصوبہ بندی کی تو یہ بٹن خود بخود پھٹ جائے گا۔ اور پھر تم وزارت عظمیٰ کی کرسی کی بجائے کسی پاگل خانے میں پہنچا دیئے جاؤ گے۔ ہاں اگر تم نے اس معاملے کو ختم کر دیا تو پھر یہ بٹن ایک سال کے بعد خود بخود تحلیل ہو کر ختم ہو جائے گا۔ یاد رکھنا۔ میں نے ایک سال کہا ہے۔ آج سے ایک سال۔ اگر تمہیں یقین نہ آ رہا ہو تو بے شک تجربہ کر کے دیکھ لینا تمہارا پائلٹ اندر بیہوش پڑا ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ اور واپس چلے جاؤ۔ اپنی اس زندگی کو میری طرف سے انعام سمجھنا۔ ورنہ جس طرح تم نے پاکیشیا کے خلاف منصوبہ بندی کرنے کی کوشش کی تھی تمہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہ تھا۔ لیکن بہرحال تم چونکہ کافرستان کے وزیر اعظم ہو۔ اس لئے کافرستان کے مفاد میں سوچنا تمہارا حق تھا اور اس حق کی بنا پر میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے۔ لیکن آئندہ کے لئے ایسا نہیں ہوگا"۔ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے وزیر اعظم چیختے ہوئے پتھروں پر جا گرے۔ ایک لمحے کے لئے ان کا جسم تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"چلو اب دوسرا ہیلی کاپٹر لے چلو۔ میں نے ہلکی سی ضرب لگائی ہے۔ پانچ منٹ بعد اسے خود ہوش آ جائے گا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا جو خاموش کھڑے انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے۔

چند لمحوں کے بعد دوسرا ہیلی کاپٹر انہیں لئے ہوئے فضا میں بلند ہوا۔ اور تیزی سے پاکیشیا کی سرحد کی طرف بڑھتا گیا۔

"کیا واقعی تم نے ایسا بٹن لگا دیا ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ صرف نفسیاتی داؤ تھا ورنہ ٹائیگر نے تو صرف خراش ڈال کر اس پر مرہم لگا دیا تھا۔ اگر واقعی ایسا بٹن ایجاد ہو سکتا تو سب سے پہلے میں اسے تنویر کی گردن میں نہ فٹ کر دیتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہیلی کا پٹر ممبروں کے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اس بار جولیا بھی ہنس پڑی تھی۔

"بٹن کی صحیح جگہ تو تمہاری گردن ہے"۔ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے میری گردن میں کیا۔ دل میں کہو۔ لیکن وہاں تو پہلے سے ایک خصوصی بٹن نہ صرف موجود ہے بلکہ آن ہے بھی ہے۔ کیوں جولیا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور ہیلی کا پٹر ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

۔ختم شد۔